فارسی گرامر

جدید

(بطرزِ انگریزی)

مُطابِق طریقۂ تعلیم جدید و اُسلوبِ تحلیلی

جسے

صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتۂ تعلیم پنجاب کے حکم سے

مڈل سکولوں کے طلبا کے لئے

شمس العلماء قاضی میر احمد شاہ صاحب رضوانی نے

تصنیف کیا

لاہور

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز

ایجوکیشنل پبلشرز



سنہ ۱۹۱۷ء

تعداد جلد ۱۰۰۰ دفعہ ۶ قیمت فی جلد ۳ ر ۵ پائی

اِعرابوں کے قاعدے

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
ا	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی +	قندھار
۲	نونِ غنّہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نقطہ نہیں دیا +	رانڈ۔ جاں
۳	یائے معروف جو لفظ کے آخر ہے۔ وہ دائرے کی لکھی گئی ہے +	کشتی
۴	یائے معروف کے سوا باقی سب یے لمبی لکھی گئیں +	بے۔ گئے۔ جائے۔ اَو
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی۔ اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	خود۔ خویش
۶	حرفِ مفتوح پر وہیں زبر لکھا ہے۔ جہاں واؤ یا یے کے معروف اور مجہول ہونے کا شبہ پڑتا ہے + [1]	ہمارے لیئے۔ روپئے۔ زیور۔ سبیر

[1] باقی قاعدے ... کے صفحے پر دیکھو +

فہرستِ مضامین

واضح ہو

کہ یہ فارسی گرامر حسبِ منشا اور فرمائشِ ٹکیسٹ بک کمیٹی جدید طریقۂ تعلیم کے مطابق اور انگریزی گرامر کے طرز پر تیار کی گئی ہے۔ تا کہ انگریزی خوانوں کو فارسی اصطلاحات کے سمجھنے میں دقت نہ ہو۔ اور فارسی خواں نہایت آسانی سے باقاعدہ تعلیم پائیں ◆

جنرل کمیٹی کے منظور کردہ شدہ سلیبس کے مطابق یہ کتاب تحلیلی طور پر پارٹ آف سپیچ یعنی اجزاے کلام سے شروع کی گئی۔ اس کے تیار کرنے میں علی العموم استقرائی طور اور سقراطی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ پہلے جملوں میں مثالیں دی گئیں۔ پھر اصطلاح بتائی۔ بعد ازاں تعریف لکھوائی۔ پھر قاعدہ لکھا۔ اس کے بعد گردان کی گئی۔ پھر مشق کے لئے متعدد سوالات دے دیئے ◆

انگریزی اور فارسی گرامر کے قدیم طرزِ بیان میں چونکہ زمین و آسمان کا فرق تھا۔ اس لئے ہر دو کی تطبیق اور توفیق کی غرض سے اس موقع

پر متعدد حشویات اور کئی اصطلاحات کی تبدیلی اور تجدید۔ بعض مطالب کی تقدیم و تاخیر اور مواقع مناسبہ پر اجمال و تفصیل ضروری تھی +

افسوس ہے۔ کہ اس قسم کی کوئی کتاب کسی زبان میں اب تک تیار نہیں کی گئی تھی۔ جس سے کچھ مدد ملتی۔ لیکن ٹریننگ کالج کے کئی معزز افسروں کے قیمتی مشوروں اور قابل قدر ہدایات سے اس کی تکمیل بخوبی ہو گئی۔ طرز داناں قدیم کو اگرچہ یہ کتاب بادی الرائے میں کسی قدر غیر مانوس معلوم ہوگی۔ لیکن اُمید ہے۔ کہ غور و خوض کے بعد وہ اسے بہت پسند کرینگے +

فارسی گرامر

PERSIAN GRAMMAR

صرف

ETYMOLOGY

تعریف

صرف وہ علم ہے۔ جس میں الفاظ کی تبدیلیاں۔ قسمیں۔ مختلف صیغے۔ گردانیں اور اُن کے مادے وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں +

جملے کا تصوّر

احمد علی انعام گرفت +	گرفت انعام احمد علی +
محمود مدرسہ رفت +	مدرسہ محمود بہ رفت +
موہن ہوشیار زیرک است +	است زیرک ہشیار موہن +

دیکھو۔ اُوپر کے دونو کالموں میں ایک ہی قسم کے

اُلفاظ پائے جاتے ہیں - لیکن بائیں طرف کے اُلفاظ کے کچھ معنی سمجھ میں نہیں آتے - اور دائیں طرف کے اُلفاظ کے کچھ معنی ہیں - اُلفاظ کے ایسے مجموعے کو جس کے کچھ معنی ہوں - جملہ کہتے ہیں +

تعریف - جملہ لفظوں کا وہ مجموعہ ہے - جس سے پورا پورا مطلب نکلے +

جملے کے دو بڑے جزو

SUBJECT AND PREDICATE

آفتاب بر آمد + شب گزشت + ابر بارید + گل شگفت + دزد گریخت + کاغذ سفید است + طوطی مے خواند + دیکھو - اوپر کے ہر ایک جملے کے دو جزو ہیں :-

(۱)	(۲)
آفتاب	بر آمد +
شب	گزشت +
ابر	بارید +
گل	شگفت +
دزد	گریخت +
کاغذ	سفید +
طوطی	مے خواند +

پہلا جزو مثلاً احمد - شب وغیرہ وہ چیز ہے - جس کی بابت کچھ کہا گیا ہے - اُسے مسند الیہ کہتے

ہیں - اور دُوسرا جُزو مثلاً بر آمد - گزشت - بارید وغیرہ وُہ ہے - جو کسی کی نسبت کچھ کہا گیا ہے - اسے مُسند کہتے ہیں +

تعریف - مُسند الیہ جُملے کا وُہ جُزو ہے - جس کی نسبت کچھ کہا جاتا ہے - اور مُسند وُہ ہے - جو کچھ کسی کی نسبت کہا جائے +

اجزائے جُملہ

PARTS OF SPEECH

جُملہ یا کلام کم از کم دو جُزوں سے مل کر بنتا ہے - جو اس کے بڑے جُزو یعنی مُسند الیہ اور مُسند کہلاتے ہیں - جن سے مطلب پُورا ہو جاتا ہے - لیکن ان کے سوا جُملے کے چند اور چھوٹے چھوٹے اجزا بھی ہوتے ہیں - جو اُس کے مُتعلّق ہوتے ہیں - یہ اجزا آٹھ قسموں میں مُنقسم ہیں - جو ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں :-

اِسم اور فعل

THE NOUN AND THE VERB

دیکھو - اُوپر کی مثالوں میں آفتاب - شب - ابر

وغیرہ نمبر (۱) کے الفاظ چیزوں کے نام ہیں۔ اور برآمد۔ گزشت۔ بارید وغیرہ نمبر (۲) کے سب الفاظ اُن پہلی چیزوں کے کام کو ظاہر کرتے ہیں۔ نام کو اِسم اور کام کو فِعل کہتے ہیں +

تعریف۔ (۱) اِسم وُہ کلمہ ہے۔ جو کسی آدمی یا جگہ یا چیز کا نام ہو +

(۲) فِعل وُہ کلمہ ہے۔ جو کسی شخص یا چیز کے کام کو ظاہر کرے +

مشق

بتاؤ۔ کہ ذیل کے کون سے کلمے اِسم ہیں۔ اور کون سے فِعل :-

کاغذ سوخت۔ قلم شکست۔ جعفر رفت۔ اُستاد آمد۔ شاگرد نشست۔ رخصت شد +

صِفت اور مُتعلّق فِعل

THE ADJECTIVE AND THE ADVERB.

طفلِ نیک خوب مے خواند۔ اسپِ دوندہ زُود مے رود مردِ عاقل بجلدی کار مے کند۔ شاگردِ ہشیار با تعریف کامیاب مے شود۔ میوۂ شیریں گراں مے باشد۔ مُرغ پرندہ بہ مشکل گرفتہ مے شود +

دیکھو۔ اُوپر کی مثالوں میں لفظِ نیک۔ دوندہ

عاقل - ہُشیار - شیرِ بن اور پرندہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ طِفل - اسپ - مرد وغیرہ کس طرح کے ہیں - اس قسم کے لفظوں کو صفت کہتے ہیں +

تعریف - صفت وُہ کلمہ ہے - جس سے یہ ظاہر ہو - کہ کوئی چیز کس طرح کی ہے +

اب دیکھو - کہ اُوپر کے جملوں میں لفظِ خُوب - زُود - جلدی - با تعریف - گراں اور مُشکِل یہ سب لفظ فعلوں کے ساتھ ایک قسم کا تعلّق ظاہر کر رہے ہیں - ایسے لفظوں کو مُتعلّق فِعل کہتے ہیں +

تعریف - مُتعلّق فِعل وُہ کلمہ ہے - جو فِعل کے ساتھ کسی قسم کا تعلّق ظاہر کرتا ہے - اِس کی تفصیل آگے آئیگی +

مشق

بتاؤ - کہ ذیل کی مثالوں میں صفت کے کلمے کونسے اور مُتعلّق فِعل کون سے ہیں ؟

آبِ خُنک بہ تابستاں بکار آید - نانِ گرم بہ شُوق خوردہ مے شَود - مردِ مُفلس بہ تلخی گزراں مے کُند - گُلِ خُوشبُو ہر جائے باشد - سگِ دیوانہ زُود کُشتہ شُود - بچّۂ بیمار بخانہ رفت +

ضمیر

THE PRONOUN

اُستاد بچّہ ہا را سبق داد - ناصر خُوب نہ مے خواند - اُستاد او را تنبیہ کرد - او گُفت - کہ آقا من بیمار ہستم - فرمُود - تو بخانہ برو - دیگر بچّہ ہا را گُفت - کہ شُما خُوب بخوانید - آنہا یک ساعت خواندند - باز اِجازت گرِفتند - کہ حالا ما آرام مے کُنیم +

اُوپر کی مثالوں میں او - من - تو - آنہا - شُما - اَور ما ہر ایک کلمہ اِسم کے بجائے اِستعمال کیا گیا ہے - بدیں غرض کہ بار بار اُس اِسم کا ذِکر نہ کیا جائے - مثلاً او - تو - من ناصر کی بجائے - اَور آنہا - شُما اَور ما بچّہ ہا کی جگہ - اِس قِسم کے ہر کلمہ کو ضمیر کہتے ہیں - اَور جِس کی طرف ضمیر راجع ہوئی ہے - اُسے مرجع بولتے ہیں - ضمیر کے مُفصّل حالات اَور اقسام کا بیان آگے آئیگا +

تعرِیف - ضمیر وُہ کلمہ ہے جو کِسی اِسم کی بجائے اِستعمال کیا جاتا ہے - اِس لئے اُسے **قائم مقام** اِسم بھی کہتے ہیں +

مشق

ذیل کے جُملوں میں کَون کَون سے الفاظ ضمیر کے معنی دیتے ہیں :-

جعفر دُزدی کرد - مردُم او را ملامت کردند - کہ تو چرا چُنیں کردی - او گُفت - کہ من مُفلِس بُودم - شُما مرا چیزے بدہید - کہ بہ آں گُذران کُنم - آنہا نزدِ کوتوال بُردندش - و گُفتند - کہ ما از دستِ اِیں بِسیار دِق شُدیم +

حُرُوفِ جارّہ

THE PREPOSITION

جعفر بہ مدرسہ رفتہ - حَیدر بالاے بام ایستادہ - آب در کُوزہ اَست - کتابم سرِ میز ماندم - درُونِ خانہ کِیست ؟ او بر آمدہ - از لاہور تا امرِت سر رفتم +

اُوپر کی مِثالوں میں لفظ بہ - بالا - در - سر - درُون - بر - از اور تا اِسم سے پہلے آ کر اُس کا تعلُّق فِعل کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں - یعنی اِسم کو فِعل کی طرف کھینچتے ہیں - جار کے معنی ہیں کھینچنے والا - اِس لئے اِن کلموں کو حُرُوفِ جارّہ اور ماقبلِ اِسم بھی کہتے ہیں - کیونکہ اِسم کے پہلے آ کر فِعل کا تعلُّق اُس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں - اور یہی کھینچنے کے معنی ہیں - اور جس اِسم کے پہلے آتے ہیں - وُہ مجرُور کہلاتا ہے - جو در اصل مُتعلِّق فِعل ہوتا ہے - جس کا ذِکر پہلے

ہو چکا +

تعریف۔ حرفِ جار وہ کلمہ ہے۔ جو کسی اِسم کے پہلے آ کر فعل کا تعلق اُس کے ساتھ ظاہر کرتا ہے +

مشق

اِن جُملوں میں کون کون سے کلمے حرفِ جار ہیں؟ اور اُن کے مجرور کون سے ہیں؟

شب بخانہ مے روم۔ تا اِمروز او را ندیدم۔ در آنجا چہ تماشا بودہ؟ بالائے سرت چیست؟ بر صندلی نشستم۔ از چاقو چہ کار مے گیری؟ بر خر چند بار کردہ؟ برائے خدا ہیچو کار مکن +

حُروفِ عطف

THE CONJUNCTION

قنبر و جعفر ببازار رفتند + صفدر ہم آمد و احمد نیز + اوّل نان خوردہ۔ باز آب نوشید + اوّل غسل کرد۔ سپس رخت پوشید + رام چند آمدہ نشست + کاسہ لبالب اشت + اوّل طعام پس کلام + زید آمد دیگر عمرو +

دیکھو۔ اوپر کی مثالوں میں حرف و۔ ہم۔ نیز۔ باز۔ سپس۔ ہ۔ لبالب کا الف۔ پس۔ دیگر دو لفظوں یا جُملوں کو جوڑ کر باہم ملاتے اور ہر دو کو ایک بات میں شامل کرتے ہیں۔ ایسے کلموں کو حُروفِ عطف کہتے ہیں۔ جو لفظ اِن سے پہلے ہوتا ہے۔ اُس کو

معطوف علیہ اور جو اُن کے پیچھے آتا ہے۔ اُسے معطوف کہا کرتے ہیں +

تعریف ۔ حروفِ عطف وُہ کلمے ہیں۔ جو دو لفظوں یا جملوں کو ملا کر کسی ایک بات میں شامل کر دیتے ہیں +

مشق

ذیل کے جملوں میں کون کون سے حروفِ عطف ہیں؟ اور اُن کے معطوف اور معطوف علیہ کون کونسے ہیں؟

ہم انگور خوردم ہم خربوزہ ۔ کتاب خریدم و قلم نیز ۔ بخانہ اش رفتہ او را دیدم ۔ اُستاد و شاگرد ہر دو آمدند ۔ سراسر غلط گفتہ بود ۔ اوّل جنگ کرد باز آشتی ۔ اوّل طبق پساں سبق ۔ اوّل حمد سپس نعت ۔ احمد آمد دیگر محمود +

حروفِ تاسّف و انبساط

THE INTERJECTION

(۱)

آہا چہ بد کردم +

دریغا کہ دستم نہ مے رسد +

افسوسا کہ جاہل ماندم +

واحسرتا کہ کشمیر ندیدم !

(۲)

خوشا کوہستانِ کابل !

واہ چہ نغزک لذیذ است !

سُبحان اللہ چہ باغ دلگشا است !

مرحبا چہ خوب کار کردی !

(۲)	(۱)
شاباش کُلاہِ ظرفہ سوغات آوردی !	وا فریاد از ستمِ آسماں !
تعالے اللہ چہ مرغزارِ خوبے است !	تُف بہ کردارِ فلانی !

اُوپر کے نمبر (۱) کی مثالوں میں لفظ آہا - دریغا - فسوسا - وا حسرتا - وا فریاد - تُف - تاسُّف کے موقع پر استعمال کئے گئے ہیں - اور نمبر (۲) کے لفظ خوشا - واہ - سُبحان اللہ - مرحبا - شاباش - تعالے اللہ - خوشی اور انبساط ظاہر کرتے ہیں - اس لئے پہلی قسم کے حروف کو حُروفِ تاسُّف اور دوسری قسم کے الفاظ کو حُروفِ انبساط کہتے ہیں +

تعریف - حُروفِ تاسُّف و انبساط وُہ ہیں - جو افسوس یا خوشی کے اظہار کے موقع پر استعمال کئے جاتے ہیں +

مشق

بتاؤ - کہ ان جُملوں میں حُروفِ انبساط کون سے ہیں ؟ اور حُروفِ تاسُّف کون سے ؟

دریغا ایں چہ کار کرد ! شاباش خُوب نوشتی ! مرحبا بادِ صبا صد مرحبا ! تُف بہ کارِ شیطاں ! آہا چہ ستم مے کُند ! تعالے اللہ چہ رنگیں شہر است ! فسوسا کہ کامیاب نشدم +

اِسم کی قِسمیں

I.—KINDS OF NOUN.

معرِفہ و نکرہ

لاہور مرکزِ پنجاب است - امرتسر شہرِ مشہور ست - سِندھ رودِ کلانے است - ہمالہ بلند ترینِ کوہ ہا ست - نادر شاہ از ایران آمد - امروز در مدرسہ تعطیل است - اسپ خوب از ولایت مے آید - چوب ازواں نے شود - سنگ بسیار سخت است - کتابِ من گم شُد ٭

مذکورۂ بالا جملوں میں لاہور اور امرتسر مشہور شہروں کے نام ہیں - سِندھ ایک خاص دریا کا اور ہمالہ ایک خاص پہاڑ کا نام ہے - نادر شاہ ایک بادشاہ تھا - ایسے نام جو خاص آدمیوں یا چیزوں کے ہوں - اُن کو اِسمِ معرِفہ کہتے ہیں ٭

اور مدرسہ - اسپ - چوب - سنگ - کتاب یہ عام اشیا کے نام ہیں - کیونکہ ہر مدرسہ کو مدرسہ اور ہر اسپ کو اسپ کہتے ہیں - اِسی طرح چوب وغیرہ بھی ہیں - اِس قِسم کے ناموں کو اِسمِ نکرہ کہتے ہیں ٭

تعریف - (۱) اِسمِ معرِفہ (Proper Noun) وُہ

اسم ہے - جو کسی خاص آدمی - جگہ یا چیز کا نام ہو +
(۲) اسم نکرہ (Common Noun) وُہ اسم ہے - جو ایک ہی قسم کی ہر ایک شئے کا نام ہو +

معرفہ کی قسمیں[1]

سعدُ اللہ - امیرُ الدّین - سعدی - فردوسی - خان بہادُر - شمسُ العُلما - شیخ فرید شکر گنج - علاءُ الدّین بہائسُوز - سدّو - الو - مادرِ بدرُو - پدرِ نصرُو +

اُوپر کی مثالوں میں سعدُ اللہ اور امیرُ الدّین دو شخصوں کے اصلی نام ہیں - ایسے ناموں کو **علم** کہتے ہیں - سعدی اور فردوسی دو مشہور شاعروں کے مُخلّص نام ہیں - جو اپنے شعروں میں لکھتے تھے - سعدی کا اصلی نام مُصلحُ الدّین اور فردوسی کا ابُو القاسم تھا - ایسے شاعرانہ ناموں کو **تخلّص** کہتے ہیں - خان بہادُر اور شمسُ العُلما اعزازی نام ہیں - جو کسی کی شجاعت اور فضیلت کے باعث گورنمنٹ کی طرف سے مشہور کئے جاتے ہیں - ایسے ناموں کو **خطاب** کہتے ہیں +

---

[1] معرفہ کی اور قسمیں مثلاً موصُولات - اسمائے اشارات اور کلمات استفہام جو قدیم طرز پر فارسی گرامروں میں ذکر کی جاتی ہیں - وُہ قائم مقام اسم کی ذیل میں آگے بیان کی جائینگی +

شکر گنج بابا فرید صاحب پاک پٹن والے کا - اور جہانسوز علاؤ الدّین غوری کا نام اُن کی ایک خاص صفت کے باعث مشہور ہو گیا ہے - کیونکہ بابا صاحب کی دُعا سے مٹی شکّر بن گئی تھی - اور غوری نے غزنیں کا قدیم شہر جلا دیا تھا - اِس قسم کے ناموں کو **لقب** کہتے ہیں - مادرِ بدرُو - پدرِ نصرُو ایک خاص عورت اور مرد کو اُن کی لڑکی اور لڑکے کے نام سے پُکارا جاتا ہے - ایسے ناموں کو **کُنیت** کہتے ہیں - سدّو - اور الو - سعدُ اللّٰہ اور الہ داد کا نام عوام میں مشہور ہو گیا ہے - اِس قسم کے نام **عُرف** کہلاتے ہیں +

تعریفیں

(۱) **علم** - کسی شخص کے اصلی نام کو کہتے ہیں +

(۲) **تخلّص** - شاعروں کا وُہ مختصر نام جو اُن کے شعروں میں درج کیا جاتا ہے +

(۳) **خطاب** - وُہ نام جو اعزاز کے طور پر سرکار کی طرف سے کسی شخص کو عطا کیا جاتا ہے +

(۴) **لقب** - جو نام کسی خاص صفت کے باعث مشہور ہو جاتا ہے +

(۵) **کُنیت** - جس سے ماں باپ کو بچّوں کے لگاؤ سے پُکارا جاتا ہے +

(۶) **عُرف** - وُہ نام جو یُونہی مشہور ہو جاتا ہے +

مشق

اُستاد مختلف مثالیں دے کر طلبا سے مشق کرائے۔

نکرہ کی قسمیں

خواندن لازم است ۔ کُشندہ گرفتار شد ۔ آزُردہ را تسلی بدہ ۔ بادکش شکست ۔ جاروب گم شد ۔ مشکیزہ در صحرا ضروری است ۔ صندوقچہ من طیار شدہ ۔ سگ ناحق عف عف مے کند ۔ قُمری کوکو صدا دارد۔

اُوپر کی مثالوں میں خواندن ۔ کُشندہ ۔ آزُردہ ۔ بادکش ۔ صندوقچہ ۔ عف عف وغیرہ یہ سب اِسم نکرہ ہیں ۔ جو کسی خاص چیز کے نام نہیں ۔ لیکن خواندن اُس کلمے کا نام ہے ۔ جس سے سب فعل بنتے ہیں ۔ اِس کو مصدر کہتے ہیں ۔ کُشندہ اُس شخص کا نام ہے ۔ جس سے فعل صادر ہُوا ۔ اِسے اِسم فاعل کہتے ہیں ۔ آزُردہ اُس شخص پر دلالت کرتا ہے ۔ جس پر فاعل کا فعل واقع ہُوا ۔ اُسے اِسم مفعول کہتے ہیں ۔ بادکش اور جاروب ایسی چیزوں کے نام ہیں ۔ جن کے ساتھ کچھ کام کیا جاتا ہے ۔ ایسے اِسموں کو اِسم آلہ کہتے ہیں ۔ صندوقچہ اور مشکیزہ ایسی چیزوں کے نام ہیں ۔ جن میں چھوٹائی کے معنی پائے جاتے ہیں ۔ ایسے اِسم اِسم تصغیر کہلاتے ہیں ۔ عف عف اور کوکو

آوازیں ہیں۔ اِس لِئے اِنھیں اِسْمِ صَوت کہتے ہیں+
پس نکرہ کی قسمیں مُندرجۂ ذیل ہیں :-
مصدر۔اِسْمِ فاعِل۔اِسْمِ مفعُول۔اِسْمِ آلہ۔اِسْمِ تصغیر۔
اِسْمِ صَوت +

مصدر

جعفر نِوِشتن نے تواند۔گریختن نشاید۔بمدرسہ رفتن باید۔ہشیار خوابیدن غفلت مے آرد۔وَے برائے دیدنِ او رفتہ۔بچّہ ہا را ناحق زدن چہ فائِدہ؟
اُوپر کے جملوں میں نِوِشتن۔گریختن۔رفتن۔خوابیدن۔دِیدن۔زدن۔اِن سب کے معنوں میں کسی کام کا ہونا یا کرنا پایا جاتا ہَے۔مگر وقت کی کوئی قید نہیں۔ایسے اِسموں کو اِسْمِ مصدر کہتے ہیں+
تعریف۔مصدر وُہ اِسم ہَے۔جس میں کرنا یا ہونا یا سہنا بغیر زمانے کے لگاؤ کے پایا جاوے+
ایسے اِسموں کے اخیر دن یا تن اور اُن کے اُردُو معنی کے آخر لفظِ **نا** ضرور ہوتا ہَے۔اور اُن سے بہت فِعل اور اِسم بنائے جاتے ہیں۔جن کو **مُشتق** کہا کرتے ہیں+

اِسْمِ فاعِل

جوئِندہ یابِندہ اسْت۔آفرِینندہ رُوزی دِہندہ اسْت۔نویسندہ مُلازِم مے شوَد۔بازندہ احمق اسْت۔خورِندہ

مضبوط سے شنود - دیکھو - جوینده - پاینده - آفریننده - دہنده - نویسنده - بافنده - خورنده ہر ایک کسی کام کے کرنے والے کا نام ہے - مثلاً جوینده وہ شخص جو تلاش کر رہا ہے - نویسنده وہ جو لکھتا ہے - خورنده وہ جو کھا رہا ہے - ایسے اسم اسم فاعل کہلاتے ہیں ؞

تعریف - اسم فاعل وہ اسم ہے جو کسی کام کے کرنے والے کو ظاہر کرے ؞

قاعدہ - اسم فاعل کے صیغے کے اخیر اکثر یہ علامت (نده) ہوتی ہے - لیکن چونکہ یہ فعل سے بنایا جاتا ہے - اس لئے اس کا ذکر فعل کے بعد ہوگا ؞

اسم مفعول

آزرده را بیدار مکن - شنیده کے بود مانند دیده - بینی بریده را دیدی؟ این پخته است یا خام؟ این آورده کیست؟

مذکورۂ بالا مثالوں میں آزرده - شنیده - دیده - بریده - پخته - آورده ایسی چیزوں اور شخصوں کے لئے استعمال کیے گئے ہیں - جن پر کوئی کام واقع ہوا ہے ؞

مثلاً آزرده وہ شخص جس کو دکھ دیا گیا ہے - دیده وہ جس پر نظر پڑی ؞

تعریف - اسم مفعول وہ اسم ہے - جو اس آدمی یا چیز کو بتائے - جس پر کوئی کام واقع ہوا ہے ؞

قاعدہ - مصدر کے اخیر کے نون کو ہ سے تبدیل کرکے اسم مفعول بنا سکتے ہیں - لیکن اکثر فعل سے

بناتے ہیں - اِس کا حال فعل کے بعد آئیگا +

اِسم آلہ

قلم بگیر - تبر بیار - تیشہ بزن - چاقو بدہ - بہ قینچی ببُر - بہ سوزن دوختہ - مُرغ را بدام گرفتند +

دیکھو - قلم - تبر - تیشہ - چاقو - قینچی - سوزن - دام - یہ سب اوزاروں کے نام ہیں - جن کے ساتھ کوئی کام کیا جاتا ہے - ایسے ناموں کو اِسم آلہ کہتے ہیں +

تعریف - اِسم آلہ وُہ اِسم ہے - جس کے معنی ہتھیار یا اوزار کے ہوں +

اِس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں - اکثر مقرر الفاظ ہوتے ہیں +

اِسم تصغیر

اِیں طفلک چہ مے کُند ؟ آں دُخترک از کجا گشت ؟ صندوقچہ مرا وا کُن - دریچہ بند است - مشکیزہ از آب پُر است - باغچہ سر سبز است - دیگچہ از مس است +

اِن مثالوں میں طفلک - دُخترک - صندوقچہ - دریچہ - مشکیزہ - باغچہ - دیگچہ - یہ سب اُن آدمیوں یا چیزوں کے نام ہیں - جن میں چھٹائی کے معنی پائے جاتے ہیں - جس کو تصغیر کہتے ہیں +

تعریف - اِسم تصغیر چھوٹی چیزوں کے نام کو کہتے ہیں +

قاعدہ - اِسم کے اخیر ک یا چہ لگانے سے تصغیر کا اِسم بن جاتا ہے ۔

اِسمِ صَوت

قُمری کُوکُو مے کُند - سگ کُجا عَو عَو دارد ؟
گُربہ مومو کرد - قاہ قاہ چرا مے کُنی ؟

اُوپر کی مِثالوں میں کُوکُو قُمری کی آواز اور عَوعَو کُتّے کی - مومو بلّی کی - قاہ قاہ ہنسنے کی آوازوں کے لِئے مُستعمل ہُوئے ہیں - آواز کو صَوت کہتے ہیں ۔

تعریف - اِسمِ صَوت وُہ ہے - جو کِسی چیز کی آواز کا نام ہو ۔

مشق

آرندہ - روندہ - پسرک - قلم - مومو - کُشتہ - سوزن - دریچہ - رفتن بکرہ کی کَون کَون سی قِسمیں ہیں - اِس قِسم کے اور چند اِسم بھی بتاؤ ۔

اِسم کی تصریف

INFLECTION OF NOUNS

تذکیر و تانیث

I.—GENDER.

مرد بیروں رفت - زن بخانہ نشست - غلام خدمت می کند - کنیز نان پختہ می کند - پسر برائے سیر آمد - دختر رخت می دوزد - مادہ گاؤ شیر دار است - نر گاؤ شاخ می زند +

دیکھو - اِن جملوں میں مرد - غلام - پسر - نر گاؤ سب اِسم نر کے لئے اِستعمال کئے گئے ہیں - اِن کو مذکر کہتے ہیں - اور زن - کنیز - دختر - مادہ گاؤ مادہ کے لئے آئے ہیں - ایسے اِسموں کو مؤنث کہتے ہیں +

تعریف - (۱) **مذکر** (Masculine) وُہ اِسم ہے - جو نر کے لئے بولا جاتا ہے +

(۲) **مؤنث** (Feminine) وُہ اِسم ہے - جو مادہ کے لئے اِستعمال کیا جاتا ہے +

فارسی زبان میں اِنسان اور حیوانوں کی تذکیر اور تانیث تو ہوتی ہے - مگر چیزوں کی نہیں - مثلاً خاک - چوب - سنگ وغیرہ کہ نہ مذکر ہیں اور نہ مؤنث +

انسان اور حیوانات کے صفت کے کلمے مذکر اور مؤنث ہر دو کے لئے ایک ہی طرح استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً مردِ بزرگ ۔ زنِ بزرگ ۔ طفلِ دانا ۔ دختر دانا ۔ اسپ دونده ۔ مادیانِ دونده +

دیکھو ۔ ان صورتوں میں مذکر اور مؤنث ہر دو کے لئے ایک ہی لفظ آتا ہے ۔ کچھ فرق نہیں ۔ ایسے لفظوں کو مُشترک یعنی (Common Gender) کہتے ہیں +

مختلف مثالیں

(۱)

نر	مادہ	نر	مادہ
پدر رفت +	مادر آمد +	پسر برآمد +	دختر ایستاده +
برادر خواند +	خواہر دوخت +	شتر مے رود +	خشم نشسته +
مرد برخاست +	زن خوابید +	اسپ دوید +	مادیاں مے چرید +
داماد چه گفت +	عروس نشست +	آں گوسفند است +	ایں میش است +

(۲)

نر	مادہ
نر گاؤ بار مے کشد +	مادہ گاؤ شیر مے دہد +
خر مسکین است +	مادہ خر (ماچه خر) بشتہ است +
شتر نر کمیاب است +	شتر مادہ ارزان است +
فرزندِ نرینه داری ؟	فرزندِ مادینه ندارم +
گنجشکِ نر پرید +	گنجشک مادہ تخم داد +

(۳)

نر	مادہ
والدِ من زندہ اشت +	والدہ فوت شُدہ +
خادم ہمیں جاشت +	خادمہ بخانہ رفتہ +

قاعدہ - فارسی میں تذکیر و تانیث کی عموماً تین صورتیں ہیں :-

(۱) مذکّر کے لئے جُدا لفظ اور مؤنّث کے لئے جُدا +

(۲) مذکّر کے ساتھ لفظِ نر زیادہ کرتے ہیں - اور مؤنّث کے ساتھ لفظِ مادہ بڑھا دیتے ہیں +

(۳) عربی الفاظ کی تانیث جو فارسی میں مستعمل ہیں - لفظ کے اخیر ہ کے زیادہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے +

مشق

مندرجۂ ذیل میں مذکّر اور مؤنّث کے صیغے علیحدہ علیحدہ بیان کرو :-

ملکۂ معظّمہ قیصرۂ ہند بُود - قیصرِ ما ملک الملوک ہشت - خالۂ عمرو اینجا آمدہ - عموئے او بسفر رفتہ - خالوئیش شکار مے کند - عمّۂ او ہنوز زندہ اشت - خروس بانگ داد - تخمِ ماکیاں گرم اشت - وے کدخدائے اینجا ہشت - کنیز از چترال آمدہ - کدبانو بخانہ نیشت - بُز شیر نہ مے دہد - برّہ در پشاور ارزان اشت - جاو مُوش شاخ مے زند - گاؤ میش در پنجاب بسیار یافت مے شود - خارپشتر را گُم کنید - خاشاک بسوزانید +

واحد اور جمع

II.—NUMBER.

مثالیں

Plural	Singular
(۲)	(۱)
غلامانِ شاہ آمدند ٭	ایاز غلامِ محمود بود ٭
شاعراں بسیار اند ٭	خسرو شاعر است ٭
مرغاں بر درختہا نشستند ٭	مرغ از دام پرید ٭
اسپانِ تازی از سوداگر خریدیم ٭	اسپ من رفتن نمی تواند ٭
کتاب ہا در صندوق است ٭	کتابش گم شده ٭
خط ہائے ما گم نمی شود ٭	خطِ شما بہ من نرسیده ٭
نقشہاتِ ہر ملک موجود است ٭	نقشۂ لاہور کہنہ شده ٭
دہاتِ لاہور چنداں معمور نیست ٭	برادرم بطرفِ دہ رفتہ ٭

دیکھو - نمبر (۱) کی مثالوں میں غلام - شاعر - مرغ - اسپ - کتاب - خط - نقشہ - دہ ہر ایک سے صرف ایک ہی ایک چیز سمجھی جاتی ہے - ایک کو واحد کہتے ہیں - اور نمبر (۲) کی مثالوں میں شاعراں - مرغاں وغیرہ سے ایک سے زیادہ چیزیں سمجھی جاتی ہیں - ایسے اسموں کو جمع کہتے ہیں ٭

تعریف (۱) واحد - وُہ اسم ہے جو ایک ہی چیز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔

(۲) جمع - وُہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ کے لئے بولا جاتا ہے ۔

قاعدہ

(۱) اُوپر کی مثالوں میں غُلاماں - شاعراں - مُرغاں - اسپاں یہ سب جو جانداروں کے لئے بولے جاتے ہیں - اخیر میں ان کے زیادہ کرنے سے جمع کے صیغے بنائے گئے ہیں ۔

(۲) کتاب ہا - خطہا - نقشجات - دہات بے جان چیزوں کی جمع اخیر میں کہیں لفظِ ہا اور کہیں ات یا جات کے زیادہ کرنے سے بنائی گئی ہے ۔

تبدیلیاں - (ا) جب کسی واحد اسم کے اخیر ہ ہو - تو وُہ ان سے پہلے گ کے ساتھ اور ات سے پہلے ج کے ساتھ تبدیل ہو جاتی ہے ۔

(ب) جس اسم کے اخیر و یا ا ہو - وہاں یاں اخیر میں زیادہ کرنے سے جمع بنا لیتے ہیں - دیکھو - بندہ حاضر است - بعرضِ بندگانِ عالی مے رساند - قلعۂ لاہور قدیم است - قلعجاتِ ہند ہشیار است - دانایانِ مُلک فراہم آمدند - خُوبرُویانِ شہر بزمے ساختہ اند ۔

اُوپر کی مثالوں سے تُم سمجھ سکتے ہو - کہ جمع کے یہ سب صیغے قاعدے کے مُطابق بنائے گئے ہیں - ایسے

صیغوں کو قیاسی (Regular) کہتے ہیں ٭

انبوہ ۔ گروہ ۔ طائفہ ۔ جماعت ۔ چند یہ لفظ بھی اگرچہ ایک سے زیادہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور جمع کے معنی دیتے ہیں لیکن مذکورۂ بالا قاعدوں میں سے کسی کے مطابق نہیں بنائے گئے ۔ جمع کے ایسے اسموں کو **خلاف القیاس** (Irregular) یا اسم جمع یعنی (Collective Noun) کہتے ہیں ٭

مشق

ذیل کی مثالوں میں بیجان اور جانداروں کی جمع علیحدہ کرکے بتاؤ ٭

خراں بار سے کشند ۔ مرداں بجنگ رفتہ اند ۔ قلم ہا گم شدہ ۔ قلمچات فرخ کردند ۔ سنگ ہا در راہ انداختہ اند ۔ چوبہا سوختند ۔ شتراں بار کردند ٭

حالتیں

III—CASES.

گربہ موش گرفت ۔ رہبان نان خورد ۔ احمد آتش سے پڑد ۔ جعفر قلم سے تراشد ۔ کتاب محمود گم شد ۔ اشپ بکر بیمار شدہ ۔ انار کابل شہرت دارد ۔ چاہے کا لڑکا دیدہٗ ؟

دیکھو ۔ اوپر کی مثالوں میں گربہ ۔ رہبان ۔ احمد ۔ جعفر کی کیا حالت ظاہر ہو رہی ہے ۔ یہی کہ وہ کچھ کام کر رہے ہیں ۔ ایسی حالت کو **حالتِ فاعلی** کہتے ہیں ٭

اب مُوش - نان - آتش - قلم کو دیکھو - ان کی حالت ظاہر کر رہی ہے - کہ ان پر کوئی کام واقع ہُوا ہے - ایسی حالت حالتِ مفعُولی کہلاتی ہے +

اسی طرح محمُود - بکر - کابُل - کانگڑہ کی حالت پر جب ہم غور کرتے ہیں - تو معلُوم ہوتا ہے - کہ ان کے ساتھ کسی چیز کا کچھ لگاؤ ہے - لگاؤ کو اِضافت کہتے ہیں - پس اس طرح کی حالت اِضافی کہلاتی ہے +

تعریفیں

(۱) حالتِ فاعلی (Nominative Case) کسی کی وہ حالت ہے - جس سے ظاہر ہو - کہ وُہ کچھ کام کر رہا ہے - یعنی اُس کا فاعل ہے +

(۲) حالتِ مفعُولی (Objective Case) وُہ حالت ہے - جس سے ظاہر ہو - کہ کسی پر کوئی کام واقع ہُوا - یعنی کسی کا مفعُول ہے +

(۳) حالتِ اِضافی (Possessive Case) وُہ حالت ہے - جس سے یہ ظاہر ہو - کہ اُس کے ساتھ کسی کا کچھ لگاؤ ہے - کیونکہ اسپِ بکر اور انارِ کابُل کے یہی معنی ہیں - کہ اسپ کا لگاؤ بکر کے ساتھ اور انار کا کابُل کے ساتھ ہے +

مشق

مُندرجۂ ذیل مثالوں میں ہر ایک اِسم کی حالت علیحدہ

علیحدہ بیان کرو۔

شُتر خار مے خُورد۔ باز شکار مے کُند۔ من چاے نوشیدم۔ رام سنگھ رخت پوشید۔ کُلاہِ جعفر کجا ست؟ بیاضِ لال چند بر میز است۔ دندانِ او شکست۔ زبانِ عمرو بند شد۔ ہمتِ نادر عالی است۔

فاعل و مفعول

اُوپر کی مثالوں سے تم کو بخوبی معلوم ہو گیا ہے۔ کہ کسی کام کے کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔ اور جس کے ساتھ وُہ کام کیا گیا ہے یا یہ کہ جس پر وُہ کام واقع ہُوا ہے۔ اُسے مفعول کہتے ہیں۔

تعریفیں

(۱) فاعل (Subject) کسی کام کے کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(۲) مفعول (Object) وُہ ہے جس پر کوئی کام واقع ہُوا ہو۔ اسے مفعول بہ بھی کہتے ہیں۔

اِسم کی تصریف کی مشقیں

(۱) اِن کے مذکّر کے صیغے بتاؤ۔ ماکیاں۔ ماچہ خر۔ زن۔ خواہر۔ گاؤ میش۔

(۲) اِن لفظوں کی جمع کیا ہوگی۔ مرد۔ قلم۔ دہ۔ لفافہ۔ تخت

(۳) اِن کے مؤنث کے صیغے کیا ہیں؟ سگ - زاغ - ملک - والد - گوسفند - احمد ۔

(۴) اِن میں اِسم کی حالت کیا ہے؟ چراغ گُل کرد - جعفر کتاب مَن بُرد - اسپ شما چہ شُد ۔

اِسم کی تحلیلِ صرفی

PARSING

موہن رفت - چوب ہا شکست - زُہرہ مے نویسد ۔

دیکھو - پہلے جملے میں موہن اِسم ہے - معرفہ ہے - علم ہے - مذکر ہے - واحد ہے - اور اُس کی حالت فاعلی ہے - یعنی فاعل واقع ہُوا ہے رفت فعل کا ۔

دُوسرے جملے میں چوب ہا اِسم - نکرہ - مشترک - جمع اور فاعل ہے شکست کا ۔

تیسرے جملے میں زُہرہ اِسم ہے - معرفہ - علم - مؤنث - واحد اور فاعل ہے مے نویسد فعل کا ۔

اِس قسم کے عمل کا نام پارسنگ یا تحلیلِ صرفی ہے - جس کو عوام غلطی سے ترکیبِ صرفی کہتے ہیں ۔

تعریف - تحلیلِ صرفی یہ ہے - کہ پارٹ آف سپیچ یعنی کلام کے ہر ایک جزو اور لفظ کا علیحدہ علیحدہ حال پہلے بیان کرکے پھر اُس کی نسبت یہ بتایا جائے - کہ وُہ کلام کا کونسا جزو ہے - اور اُس کا اور اجزائے کلام کے ساتھ کیا تعلق ہے ۔

اِسم کی تحلیلِ صرفی کی ترتیب

پہلے یہ بتاؤ - کہ یہ اِسم ہے - پھر یہ کہ اِسم کی کون سی قِسم ہے - پھر قسمُ القسم - پھر جِنس یعنی مذکر ہے یا مؤنث - پھر نمبر یعنی واحد ہے یا جمع - پھر اُس کی حالت یعنی فاعلی یا مفعولی یا اِضافی - پھر یہ کہ اُس کا اَور اجزا کے ساتھ کیا تعلق ہے +

نمونہ

موہن رفت +

موہن { اِسم - معرِفہ - علم - مذکر - واحِد - حالتِ فاعلی - فاعِلِ فعلِ رفت +

صِفت

II.—ADJECTIVE.

من کلاہِ سُرخ دارم - او لباسِ سیاہ پوشید - مردِ دراز ناداں باشد - کاردِ تیز بدہ - آب شیرین بیار - نانِ گرم نرم مے باشد +

دیکھو - اُوپر کے جُملوں میں لفظِ سُرخ - سیاہ - دراز - تیز - شیریں - گرم ہر ایک سے یہی ظاہر ہوتا ہے - کہ کوئی چیز کیسی اور کس طرح کی ہے - ایسے لفظوں کو

صِفت کہتے ہیں۔اور جس کی صِفت بیان کی جاتی ہے۔ وُہ مَوصُوف کہلاتا ہے۔ مَوصُوف کا اخیر حروف مکسُور (یعنی زیر سے) پڑھا جاتا ہے +

تعریف۔ صِفت وُہ لفظ ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔کہ کوئی چیز کیسی اور کس طرح کی ہے +

گردان

جمع	واحد
مردانِ خُوب +	مردِ خُوب +
لباس ہائے سیاہ +	لباسِ سیاہ +
چاقُوہائے کُند +	چاقُوئے کُند +
علاقجاتِ آباد +	علاقۂ آباد +

اُوپر کی مثالوں سے تُم سمجھ سکتے ہو۔کہ صِفت کا لفظ واحد اور جمع ہر دو کے لیئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی جمع کی صِفت مُفرد ہی ہوتی ہے +

صِفت کی قِسمیں

اُستادِ ما عالِمِ کامل بُودہ۔ طعامِ بسیار ضرر دارد۔ خوابِ اطفال بسیار مے کُند۔ جارج پنجُم قیصرِ ہند است۔ من در جماعتِ چہارم مے خوانم۔ ایں طفل بچۂ کیست؟ آں مردکہ چرا ایستادہ بہ انارِ کابلی بیدانہ مے باشد۔ اسپِ ایرانی تیز مے دود +

اُوپر کی مثالوں میں دیکھو - کئی قسم کی صفتیں ہیں - کابل سے ایک طرح کی فضیلت معلوم ہوتی ہے - اُسے **صفتِ تفضیلی** کہتے ہیں - بسیار اور اندک ہر دو سے مقدار ظاہر ہو رہی ہے - ایسی **صفت مقداری** کہلاتی ہے - پنجم اور چہارم میں تعداد کے معنی پائے جاتے ہیں - اِسے **صفتِ عددی** کہتے ہیں - این اور آں سے ایک طرح کا تعیّن ظاہر ہوتا ہے - یعنی ایک مُعیّن چیز مُراد ہے - ایسی **صفتِ تعیینی** کہلاتی ہے - کابلی اور ایرانی میں وصفی معنی نسبت سے حاصل ہوتے ہیں - اِس لئے اِسے **صفتِ نسبتی** کہتے ہیں ۔

پس معلوم ہُوا - کہ صفت کی پانچ قسمیں ہیں :-

ا - صفتِ تفضیلی کی قسمیں

ADJECTIVES OF QUALITY

(۱) احمد لباسِ پاکیزہ دارد - او عادتِ بد ندارد - مردِ نیک کمیاب است ۔

(۲) کتابم پاکیزہ تر است - او در جماعت بد تر است - نیک تر بچہ ہمین است ۔

(۳) پاکیزہ ترینِ رختہا این است - بد ترینِ اطفال کیست؟ نیک ترینِ شما کدام است؟

دیکھو - اُوپر کے جملوں میں پاکیزہ - پاکیزہ تر - پاکیزہ ترین وغیرہ یہ تمام الفاظ صفتِ تفضیلی کے معنی دیتے ہیں - لیکن نمبر ایک کی مثالوں میں نفسِ تفضیل کے

معنی بغیر کمی و زیادتی کے پائے جاتے ہیں - اِس قِسم کی صِفتِ تفضیلی تفضیلِ نفسی (Positive Degree) کہلاتی ہے +

نمبر دو کی مثالوں میں پاکیزہ تر وغیرہ کے معنوں میں بعض کے لحاظ سے زیادتی پائی جاتی ہے - اِسے تفضیلِ بعض (Comparative Degree) کہتے ہیں +

نمبر تین کی مثالوں یعنی پاکیزہ ترین وغیرہ کے معنوں میں سب افراد پر تفضیل پائی جاتی ہے + اِس قِسم کو تفضیلِ کُل (Superlative Degree) کہتے ہیں - پس صِفتِ تفضیلی کی تین قِسمیں ہیں +

صِفتِ تفضیلی کے بنانے کے قواعِد

(۱) تفضیلِ نفسی کے لفظ اکثر سماعی ہوتے ہیں +

(۲) اُوپر کی مثالوں کو دیکھو - تفضیلِ نفسی کے اخیر لفظِ تر زیادہ کرنے سے تفضیلِ بعض بنا لیتے ہیں +

(۳) لفظِ ترین صِفتِ تفضیلِ نفسی کے اخیر زیادہ کرنے سے تفضیلِ کُل بنا لیتے ہیں +

کبھی صِفت کے پہلے لفظِ بہشیار - نہایت - خوب - از حد - بغایت وغیرہ لاتے ہیں - اور بہشیار خوش - نہایت تُند - خوب تیز - از حد چالاک - بغایت ہُشیار کہتے ہیں +

۲۔ صفتِ مقداری

ADJECTIVES OF QUANTITY

کاغذ قدرے سیاہ است۔ طعام چیزے خام ماندہ۔ نان زیادہ گرم است۔ انگور ہمہ خراب شدہ۔ خربوزہ نیم پختہ است۔ میوہ اندک ترش است۔

اِن مثالوں میں قدرے سیاہ۔ چیزے خام۔ زیادہ گرم۔ ہمہ خراب۔ نیم پختہ وغیرہ صفت کی مقدار ظاہر کر رہے ہیں۔ اِس لئے ایسے لفظوں کو صفتِ مقداری کہتے ہیں۔

۳۔ صفتِ عددی

ADJECTIVES OF NUMBER

(۱) تمام طلبا حاضر اند۔ ہیچ کس ہنوز فیس نہ دادہ۔ بعضے رخصت گرفتہ رفتند۔ چند نفر خارج شدہ اند۔

(۲) چہار انار خریدم۔ شش نفر بیمار شدند۔ سوم جماعت کدام است؟ یازدہم تاریخ کدام روز است؟

(۳) ایں بار دو چند آں است۔ ایں راہ سہ چند آں دراز است۔ عوض یک نیکی دہ چند ثواب است۔

اُوپر کی مثالوں میں لفظِ تمام۔ ہیچ۔ بعضے۔ چہار۔ سوم۔ دو چند وغیرہ سب صفت کے معنی دیتے ہیں

لیکن ہر ایک سے کچھ تعداد مفہوم ہوتی ہے - اِس لئے یہ سب صفتِ عددی کہلاتے ہیں - لیکن نمبر ایک کی مثالوں میں تعداد کی حد معلوم نہیں - اِس لئے یہ صفتِ غیر محدود اور نمبر دو اور تین کی مثالیں صفتِ عددی محدود کہلاتی ہیں ⁂

تعریف - صفتِ عددی وُہ صفت ہے - جس میں تعداد کے معنی پائے جائیں یا جس سے تعداد ظاہر ہو ⁂

صفتِ عددی محدود کی قسمیں

اُوپر کی نمبر ۲ کی مثالوں میں چار - شش - اور سوم اور پانزدہم یہ سب عدد صفت کے معنی دیتے ہیں - لیکن چار اور شش سے صرف ذات کی تعداد اور سوم اور چارم سے شمار کے علاوہ اِن کا درجہ اور اِن کی ترتیب بھی ظاہر ہوتی ہے - اِس لئے قسم اوّل کو اعدادِ ذاتی (Cardinal Numerals) اور قسم دُوم کو اعدادِ ترتیبی یا اعدادِ وصفی کہتے ہیں - اور نمبر تین کی مثالوں میں چونکہ لفظ چند اعداد کے ضعف ظاہر کرتا ہے - اِس لئے ایسے اعداد وصفی کو اعدادِ ضعفی یعنی (Multiplicative Numerals) کہتے ہیں ضعف کے معنی گنا ⁂

اب دیکھو - ہر دو برادر آمدند - ہر یک حصۂ خود گرفت - ہر سہ حاضر بودند ⁂

ان مثالوں میں ہر دو اور ہر یک - ہر سہ - یہ سب صِفاتِ عددی تاکید کے لئے ہیں - یہ قسم صِفتِ عددی تاکیدی کہلاتی ہے +

(۱) اَعدادِ ذاتی - اَسماءُ الأعداد

ہمہ یک خُدا داریم - ہر یک بہ دو پا مے رَوَد - اِیں خانہ سہ حُجرہ دارد - چار سُو دِیوار اَشت - پنجاب پنج رود دارد - در شش جِہت ہوا شت - در ہفت کِشور مشہور شُدہ - ہشت بہشت براے نیکاں طیّار شُدہ - نُہ ساعت رُوز بمدرسہ مے رَوَم - بہ دہ ساعت حاضری مے شوَد +

دیکھو - یک - دو وغیرہ اِن تمام صِفات سے چیزوں کی تعداد اور گنتی ظاہر ہوتی ہے - اِس لئے اِن کو عدد اور اُن کے موصُوف کو معدُود کہتے ہیں - اِن کا بیان آگے آئیگا +

(۲) اَعدادِ ترتیبی

بہ دُوُم تارِیخ اِمتحان خواہد شُد - دہم ذِے الحج عید مے باشد - گوبند در جماعتِ خُود سِوُم نمبر اشت - چہارُم رِیڈر شُما کُجا شت ؟

اِن جُملوں میں دُوُم - دہم - سِوُم - چہارُم - صِفتِ عددی ہیں - جن میں ترتیب اور درجے

معنی پائے جاتے ہیں - اِس لئے اِن کو اعدادِ ترتیبی کہتے ہیں ۔

قاعدہ - کسی اِسمِ عدد کے اخیر م زیادہ کر کے بنا لیتے ہیں - لیکن میم سے پہلے ہمیشہ پیش (ُ) ہوتا ہے ۔

(۳) اعدادِ ضعفی

ہرچہ دادی دو چندِ آں بگیر - سہ چندِ حصۂ خود گرفتی - یک پول بدہ - دہ چندِ آں بہ تو مے رسد ۔

اِن مثالوں میں دو چند - سہ چند - دہ چند سے اعداد کے ضعف ظاہر ہوتے ہیں - اِس واسطے اِن کو اعداد ضعفی کہتے ہیں ۔

قاعدہ - کسی عدد کے اخیر لفظ چند زیادہ کرنے سے عددِ ضعفی بنا لیتے ہیں ۔

صفتِ عددی تاکیدی

ہر یک راضی اشت - ہر دو رفتہ اند - ہر سہ غیر حاضر اند - ہر چہار حجرہ خالی اشت ۔

اِن مثالوں میں ہر یک - ہر دو - ہر سہ - ہر چہار صفتِ عددی ہیں - جن میں تاکید کے معنی پائے جاتے ہیں - تاکید کے معنی مضبوطی ہے - گویا ہر ایک کا راضی ہونا اور دونو کا جانا یقینی طور پر ہے ۔

قاعدہ - عدد کے پہلے لفظِ ہر زیادہ کرنے سے صفتِ عددی تاکیدی بنا لیتے ہیں ۔

(۴) صفتِ تعینی

DEMONSTRATIVE ADJECTIVE.

این مرد چہ مے گوید؟ آں طفل چرا ایستادہ؟
دیکھو۔ اُوپر کی مثالوں میں مرد اور طفل کے ساتھ لفظ این و آں کے لانے سے ایک طرح کی خصوصیت وصفی پیدا ہو گئی ہے۔ جس سے وُہ ہر دو متعین ہو گئے۔ اِس قسم کی صفت صفتِ تعینی کہلاتی ہے ؛

قاعدہ۔ کسی اسم کے پہلے این و آں زیادہ کرنے سے صفتِ تعینی حاصل ہو جاتی ہے ؛

(۵) صفتِ نسبتی

PROPER ADJECTIVE.

خربوزۂ لاہوری مزہ ندارد۔ عبدُ اللہ ایرانی است۔ نوکرِ پنجابی گُریز پا مے باشد۔ ایں ابریشم بُخاری است۔ فُولادِ ہندی جوہر دار است ؛
اِن مثالوں میں لاہوری۔ ایرانی۔ پنجابی۔ بُخاری۔ ہندی یہ سب صفتیں نسبت سے حاصل ہُوئی ہیں۔ نسبت کے معنی لگاؤ ہیں۔ اِس لئے ایسی صفتیں نسبتی کہلاتی ہیں۔ اور جس چیز کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ اُسے منسوب الیہ اور جس کی نسبت کی جاتی ہے۔ اُسے منسوب کہتے ہیں ؛

قاعدہ - جس چیز کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اُس کے اخیر اکثر ی زیادہ کر دیتے ہیں ۔ دیکھو ۔ اُوپر کی مثالوں میں لاہور سے لاہوری ۔ ایران سے ایرانی ۔ بُخارا سے بُخاری بنایا گیا ہے ۔

اِس وقت اخیر کی ہ اور بیچ کی ی گرا دیتے ہیں ۔ مثلاً مدینہ سے مدنی ۔ مکہ سے مکی ۔ قریش سے قرشی بنا لیتے ہیں ۔

اخیر میں ی ہو تو وے تبدیل ہو جاتی ہے ۔ جیسے دِلی سے دِہلوی ۔ عیسےٰ سے عیسوی ۔ موسےٰ سے موسوی وغیرہ ۔

مشق

(۱) صِفت کی پانچ قِسمیں کون سی ہیں ؟
(۲) اعدادِ ترتیبی کس طرح بنتے ہیں ؟
(۳) صِفتِ تقابلی کی تعریف کرو ۔
(۴) اعداد کے پہلے لفظ ہر زیادہ کرنے سے کیا بن جاتا ہے ؟
(۵) موصوف جمع ہو ۔ تو صِفت کیسی ہوگی ؟
(۶) تفضیلِ کُل کِس طرح بناتے ہیں ؟
(۷) صِفت کے پہلے لفظ اتنا یا قدرے زیادہ کرنے سے صِفت کی کون سی قِسم بنتی ہے ؟
(۸) صِفتِ عددی غیر محدود کیسے لفظوں سے بنتی ہے ؟

مُفصلۂ ذیل جملوں میں صِفت کی علٰحدہ علٰحدہ قِسمیں بتاؤ :-

ہر کس کارِ خود سے داند ۔ اِیں سرکۂ انگوری است ۔

آں مرد بیمار شدہ - فلفلِ سُرخ بسیار تلخ است - طعامِ امروزہ چرا بسیار شور شدہ؟ او دستارِ زرد بستہ - امروز یازدہ نفر کار مے کنند - بروزِ ہفتم عید خواہد شد - نیشکر قدرے فروش گشتہ - او بچیلے زیرک است - بریں کار سہ چند وقت صرف مے شود - ترینِ بارانی گندم خوب پیدا مے کند ۔

صفت کی تحلیلِ صرفی

		(۲) آں مرد		(۱) سرکۂ انگوری	
موصوف	مرد		موصوف		سرکہ
صفتِ تعیینی	آں		صفتِ نسبتی		انگوری

		(۴) سہ چند چیز		(۳) روزِ ہفتم	
موصوف	چیز		موصوف		روز
صفتِ عددی ضعفی	سہ چند		صفتِ عددی اعدادِ ترتیبی		ہفتم

قائم مقام اسم

III.—PRONOUN.

احمد آیا اور ہمارے نوکر کے ساتھ کچھ بات چیت کرکے باہر کھڑا ہوگیا - اس موقع پر ہم کہتے ہیں :-

او چرا آمدہ؟ تو او را چہ گفتی؟ من او را نے شناسم

ایں کیست؟ ہر کہ ہشت او را جواب بدہ - ہر چہ او گفتہ بمن بگو ۔

دیکھو - او یہاں احمد کی جگہ اور تو نوکر کی جگہ اور من آقا کی بجائے استعمال کیا گیا ہے ۔

اسی طرح لفظ ایں اور ہر کہ بھی احمد کی بجائے استعمال ہوئے ہیں - اور چہ چیز یا بات کی جگہ بولا گیا ہے - اس لئے اس قسم کے الفاظ کو قائم مقام اسم کہتے ہیں - اس کی کئی قسمیں ہیں ۔

تعریف - قائم مقام اسم وہ کلمہ ہے - جو کسی اسم کی بجائے استعمال کیا گیا ہے ۔

قسمیں

اب دیکھو - اوپر کی مثالوں میں مختلف قسم کے لفظ ہیں - تو - او - اور من سے خاص خاص شخص ذہن میں مراد ہیں - اس لئے ایسے لفظوں کو ضمیر شخصی کہتے ہیں - ہر چہ اور ہر کہ کے پورے معنی ایک ایک جملے کے ساتھ (جو ان کے پیچھے آتا ہے) وصل ہو کر یعنی مل کر سمجھے جاتے ہیں - اس واسطے ایسے لفظوں کو موصول کہ دیتے ہیں - چہ اور کیست سوال کے موقع پر استعمال کئے گئے ہیں - سوال کو استفہام کہتے ہیں - لہٰذا ایسے کلمے کلماتِ استفہام کہلاتے ہیں - اور چونکہ ایں سے اشارے کے معنی مفہوم ہوتے ہیں - اس واسطے اس قسم کے کلمے کلماتِ اشارہ کے نام سے موسوم

نوٹ۔ پس اس طرح سے قائم مقام اسم کی چار قسمیں ہیں :۔

(۱) ضمیرِ شخصی

جعفر گویندہ کے ساتھ اپنے اور اس کے خاندان کے متعلق گفتگو کر رہا ہے +

(۱) من اینجا دیروز رسیدم۔ ما حالا در سرائے اقامت کردہ ایم۔ برائے مایان خانۂ تلاش کن +

(۲) تو اینجا خوش ہستی۔ شما چند نفر ہستید۔ کار تان زود مے کنم +

(۳) برادر را دیدم۔ او ہیچ ذکر نہ کرد۔ آنہا خانۂ گرفتند۔ گذران ایشاں خوب مے شود +

دیکھو۔ نمبر (۱) کے جملوں میں **من** اور **ما** سے وہ شخص مراد ہے۔ جو کلام کر رہا ہے۔ اسے **متکلم** کہتے ہیں۔ اور نمبر (۲) کے جملوں میں **تو۔ شما۔ تاں** سے وہ شخص مراد ہے۔ جس کے ساتھ گفتگو ہو رہی ہے۔ اسے **مخاطب** کہتے ہیں۔ **او۔ آنہا۔ ایشاں** سے وہ شخص مراد ہے۔ جس کی بابت ذکر ہو رہا ہو۔ اسے **غائب** کہتے ہیں +

تعریف۔ ضمیرِ شخصی وہ لفظ ہے۔ جو کسی خاص آدمی یا چیز کے اسم کی بجائے استعمال کیا جاتا ہے +

قسمیں

اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ ضمیرِ شخصی کی تین

قسمیں ہیں:
۱۔ ضمیرِ مُتکلّم (First Person)
۲۔ ضمیرِ مُخاطب (Second Person)
۳۔ ضمیرِ غائب (Third Person)

گردان

	واحد	جمع
ضمیرِ مُتکلّم	من	ما ۔ مایاں
ضمیرِ مُخاطب	تو	شُما ۔ تاں
ضمیرِ غائب	او ۔ وے	آنہا ۔ ایشاں

ضمیر کی حالتیں

جعفر تُرا زد ۔ محمُود مرا ملامت مکُن ۔ شُما را رخصت دادم ۔ او را ہیچ نگفتم ۔ کارِ ایشاں نشُدہ ۔ نوکرِ وے دیروز آمد ۔ او خُود فردا مے آید ۔

اِن مثالوں سے تُم معلُوم کر سکتے ہو کہ حالتِ فاعلی اور حالتِ اِضافی میں ضمیر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ۔ صِرف حالتِ مفعُولی میں اُس کے اخیر را زیادہ کر دیتے ہیں ۔ اِس وقت من را ۔ اور تو را کے بجائے مرا اور تُرا بصُورتِ مخفّف اِستعمال کیا جاتا ہے ۔

ضمیر مُتّصِل و مُنفصِل

کتابم ختم شدہ - کارت بکجا رسیدہ - دشتش مے لرزد - گُفتمش نرود بیا - دیروز ندیدمت +

دیکھو - اِن مثالوں میں کتابم کا (م) کارت کی (ت) دشتش کا (ش) اور اسی طرح گُفتمش اور ندیدمت میں ش اور ت یہ سب ضمیریں ہیں - لیکن مختصر شکل میں اور کلِمے کے ساتھ مُتّصِل ہیں - اِس قِسم کی ضمیریں مُتّصِل کہلاتی ہیں - اور جو اصلی حالت پر ہوں - اور کسی لفظ کے ساتھ مُتّصِل نہ لکھی جائیں - وُہ مُنفصِل ہیں - مُنفصِل کے معنی جُدا اور علیحِدہ ہیں +

ضمیرِ بارز و مُستتِر

اُوپر کی مُتعدّد اور بے شُمار مِثالوں میں تُم دیکھتے رہے کہ ضمیریں وہاں ظاہر اور موجُود ہیں - ایسی ضمیروں کو ضمیرِ بارِز کہتے ہیں - جس کے معنی ظاہر ہیں - لیکن بعض اوقات ضمیریں عبارت میں بظاہر نہیں ہوتیں - بلکہ فِعلوں میں پوشیدہ رہتی ہیں - مثلاً گویند آمد و گُفت - چہ دیدی ؟ کجا بُودی ؟ راست نہ مے گوئید - چہ مے کُنید ؟ رفتند و باز نیامدند +

دیکھو - یہاں بظاہر کوئی ضمیر نہیں - لیکن در اصل گُفت میں او - دیدی اور بُودی میں تو - گوئید اور مے کُنید میں شُما - رفتند اور نیامدند میں آنہا ذہن میں محفُوظ اور

بظاہر پوشیدہ ہیں - ایسی ضمیریں مستتر یعنی پوشیدہ کہلاتی ہیں +

اِضمار قبل الذِکر

اُوپر ضمیر کی کثیر التعداد مثالوں سے تم کو بخوبی معلوم ہو گیا ہے - کہ ضمیر اکثر اپنے مرجع کے بعد ہی آتی ہے - لیکن کبھی کبھی ضرورت کے باعث ضمیر مرجع سے پہلے آ جاتی ہے - مثلاً ؎

داغ پنبہ کہ در خاک رفتہ خوں گردید
دور بین است مگر دیدۂ داغ دلِ ما

دیکھو - اس مثال میں گردید میں او ضمیرِ مستتر ہے - جس کا مرجع داغ ہے - جس کے ذکر کرنے سے پہلے ضمیر لائی گئی - اِضمار کے معنی ہیں ضمیر کا لانا +

۲- موصُول و صِلہ

RELATIVE PRONOUN.

(۱) ہرکہ آمد باز رفت - آنکہ نوشت حالا رفتہ - ہر آنکہ خواند ہُشیار شد - کسے کہ خوابید غافل ماند - آنانکہ نیکی کردند - نامور شدند +

(۲) آنچہ دیدی بیان بکُن - ہرچہ شد مُعاف کنید - ہر آنچہ بود گزشت +

دیکھو - اُوپر کی مثالوں میں ہرکہ - آنکہ - ہر آنکہ - کسے کہ - آنانکہ - آنچہ - ہرچہ - ہر آنچہ ایسے کلمے ہیں -

کہ جب تک اُن کے ساتھ ایک جُملہ نہ مِلایا جاوے۔
جو اُن کے بعد آتا ہے۔ تب تک اُن کے معنی بخُوبی
سمجھ میں نہیں آتے۔ ایسے کلِموں کو مَوصُول اور
اُن کے بعد کے جُملے کو صِلہ کہتے ہیں۔ مَوصُول
کے معنی مِلا ہُوا۔ اور صِلہ وُہ چیز جو اُس کے
ساتھ مِل جاتی ہے +

تعریف۔ مَوصُول وُہ کلمہ ہے۔ کہ جب تک
اُس کے ساتھ کوئی جُملہ جو اُس کے بعد آتا ہے۔
نہ مِلایا جائے۔ تب تک اُس کے معنی بخُوبی نہیں
سمجھے جاتے +

مواقع اِستعمال

اُوپر کی مِثالوں سے تُم معلُوم کر سکتے ہو۔ کہ ہر کہ۔
آنکہ وغیرہ نمبر اوّل کے کلِمے اِنسان کے لِئے مُستعمل
ہُوتے ہیں۔ اور آنچہ۔ ہرچہ۔ ہر آنچہ۔ اشیا کے لِئے
آتے ہیں +

اِن مذکُورۂ بالا کلمات میں صِرف آنانکہ اِنسان کی
جمع کے لِئے آتا ہے۔ باقی واحِد کے لِئے +

۳۔ اِستفہام کے کلِمات

INTERROGATIVE PRONOUNS

(۱) کُدام کس گُفتہ۔ کہ مے گوید۔ کرا گُفتی۔ کیست۔
کیان اند؟

(۲) چہ گفتہ - چہا گفتہ باشد ؟
(۳) چرا نہ رفتی - چرا دیر کردی ؟
(۴) کتابم کو - قلمدانت کو ؟
(۵) کجا بروم - کجا بنشینم ؟
(۶) کے مے آئی - کے بدہلی مے روی ؟
(۷) چند مے گیری - چند ورق خواندۂ ؟
(۸) آیا میروی ؟

دیکھو - اُوپر کے جملوں میں کدام - چہ - چرا وغیرہ یہ سب کلمے سوال کے موقع پر استعمال کئے گئے ہیں - اس لئے ایسے کلمے کلماتِ استفہام کہلاتے ہیں +

تعریف - **کلماتِ استفہام** وُہ کلمے ہیں - جو سوال کے موقع پر استعمال کئے جاتے ہیں +

مواقع استعمال

(۱) کدام اور ضمیرِ اوّل کے تمام کلمے انسان کی بابت سوال کرنے کے لئے مختص ہیں - لیکن ان میں سے کیاں صرف جمع کے لئے بولا جاتا ہے +

(۲) چہ اور چہا اشیا کے لئے استعمال ہوتے ہیں - لیکن چہ واحد کے لئے اور چہا جمع کے واسطے +

(۳) چرا سبب پُوچھنے کے لئے آتا ہے - جیسے چرا نہ رفتی - یعنی نہ جانے کا سبب کیا ہے ؟

(۴) کو اور کجا - کسی جگہ کی بابت سوال کرنے کے لئے آتے ہیں +

(۵) کے - وقت کے لئے - جیسے کے مے آئی ؟ - یعنی
تیرے آنے کا وقت کیا ہے ؟
(۶) چند - مقدار معلوم کرنے کے واسطے آتا ہے +
(۷) آیا - عام ہے - جیسے آیا نہ رفتی - کیا تو نہیں
گیا - آیا نہ گرفتی - کیا تو نے نہیں لیا ؟
(۸) چساں - کیفیت معلوم کرنے کے لئے آتا ہے -
یعنی کس قسم کی چیز - لیکن یہ مرکب ہے +

اِستفہام کی قسمیں

چہ خوردی - کے گفتمت - نہ گفتہ بودم کہ بیائی +
دیکھو - پہلی مثال میں صرف واقفیت حاصل کرنے
کے لئے سوال کرتا ہے - اس قسم کے استفہام کو
استخباری کہتے ہیں +
دوسری مثال میں انکار پایا جاتا ہے - یعنی میں نے
ہرگز تمہیں نہیں کہا - ایسے استفہام کو **انکاری** کہتے ہیں -
تیسری مثال میں استفہام سے اقرار مطلوب ہے - کیونکہ
یہاں نہ گفتہ بودم کے یہ معنی ہیں - کہ میں نے ضرور
کہا تھا - استفہام کی یہ قسم **اقراری** کہلاتی ہے +

کلماتِ اشارہ

DEMONSTRATIVE PRONOUNS

این کیست ؟ آں چیست ؟ ایناں چہ مے کنند ؟

ایشاں از کجا آمدند ؟
دیکھو۔ اِیں۔ آں۔ اِیناں۔ ایشاں ایسے کلمات ہیں۔ جن سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ ایسے کلموں کو کلماتِ اشارہ۔ اور جس کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اُسے مُشارٌ اِلَیہ کہتے ہیں +

تعریف - کلماتِ اشارہ وُہ کلمے ہیں۔ جن سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے +

لیکن اِیں اور آں واحد کے لئے آتے ہیں۔ اور اِیناں اور ایشاں جمع کے واسطے۔ اِیں اشارہ قریب کے لئے اور آں اشارہ بعید کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اِیں بعض کلموں میں اِم ہو جاتا ہے۔ مثلاً اِمروز۔ اِمشب۔ اِمسال +

مشق

(۱) ذیل کے جملوں میں قائم مقام اسم کی کون سی قسمیں ہیں ؟
ہرچہ دیدی بیان بکُن۔ تو چہ مے خوانی ؟ ایشاں ہنوز نیامدند۔ کُدام کس ایں خبر آورد ؟ کے امتحان خواہد شُد ؟ قلمش بگیر +

(۲) ذیل کے جملوں میں کلماتِ استفہام کا استعمال کس کس غرض سے کیا گیا ہے ؟
چرا راستٔ نہ گفتی۔ کے امتحان مے نشود۔ کجا میروی۔ چند رُوز اینجا مے مانی۔ برادرم کُو ؟

(۳) ان جملوں میں موصول اور صلہ علیحدہ علیحدہ بتاؤ۔
آنانکہ امتحان دادند فارغ شدند۔ ہرچہ آورد ی نشان بدہ۔ ہر آنچہ گفتہ بودی از یادم رفتہ۔ ہر کہ آمد خورسند شد +

(۴) مشارٌ الیہ اور مرجع کی تعریف کرو +

(۵) ان جملوں میں متصل ضمیریں کون سی ہیں۔ اور کس قسم کی ہیں ؟
کتابش گم شد۔ قلمم کند شدہ۔ پایت لغزید +

(۶) استفہام انکاری اور اقراری کی مثالیں دو +

تحلیلِ صرفی

PARSING

جملاتِ ذیل میں جو جو قائم مقام اسم ہیں۔ اُن کی تحلیلِ صرفی کرو:۔

۱

جعفر ترا زد

ترا ۔	قائم مقام اسم ضمیر شخصی ضمیر مخاطب حالتِ مفعولی ضمیر واحد متصل

۲

ہرچہ بود گزشت

ہرچہ	قائم مقام اسم موصول اشیاء کے لئے
بود	صلہ

۴		۳	
چہ مے گوید	ایں کس	مے آئی	کے بخیر
قائم مقام اسم	ایں	قائم مقام اسم	کے
کلمۂ اشارہ		کلمۂ استفہام استخباری	
اشارۂ قریب		زمانے کے سوال کے لئے	
مُشارٌ الیہ	کس		

فِعل

IV.—VERB.

بہرام رفت ـ فرید آمد ـ صادق نان خُورد ـ جعفر خط نوشت +

ان جُملوں میں رفت ـ آمد ـ خُورد ـ نوشت ـ سب سے ایک قسم کا کام معلُوم ہوتا ہے ـ کام کو فِعل اور اُس کے کرنے والے کو فاعِل کہتے ہیں +

تعریف ـ فِعل وُہ کلمہ ہے ـ جو کسی کے کام کو ظاہر کرے +

اقسامِ فِعل

دیکھو ـ اُوپر کی پہلی دو مثالوں میں فِعل صِرف فاعِل ہی پر ختم ہو جاتا ہے ـ اور اخیر کی دو مثالوں میں نان اور خط مفعُول بھی پائے جاتے ہیں ـ پہلی قسم کے

فعل کو لازم اور دُوسری قِسم کے فِعل کو مُتعدّی کہتے ہیں +

تعریف

لازم (Intransitive) وُہ فِعل ہے ۔ جو صِرف فاعِل ہی پر ختم ہو جائے +

مُتعدّی (Transitive) وُہ فِعل ہے ۔ جو فاعِل اور مفعُول دونو چاہتا ہے +

مُتعدّی کی قِسمیں

عمرو خط نوِشت ۔ گوبند اسپ دوانید ۔ احمد خط رسانید +

دیکھو ۔ ان مِثالوں میں نوِشت ۔ دوانید ۔ رسانید یہ سب فِعل مُتعدّی ہیں ۔ لیکن نوِشت خُود بخُود مُتعدّی ہے ۔ اور دوانید اور رسانید جن کی اصل دوید اور رسید ہے ۔ ان کی زیادت سے مُتعدّی بنائے گئے ہیں ۔ ورنہ اصل میں وُہ لازم تھے ۔ پہلی قِسم کے مُتعدّی کو مُتعدّی بنفسہٖ اور دُوسری قِسم کو مُتعدّی بالواسطہ کہتے ہیں +

تعریف

(۱) مُتعدّی بنفسہٖ وُہ فِعل ہے ۔ جو خُود بخُود مُتعدّی ہو +

(۲) مُتعدّی بالواسطہ وُہ فِعل ہے ۔ جو کسی حرف کے

زیادہ کرنے سے مُتعدّی بنایا گیا ہو +

احمد نان خُورد - محمود جعفر را نان خورانید - عمرو آب نوشید - شکر بہ گوپٹ آب نوشانید +

یہاں خُورد اور نوشید ہر دو مُتعدّی فِعل صرف ایک ہی مفعُول چاہتے ہیں - لیکن خُورانید - اور نوشانید کے دو دو مفعُول ہیں - پہلی قِسم کے فِعلِ مُتعدّی مُتعدّی بیک مفعُول اور دُوسری قِسم کے مُتعدّی بدو مفعُول کہلاتے ہیں +
انہیں مُتعدّی المُتعدّی بھی کہتے ہیں +

فِعلِ معرُوف و مجہُول

VOICE

زید بکر را زد - حیدر دُزد را کُشت - بکر زدہ شد - دُزد کُشتہ شد +

دیکھو - زد اور کُشت دونو فِعلوں کے فاعل یعنی زید اور حیدر معلُوم ہیں - ایسے فِعلوں کو فِعلِ معرُوف کہتے ہیں +

لیکن زدہ شد اور کُشتہ شد اِن دونو فِعلوں کے فاعل معلُوم نہیں - کیونکہ پتہ نہیں - کہ بکر کو کس نے مارا - اور دُزد کو کس نے قتل کر دیا - اِس قِسم کے فِعل فِعلِ مجہُول کہلاتے ہیں +

تعریف

(۱) فعلِ معروف (Active) وہ فعل ہے۔ جس کا فاعل معلوم ہو +
(۲) فعلِ مجہول (Passive) وہ فعل ہے۔ جس کا فاعل معلوم نہ ہو +

صورتِ فعل

MOOD

(۱) نوشتن بکار آید۔ رفتن لازم است۔ خواندن مفید مے باشد +
(۲) سبق خواندی۔ احمد آمد۔ وے کار مے کند۔ من او را ندیدم +
(۳) اگر بخوانی نوکر مے شوی۔ چوں بیاید او را کتاب خواہم داد +
(۴) ایں کار بکن۔ کتاب بخواں۔ خط بنویس۔ نان بخور +

اوپر کی مثالوں سے تم معلوم کر سکتے ہو۔ کہ فعل کی کئی صورتیں ہیں +

نمبر ایک کے جملوں میں نوشتن۔ رفتن۔ خواندن میں بھی فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ لکھنا۔ پڑھنا۔ جانا۔ در اصل ایک قسم کے کام ہی ہیں۔ لیکن ان میں کسی زمانے کی قید نہیں۔ فعل کی ایسی

صورت کو صورتِ مادّی یا صورتِ مصدری (Infinitive Mood) کہتے ہیں +

نمبر دو کے جملوں میں خواندی - آمد - مے کند - ندیدم - ان سب فعلوں میں بیان یا استفہام کے معنی پائے جاتے ہیں - فعل کی ایسی صورت کو جس میں نہ کوئی شرط ہے - نہ کسی قسم کا حکم صورتِ بیانی (Indicative Mood) کہتے ہیں +

نمبر تین کی مثالوں میں اگر بخوانی چوں بیاید میں فعل کے ساتھ شرط کی قید لگائی گئی ہے - فعل کی ایسی صورت صورتِ شرطی (Subjunctive Mood) کہلاتی ہے +

نمبر چار کے جملوں میں بکن - بخواں - بنویس - بخور - ایسے فعل ہیں - جن میں کسی کام کے کرنے کے لئے حکم کے معنی پائے جاتے ہیں - فعل کی ایسی صورت کو صورتِ حکمی کہتے ہیں - پس صورت کے لحاظ سے فعل کی چار قسمیں ہیں +

تعریفیں

(۱) صورتِ مادّی - فعل کی وہ صورت ہے - جس میں بغیر قید زمانے کے فعل کے معنی پائے جائیں - یعنی مصدر ہو +

(۲) صورتِ بیانی - فعل کی وہ صورت ہے - جس سے بیان یا استفہام ظاہر ہو +

(۳) صورتِ شرطی - فعل کی وہ صورت ہے - جس کے

ساتھ شرط کی قید لگائی جائے - یعنی فعل مشروط +
(۴) صورتِ حکمی - فعل کی وہ صورت ہے - جس میں کسی قسم کا حکم پایا جاوے - یعنی امر کا صیغہ ہو +

اقسام فعل بلحاظِ زمانہ

TENSES

در ماہِ گزشتہ امتحان شدہ بود - باز یک ماہ پس خواہد شد - من حالا بسیار محنت مے کنم - خدا ہرچہ خواہد کند +

دیکھو - شدہ بود - خواہد شد - مے کنم - خواہد - کند - یہ سب فعل ہیں - لیکن شدہ بود گزشتہ زمانے میں واقع ہوا ہے - جسے ماضی کہتے ہیں - اس لئے ایسے فعل کو فعلِ ماضی کہتے ہیں - خواہد شد کا وقوع آئندہ زمانے میں ہوگا - جسے مستقبل کہتے ہیں - اس واسطے اس قسم کا فعل فعلِ مستقبل کہلاتا ہے - مے کنم - یہ فعل موجودہ زمانے میں ہو رہا ہے - جس کو حال کہتے ہیں - اس لحاظ سے اس قسم کا فعل فعلِ حال کے نام سے موسوم ہے - خواہد اور کند ایسے فعل ہیں - جو زمانۂ حال اور مستقبل دونو سے تعلق رکھتے ہیں - یعنی کبھی فعلِ حال کے معنی دیتے ہیں - اور کبھی فعلِ مستقبل کے - کیونکہ کند بمعنی مے کند اور خواہد کرد - دونو طرح استعمال ہوتا ہے - گویا دو

معنی ایک لفظ میں شامل ہیں۔ جیسے بکری کے دو بچے جو ایک ہی تھن سے دُودھ پیتے ہیں۔ جنہیں مُضارع کہتے ہیں۔ اس لئے اس مُناسبت سے ایسے فعل بھی مُضارع کہلاتے ہیں +

پس زمانے کے لحاظ سے فعل کی چار قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مُستقبل۔ حال اور مُضارع +

تعریفیں

(۱) فعلِ ماضی وُہ فعل ہے۔ جو گُزرے ہُوئے زمانے میں واقع ہُوا +

(۲) فعلِ مُستقبل وُہ فعل ہے۔ جو آئندہ زمانے میں واقع ہوگا +

(۳) فعلِ حال وُہ فعل ہے۔ جو موجُودہ زمانے میں ہو رہا ہے +

(۴) مُضارع وُہ فعل ہے۔ جو فعلِ حال اور مُستقبل دونو کے معنی دیتا ہے +

فعلوں کے بنانے کے قاعدے

فعلِ ماضی

عثمان رفت۔ صادق آمد۔ روزہ گزشت۔ کار شُد۔ رفت۔ آمد۔ گزشت۔ شُد۔ یہ سب ایسے فعل ہیں۔ جو زمانۂ گزشتہ میں واقع ہُوئے۔ اس لئے یہ فعل ماضی

کہلاتے ہیں +

ماضی کی قسمیں

جعفر آمد - گوبند رفتہ - رام گفتہ بود - احمد کار میکرد - رام چند اگر خواندے - ناصر آمدہ باشد - او رفتہ نشست +
دیکھو - آمد - رفتہ - گفتہ بود - مے کرد - خواندے - آمدہ باشد - رفتہ باشد +

یہ سب فعل ماضی ہیں - لیکن آمد میں زمانے کے قریب و بعید ہونے یا دوام وغیرہ کسی قسم کی قید نہیں - ایسی ماضی کو ماضی مطلق کہتے ہیں - رفتہ کا وقوع قریب زمانۂ گزشتہ میں ہوا - اسے ماضی قریب کہتے ہیں - اور گفتہ بود کا وقوع کسی دور کے زمانے میں ہوا تھا - اس لئے اس کو ماضی بعید کہتے ہیں - مے کرد - فعل ماضی کے دوام اور استمرار کو ظاہر کرتا ہے - اس واسطے اس کا نام فعل ماضی استمراری ہے - خواندے میں آرزو اور خواہش کے معنی پائے جاتے ہیں - لہذا اس قسم کی ماضی کو ماضی تمنّی کہتے ہیں - تمنّی کے معنی آرزو ہے - آمدہ باشد میں شک کے معنی پائے جاتے ہیں - اس سبب سے اس کا نام ماضی شکیّہ ہے - رفتہ نشست میں عطف کے معنی پائے جاتے ہیں - یعنی رفت و نشست - اس لئے ایسی ماضی ماضی معطوفہ کہلاتی ہے - پس اس طرح سے فعل ماضی کی سات قسمیں ہوئیں +

ماضی مُطلق

تابستاں گُزشت - زمستاں آمد - جعفر نشست - محمُود برخاست - خط رسید +

دیکھو - اُوپر کے سب فعل یعنی گُزشت - آمد وغیرہ مُطلق گُزشتہ زمانے سے تعلّق رکھتے ہیں - ان میں نزدیک یا بعید زمانے یا اَور کسی قسم کی قید نہیں - اَور جس میں کسی قسم کی قید نہ ہو - اُسے مُطلق کہتے ہیں - اِس لئے اِس قسم کے فعل کو فعلِ ماضی مُطلق کہتے ہیں +

تعریف - ماضی مُطلق وُہ فعل ہے - جو مُطلق گُزشتہ زمانے میں واقع ہُوا ہو - یعنی زمانے کے قریب یا بعید ہونے کی قید اِس کے ساتھ نہ ہو +

قاعدہ - مصدر کے اخیر حروف گرانے سے ماضی مُطلق کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے - جس کے اخیر علاماتِ ذیل لگانے سے مختلف صیغے بنتے ہیں +

گردان

غائب		مُخاطب		مُتکلّم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
علامتیں	ند	ی	ید	م	یم
آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم

ماضی قریب

PRESENT PERFECT.

احمد آمدہ است - محمود رفتہ است - گوبند نشستہ است +

دیکھو - آمدہ است - رفتہ است - یہ ماضی قریب کے صیغے ہیں - جو ماضی مطلق کے اخیر ہ زیادہ کرنے سے بنتے ہیں +

قاعدہ - ماضی مطلق کے اخیر ہ زیادہ کرکے گردان کرو +

گردان

CONJUGATION

غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
علامتیں	اند	ۓ	اید	ام	ایم
آمدہ	آمدہ اند	آمدۂ	آمدہ اید	آمدہ ام	آمدہ ایم

کبھی ہ کے بعد لفظِ است زیادہ کر دیتے ہیں +

ماضی بعید

PAST PERFECT

مرغ پریدہ بود - خط رسیدہ بود - زلزلہ آمدہ بود - دُزد گریختہ بود +

دیکھو - اُوپر کے جملوں میں پریدہ بود - آمدہ بود وغیرہ

سب ماضی بعید کے صیغے ہیں - جو ماضی قریب کے بعد بود زیادہ کرنے سے بنائے گئے ہیں +

قاعدہ - ماضی قریب کے صیغۂ واحد غائب کے اخیر لفظِ بود زیادہ کرکے گردان کرو +

گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلّم	جمع متکلّم
علامتیں	ند	ی	ید	م	یم
آمدہ بود	آمدہ بودند	آمدہ بودی	آمدہ بودید	آمدہ بودم	آمدہ بودیم

ماضی استمراری

PAST IMPERFECT

او ہر سال بہ کشمیر مے رفت - جعفر ہمیشہ شکار مے کرد - گوپند سبق مے خواند - مے رفت - مے کرد - مے خواند +

اِن سب میں استمرار اور دوام کے معنی پائے جاتے ہیں - مثالوں سے ظاہر ہے - کہ ماضی مطلق کے اوّل لفظِ مے زیادہ کرنے سے ماضی استمراری کے صیغے بن جاتے ہیں +

قاعدہ - ماضی مطلق کے پہلے لفظِ مے زیادہ کرکے گردان کرو +

گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
علامتیں	ند	ی	ید	م	یم
مے رفت	مے رفتند	مے رفتی	مے رفتید	مے رفتم	مے رفتیم

ماضی تمنّی یا تمنّائی

کاش کہ عمرو بہ باغ آمدے! کاشکے گوبند سبق خواندے!

دیکھو۔ آمدے اور خواندے میں تمنّا اور آرزو کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ فعل تمنّائی کہلاتے ہیں۔ اور ان مثالوں سے تمہیں معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ماضی مطلق کے اخیر ایک ے زیادہ کرنے سے یہ صیغے بن گئے ہیں +

قاعدہ۔ ماضی مطلق کے اخیر ے مجہول زیادہ کرنے سے ماضی تمنّائی بن جاتی ہے۔ لیکن اس کے صرف تین صیغے استعمال ہوتے ہیں +

گردان

غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
کردے	کردندے	×	×	کردمے	×

ماضی شکّی یا احتمالی

گوہشد گذیہ دیدہ باشد - احمد بہ بازار رفتہ باشد۔ جعفر خط نوشتہ باشد +

دیکھو - دیدہ باشد - رفتہ باشد - نوشتہ باشد - اِن سب میں شک کے معنی پائے جاتے ہیں - لہٰذا یہ فعل شکّی کہلاتے ہیں - مثالوں کے دیکھنے سے تم سمجھ سکتے ہو - کہ ماضی مُطلق کے اخیر ہ بڑھا کر لفظِ باشد اس کے بعد زیادہ کرنے سے یہ صیغے بن گئے ہیں +

قاعدہ - ماضی مُطلق کے اخیر ہ بڑھا کر اس کے بعد لفظِ باشد زیادہ کرکے گردان کرو - اِس میں صرف لفظِ باشد کی گردان کی جائیگی +

گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلّم	جمع متکلّم
دیدہ باشد	دیدہ باشند	دیدہ باشی	دیدہ باشید	دیدہ باشم	دیدہ باشیم

ماضی معطوفہ

زید بہ بازار رفتہ نشست - فقیر نان خوردہ خوابید - نادر خط نوشتہ رفت +

رفتہ نشست - اور خوردہ خوابید - نوشتہ رفت - یہ سب فعل معطوف ہیں - کیونکہ ان میں عطف کے معنی

پائے جاتے ہیں - مثلاً نوشتہ رفت - در اصل نوشت و رفت ہے +

اِن مثالوں کے دیکھنے سے ظاہر ہے - کہ ماضی مُطلق کے اخیر ہ زیادہ کرکے کوئی دُوسرا فعل ماضی مُطلق کا اس کے بعد لاکر ماضی معطوفہ بنا لیتے ہیں +

قاعدہ - ماضی مُطلق کے اخیر ایک ہ زیادہ کرکے اس کے بعد کوئی دُوسرا فعل ماضی مُطلق لگا کر صرف دُوسرے فعل کی گردان کرو +

گردان

مُتکلّم		مُخاطب		غائب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
نوشتہ رفتیم	نوشتہ رفتم	نوشتہ رفتید	نوشتہ رفتی	نوشتہ رفتند	نوشتہ رفت

ماضی مجہول

زید زدہ شد - گوپال کُشتہ شدہ - مال دُزدیدہ شدہ بود - غلّہ ازینجا بُردہ مے شد - نان خوردہ شدہ باشد - کاش کہ ماہ دیدہ شدے - گُل پژمُردہ کردہ شدہ انداختہ شد +

اُوپر کے جُملوں میں زدہ شد - کُشتہ شدہ - دُزدیدہ شدہ بود وغیرہ سب ایسے فعل ہیں - جن کا فاعل معلُوم نہیں - اس لئے فعل مجہول کہلاتے ہیں +

ان مثالوں کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ ہائے مختفی اور

شُد ماضی مُطلق کے پیچھے زیادہ کرنے سے فعلِ مجہول بنایا گیا ہے۔ صرف ماضی استمراری میں کبھی لفظِ مے لفظِ شُد سے پہلے بھی لاتے ہیں *

قاعدہ۔ ماضی مُطلق کے واحد غائب کے صیغے کے بعد ہائے مختفی لگاکر شُد زیادہ کرکے مختلف علامتیں بڑھا کر گردان کرو

گردان

		غائب		مُخاطب		مُتکلّم	
		واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
۱	ماضی مُطلق	دیدہ شُد	دیدہ شُدند	دیدہ شُدی	دیدہ شُدید	دیدہ شُدم	دیدہ شُدیم
۲	ماضی قریب	دیدہ شُدہ است	دیدہ شُدہ اند	دیدہ شُدہ	دیدہ شُدہ اید	دیدہ شُدہ ام	دیدہ شُدہ ایم
۳	ماضی بعید	دیدہ شُدہ بود	دیدہ شُدہ بودند	دیدہ شُدہ بودی	دیدہ شُدہ بودید	دیدہ شُدہ بودم	دیدہ شُدہ بودیم
۴	ماضی اِستمراری	مے دیدہ شُد	مے دیدہ شُدند	مے دیدہ شُدی	مے دیدہ شُدید	مے دیدہ شُدم	مے دیدہ شُدیم
۵	ماضی شکیّہ	دیدہ شُدہ باشد	دیدہ شُدہ باشند	دیدہ شُدہ باشی	دیدہ شُدہ باشید	دیدہ شُدہ باشم	دیدہ شُدہ باشیم
۶	ماضی تمنائی	دیدہ شُدے	دیدہ شُدندے	۰	۰	دیدہ شُدمے	۰
۷	ماضی مُطلق نفی	دیدہ نشُد، نہ دیدہ شُد	دیدہ نشُدند، نہ دیدہ شُدند	دیدہ نشُدی، نہ دیدہ شُدی	دیدہ نشُدید، نہ دیدہ شُدید	دیدہ نشُدم، نہ دیدہ شُدم	دیدہ نشُدیم، نہ دیدہ شُدیم

ماضی مُثبت و مَنفی

اُوپر کی تمام مِثالوں سے کِسی کام کا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے فِعلوں کو مُثبت کہتے ہیں +

تعریف۔ مُثبت وُہ فِعل ہے۔ جِس سے کِسی کام کا ہونا ظاہر ہو +

عمرو ندیدہ۔ زید نان نخوردہ۔ احمد نہ رفتہ بود۔ جعفر بہ مدرسہ نہ مے رفت۔ خط نہ رسیدہ باشد۔ کاش کہ او را ندیدے!

دیکھو۔ اِن سب لفظوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ فِعل نہیں ہوئے۔ اِس قِسم کے فِعلوں کو منفی کہتے ہیں +

تعریف۔ منفی وُہ فِعل ہے۔ جِس سے کِسی کام کا نہ ہونا ظاہر ہو +

قاعِدہ۔ ہر فِعلِ مُثبت پر لفظِ نہ زیادہ کرنے سے فِعلِ منفی بن جاتا ہے +

گردان

غائب		مُخاطب		مُتکلّم	
واحِد	جمع	واحِد	جمع	واحِد	جمع
نہ کرد	نہ کردند	نہ کردی	نہ کردید	نہ کردم	نہ کردیم

اِسی طرح ہر ماضی کی گردان کرو۔

فعلِ مُستقبِل

رام بہ بازار خواہد رفت - عمرو ایں کار خواہد کرد-
تو کے خواہی آمد؟

اِن مثالوں میں خواہد رفت - خواہد کرد - خواہی آمد
سب ایسے فعل ہیں - جن کا وُقوع زمانۂ آئندہ میں
ہوگا - اِس لئے یہ مُستقبِل کہلاتے ہیں +

تعریف پہلے کی گئی ہے +

قاعدہ - ماضی مُطلق کے واحد غائب کے صیغے
کے پہلے ذیل کی علامتیں زیادہ کرو:-

گردان

	غائب		مخاطب		مُتکلّم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
علامتیں	خواہد	خواہند	خواہی	خواہید	خواہم	خواہیم
	خواہد رفت	خواہند رفت	خواہی رفت	خواہید رفت	خواہم رفت	خواہیم رفت

مُستقبِل مجہول

آں خوردہ خواہد شد - آنہا دیدہ خواہند شد -
شما بردہ خواہید شد +

تم دیکھتے ہو - کہ یہ مُستقبِل مجہول کے صیغے ہیں -
جو ماضی مُطلق کے واحد غائب صیغے کے اخیر ہ اور

اِس کے بعد خواہد شُد زیادہ کرنے سے بنائے گئے ہیں +

قاعدہ- ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے اخیر ہ اور اُس کے بعد خواہد شُد زیادہ کر کے صرف لفظِ خواہد کی گردان کرو - اور شُد کو بر حالِ خود رہنے دو +

گردان

	واحد	جمع
غائب	دیدہ خواہد شُد	دیدہ خواہند شُد
مخاطب	دیدہ خواہی شُد	دیدہ خواہید شُد
متکلّم	دیدہ خواہم شُد	دیدہ خواہیم شُد

نفی مُستقبِل

نان خوردہ نہ خواہد شُد - ایشاں بُردہ نخواہند شُد - تو دیدہ نخواہی شُد +

دیکھو- خوردہ نہ خواہد شُد اور بُردہ نخواہند شُد وغیرہ یہ سب نفی مُستقبِل کے صیغے ہیں - جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ زمانۂ آئندہ میں یہ کام نہیں کیا جائیگا +

قاعدہ- مُستقبِل مُثبت کے صیغوں پر خواہد کے پہلے لفظ نہ زیادہ کر کے خواہد کی گردان کرو - مثلاً

گردان

غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
نہ خواہد کرد	نہ خواہند کرد	نہ خواہی کرد	نہ خواہید کرد	نہ خواہم کرد	نہ خواہیم کرد

مضارع کا بنانا

کُند ہرچہ خواہد خداوندِ پاک - شوَد ہرچہ باشد بہ تقدیرِ ما - ازاں مار بر پایے راعی زند - دہد نطفہ را صورتے چوں پری +

بد کردن نہ باید - بیجائے نشاید - خورد ہرکہ آمد بخوانِ کرم - ہرکہ جوید یابد +

اُوپر کی مثالوں میں خواہد - کُند - شوَد - باشد - زند وغیرہ یہ سب فعلِ مضارع ہیں - جو کبھی حال اور کبھی مُستقبِل کے معنی دیتے ہیں - مُضارِع کے صیغے ماضی مُطلق سے بنائے جاتے ہیں - لیکن اس میں کئی قسم کی تبدیلیاں ہوتی ہیں - جن کے اُصُول ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

قاعدہ - ماضی کے اخیر حرف کو دال ماقبل مفتُوح سے تبدیل کرکے پھر ماضی کے ماقبل آخر حرف کو کسی خاص حرف کے ساتھ تبدیل کر دیتے ہیں - یا

کوئی اَور حرف اِس کے بجائے زیادہ کرتے ہیں۔ یا یہ کہ اُسے بالکل حذف کر دیتے ہیں۔ کبھی بدستور مُسلّم رکھتے ہیں +

ماضی کا ماقبلِ آخر ہمیشہ اِن گیارہ حرفوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ جو شرف آموزیِ سخن کے مجموعے میں تمہیں نظر آتے ہیں +

تبدیلیاں

حرفِ ماضی	بدل	ماضی	مُضارِع
ش	ر	کاشت	کارد
	ر ـ د	گشت	گردد
	ی ـ س	نوشت	نویسد
	ل	ہشت	ہلد
	مُسلّم	کُشت	کُشد

دیکھو۔ اُوپر کی مثالوں میں ماضی کا ماقبلِ آخر حرف یعنی ش مُضارِع میں کن کن حرفوں سے تبدیل ہو گیا ہے +

ر

ماضی	مُضارِع
عمرو چہ کار کرد ؟	او ہرچہ خواہد کند +
گوپی کتابم بُرد ؟	احمد بارہا برد +
جعفر طعام خورد ؟	او حالا بازا خورد +

دیکھو۔ یہاں کرد میں ماضی کے ماقبل آخر حرف ر کی تبدیلی مضارع میں ل کے ساتھ کی گئی - اور برد اور خورد میں مسلّم ہے +

ف

ماضی	مضارع
جعفر میخے کوفت +	کیست کہ در کوبد ؟
احمد نان گرفت +	او ہرچہ گیرد باز نہ مے دہد +
او بشکار رفت +	کسے کہ رود برود +
مزدور خانۂ مرا رُفت +	چناں روبد کہ خس نہ ماند +
او بہ من ہیچ نہ گفت +	ہرچہ گوید بگوید +
او خفت +	جعفر نمے خسپد +

اوپر کی مثالوں میں ف کی تبدیلی ب - ی مع قلب مکانی - و (و - ب) (و - ی) (س - پ) سے ہو گئی ہے +

ا

جعفر اینجا کتاب نہاد +	نہد توشۂ خویش بر مرغ و مور +
آں طفل از بام اُفتاد +	نادان بسر مے افتد +

دیکھو۔ یہاں افتاد اور نہاد کا الف نہد اور افتد میں بالکل حذف ہو گیا ہے +

م

دیروز رہنمائے بخانۂ ام آمد +	کجا آید آنکس کہ یکبار رفت +

اس مثال میں آمد کا میم ی سے تبدیل ہو گیا ہے +

و

ماضی	مضارع
افسر بہ شما چہ فرمود ؟	ہرچہ فرماید قبول دارم ٭
آنجا چہ غوغا بود ؟	اگر فردا عید باشد خوب میشود ٭

دیکھو - ان جملوں میں واو کی تبدیلی ا ی - اور اش سے ہوئی ہے ٭

ز

نادر صادق را زد ٭	ہرکہ زند گرفتار شود ٭

یہاں ز کے بعد نون زیادہ کیا گیا ہے ٭

ی

نوکر بسیار زحمت کشید ٭	خر بار کشد ٭

اس جگہ ی بالکل حذف ہو گئی ہے ٭

س

۱- گویند از بلا رست ٭	برود کہ از بلا رہد ٭
۲- او دست خود شست ٭	آمد کہ رخت شوید ٭
۳- رام مکان خود آراست ٭	او کہ بیاید خانہ آراید ٭
۴- کاسہ از دستم شکست ٭	خار در پایش شکند ٭
۵- حبیب اسباب خود بست ٭	ہرکہ در بندد بخیل است ٭
۶- صفدر از مجلس برخاست ٭	خیالم کہ ازینجا فتنہ برخیزد ٭
۷- ریسماں گسست ٭	اگر زنجیر باشد بگسلد ٭

دیکھو - پہلی مثال میں س کا مبادلہ ہ سے - دوسری میں و ی سے - تیسری میں ی سے - اور چوتھی میں ن سے - پانچویں میں ن د سے - چھٹی میں ز سے - اور

ساتویں میں ل سے ہُوا ہے +

خ

ماضی	مُضارِع
۱- آتشبِیز آتش افروخت +	خادم بہ خانہ آتش افروزد +
۲- چوب ہشیار سوخت +	پروانہ خود را بہ شمع سوزد +
۳- خربوزہ بہ چند فروخت +	او کے فروشد ؟
۴- احمد اورا شناخت +	شاید کہ او تُرا نہ شناسد +

پہلی اور دوسری مثال میں خ کی تبدیلی ز سے تیسری میں ش سے اور چوتھی میں س سے ہو گئی ہے +

ن

شاگرد سبق خواند +	او رفت کہ سبق خواند +
بادشاہ حکم راند +	سِفلہ چگونہ حکم راند +

ان مثالوں میں نون مسلم بقاءِ تحریک ہے +

گردان

غائب		مُخاطب		مُتکلّم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
علامتیں - د	ند	ی	ید	م	یم
کُند	کُنند	کُنی	کُنید	کُنم	کُنیم

مُضارِع مجہُول

بچّہ پروَردہ شوَد۔ اشباب بُردہ شوَد۔ تو کشیدہ شوی۔ آنہا دِیدہ شوَند +

دیکھو۔ پروَردہ شوَد اور بُردہ شوَد وغیرہ یہ مُضارِع مجہُول کے صِیغے ہیں۔ جو ماضی مُطلق کے صِیغۂ واحِد غائِب کے بعد ہ لگا کر اِس کے بعد شوَد زیادہ کرنے سے بن گئے ہیں +

قاعِدہ۔ ماضی مُطلق کے واحِد غائِب کے صِیغے کے بعد ہ لگا کر **شُدن** مصدر کا وُہی صِیغہ جو بنانا مطلُوب ہے۔ زیادہ کرو +

گردان

مُتکلّم		مُخاطب		غائِب	
جمع	واحِد	جمع	واحِد	جمع	واحِد
کردہ شویم	کردہ شوَم	کردہ شوید	کردہ شوی	کردہ شوَند	کردہ شوَد

نفیِ فعلِ مُضارِع

او اِیں کار نہ کُند۔ تو اورا نہ بینی۔ اگر دِیدہ نشوَند بہتر۔ بیمارئش کردہ نشوَد +

دیکھو۔ نکُند۔ کردہ نہ شوَد وغیرہ یہ نفی مُضارِع کے صِیغے ہیں۔ جو لفظِ نہ کے زیادہ کرنے سے بن گئے ہیں +

قاعِدہ۔ مُضارِع معرُوف کے لیئے تو صِیغۂ مُضارِع کے پہلے اور مجہُول کے لیئے لفظِ شوَد کے اوّل لفظِ

نہ زیادہ کرکے گردان کرو +

گردانِ نفیِ مُضارِع معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلّم	جمع متکلّم
نکند	نکنند	نکنی	نکنید	نکنم	نکنیم

گردانِ نفیِ مُضارِع مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلّم	جمع متکلّم
کردہ نشود	کردہ نشوند	کردہ نشوی	کردہ نشوید	کردہ نشوم	کردہ نشویم

فِعلِ حال

رہشتر چہ مے کُند ؟ تو چہ مے خوری ؟ آنہا آپ مے نوشند + من مے روم +

اِن مِثالوں میں مے کُند ۔ مے خوری ۔ مے نوشند ۔ مے روم ۔ یہ سب فِعلِ حال کے صِیغے ہیں ۔ جِس کی تعریف پہلے ہو چُکی ہے +

اِن صِیغوں کے دیکھنے سے تم معلوم کر سکتے ہو ۔ کہ مُضارِع کے صیغے پر لفظِ مے زیادہ کرنے سے بنائے گئے ہیں +

قاعدہ ۔ مُضارِع کے صیغے کے پہلے لفظِ مے زیادہ

کرنے سے فعلِ حال بن جاتا ہے۔ لیکن مجہول کے لئے لفظِ شود کے پہلے مے لگانا زیادہ فصیح ہے +

گردانِ معروف

غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مے کند	مے کنند	مے کنی	مے کنید	مے کنم	مے کنیم

گردانِ مجہول

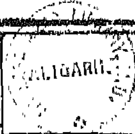
غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
کردہ مے شود	کردہ مے شوند	کردہ مے شوی	کردہ مے شوید	کردہ مے شوم	کردہ مے شویم

نفی فعلِ حال

او ہیچ نہ مے گوید۔ آفتاب وقتِ شب دیدہ نمے شود۔
تو بازار نہ مے روی۔ من زدہ نہ مے شوم +

اِن مثالوں میں نہ مے گوید۔ دیدہ نہ مے شود وغیرہ نفی فعلِ حال کے صیغے ہیں۔ دیکھو نفی کے معنی لفظِ نہ کے لانے سے پیدا ہوتے ہیں +

قاعدہ۔ مثبت کے صیغوں پر مے سے پہلے لفظِ نہ زیادہ کرنے سے نفی فعلِ حال کے صیغے بن جاتے ہیں +



گردانِ معروف

غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
نمے گوید	نمے گویند	نمے گوئی	نمے گوئید	نمے گویم	نمے گوئیم

گردانِ مجہول

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
دیدہ نمے شود	دیدہ نمے شوند	دیدہ نمے شوی	دیدہ نمے شوید	دیدہ نمے شوم	دیدہ نمے شویم

امر کا بیان

کتاب بیار - قلم بدہ - پیش بیا - سبق بخواں - ایں لفظ بنویس - آسیا بشوئی - چائے بخور ۔

دیکھو - ان مثالوں میں بیار - بدہ - بیا - بخواں وغیرہ سب لفظوں میں حکم کے معنی پائے جاتے ہیں۔ فعل کی ایسی صورت صورتِ حکمی کہلاتی ہے - حکم کو **امر** کہتے ہیں ۔

تعریف - امر وہ کلمہ ہے - جس سے یہ ظاہر ہو - کہ کسی کام کے کرانے کے لیئے حکم دیا جاتا ہے ۔

قاعدہ - مضارع مخاطب کے صیغے کا آخیر حرف دُور کر کے امر بنا لیتے ہیں - ایسے امر کو امرِ حاضر کہتے

ہیں - اِس کے صرف دو صیغے ہوتے ہیں - اِس پر کبھی ب زیادہ کر دیتے ہیں ۔

گردان

جمع	واحد
بنویسید	بنویس

امرِ غائب

جعفر سبق بخواند - محمود سفر بکند - گوپال کتاب بیارد - آنہا اینجا بیایند ۔

اِن مثالوں میں بخواند - بکند - بیارد - بیایند - اگرچہ بظاہر مضارع کے صیغے ہیں - لیکن اِن میں غائب کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے - ایسے صیغوں کو **امرِ غائب** کہتے ہیں ۔

تعریف - امرِ غائب وُہ فعل ہے - جس سے ظاہر ہو - کہ غائب کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

قاعدہ - مضارع کے غائب صیغوں پر ب زیادہ کرنے سے **امرِ غائب** بن جاتا ہے ۔

گردان

جمع غائب	واحد غائب
بکنند	بکند

امرِ اِستمراری

خط مے نویس - حفظ مے کُن - راہ مے رَو - شربت مے نوش +

اِن مثالوں میں مے نویس - مے کُن - مے رَو - مے نوش یہ سب فعل ایسے ہیں - جن سے امر کے معنی بطورِ اِستمرار اور دوام کے ظاہر ہوتے ہیں - اِس لئے اِس قسم کو امرِ دوامی یا امرِ اِستمراری کہتے ہیں - اور اصل امر کو امرِ مجرّد کہتے ہیں +

تعریف - امرِ اِستمراری وُہ فعل ہے - جس سے حُکم کے معنی دوامی طور پر ظاہر ہوں +

قاعدہ - امرِ حاضر کے صیغے پر لفظِ مے زیادہ کرنے سے امرِ دوامی بن جاتا ہے +

اِس کا صرف ایک ہی صیغہ یعنی واحد کا اِستعمال ہی آتا ہے +

گردان

واحد	جمع
مے نویس	۰

فعلِ نہی

بصحرا مرو - خربوزہ مخور - کارِ فضول مکُن - بیہودہ مگرد +

دیکھو - مرو - مخور - مکن - مگرد یہ سب ایسے فعل ہیں - جن کے کرنے کی ممانعت کی گئی ہے - اس قسم کے فعلوں کو نہی کہتے ہیں +

تعریف - نہی - کسی کام سے روکنے کو کہتے ہیں +

قاعدہ - امر حاضر کے پہلے میم مفتوح لگانے سے فعل نہی بنا لیتے ہیں +

گردان

جمع	واحد
مکنید	مکن

فعل کی مختلف اور قسمیں

فعل معاون

AUXILIARY VERBS.

عمرو نہ مے تواند رفت - او مے تواند خواند - شما توانید خورد - رام چند و گوپال مے توانستند خوابید + ان مثالوں میں تواں نست - تواند - توانید - توانستند اور فعلوں یعنی رفت - خواند - خورد - خوابید کے ساتھ مل کر ان کی مدد کر رہے ہیں - تاکہ فعل کے معنی مکمل ہو جائیں - ایسے فعلوں کو معاون اور ان دوسروں کو فعل اصل (Principal) کہتے ہیں - فعل معاون

خواہد- توانند- شاید- بُود اور اِن کے فروعات ہوتے ہیں +
تعریف - **مُعاوِن** وُہ فعل ہے - جو دُوسرے فعل کے ساتھ مِل کر اِس کی اِمداد کرتا ہے +

فعلِ ناقِص لازِم

او پادشاہ شُد- بکر شادماں گشت- خالِد خورسند بُود- احمد نوکر مے شود- گوپال کامیاب خواہد شُد +

اُوپر کی مِثالوں میں شُد- گشت- بُود- مے شود وغیرہ جِتنے فعل ہیں- اپنے فاعِل کے ساتھ مِل کر پُورے معنی نہیں دیتے جب تک کہ اِن کے ساتھ ایک اَور اِسم نہ لگایا جائے- مثلاً او شُد سے پُوری طرح معلُوم نہیں ہوتا تھا- کہ وُہ کیا بن گیا- پادشاہ کے زِیادہ کرنے سے مطلب کی تکمیل ہُوئی- اِسی طرح بکر گشت کے ساتھ لفظِ شادمان مِلانے سے مطلب پُورا ہُوا- اِس قِسم کے فِعلوں کو ناقِص کہتے ہیں +

متمِّمِ فعل

COMPLEMENT

دیکھو- اُوپر کی مِثالوں میں لفظِ پادشاہ- شادمان- خورسند- نوکر- کامیاب کے لانے سے فعلِ ناقِص کے معنی پُورے ہوگئے- ایسے اِسم کو جو فعلِ ناقِص کے معنی پُورے کرتا ہے- متمِّمِ فعل کہتے ہیں +
تعریف - متمِّمِ فعل وُہ دُوسرا اِسم ہے- جو فعلِ ناقِص

کے فاعل کے علاوہ اِس کے بعد اِس غرض سے لایا جاتا ہے۔ تاکہ مطلب پُورا ہو جائے ؞

فعلِ ناقص مُتعدّی

لشکر او را بادشاہ ساختند۔ مردُم زید را دیوانہ نمُودند۔ کُمہار گِل را کُوزہ گردانید۔ منش ساختم رُشتم داستان ؞

اِن مثالوں میں ساختند۔ نمُودند۔ گردانید وغیرہ ایسے مُتعدّی فعل ہیں۔ کہ صرف ایک مفعُول سے اِن کے معنی پُورے نہیں ہوتے۔ تا وقتیکہ ایک دُوسرا اِسم اِس کے بعد ذِکر نہ کیا جائے ؞

دیکھو۔ یہاں لفظِ بادشاہ۔ دیوانہ۔ کُوزہ کے لانے سے پُورے معنی حاصِل ہُوئے۔ اِس لیئے اِس قِسم کے فعل مُتعدّی ناقِص کہلاتے ہیں۔ اور وہ دُوسرا اِسم اِن کا مُتمّم ہے ؞

فعلِ صِفتُ الحال

PARTICIPLES

عمرو خنداں مے رفت۔ جعفر گریاں مے خورد۔ گوپال اُفتاں و خیزاں آمد ؞

دیکھو۔ اِن جُملوں میں لفظ خنداں۔ گریاں۔ اُفتاں و خیزاں در اصل صِفت اور فعل ہر دو کے معنی بالاشتراک دیتا ہے۔ اور فاعِل کی حالت ظاہر

کر رہا ہے - گویا خنداں مے رفت کے معنی یہ ہیں -
کہ مے رفت و مے خندید یا مے رفت بحالیکہ مے خندید
پس خنداں اگرچہ بظاہر صفت الحال ہے - لیکن
فعل کے معنی بھی دیتا ہے - اس لئے ایسے لفظ
کو بلحاظِ معنی فعلِ صفت الحال کہنا مناسب ہے -
اس کا قدیم نام اسم حالیہ ہے ❖

تعریف - فعلِ صفت الحال وہ کلمہ ہے - جو
فعل اور صفت ہر دو کے معنوں میں شریک ہے -
اور ایک قسم کی حالت ظاہر کرتا ہے ❖

قاعدہ - اوپر کی مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو - کہ
فعل امر کے اخیر ان زیادہ کرنے سے فعلِ صفت الحال
بنا لیتے ہیں ❖

فعلِ اسمی

ناصر با او آمد و رفت دارد - آہو جست و خیز بسیار
کرد - گوپال ہر طرف زد و کوب بر پا کردہ - تو چرا
آں قدر کش مکش مے کنی ❖

ان جملوں میں آمد و رفت - جست و خیز - زد و کوب -
کش مکش در اصل سب فعل ہیں - جو اسم کے معنوں
میں یہاں استعمال کئے گئے ہیں - ایسے فعلوں کو
فعلِ اسمی یا حاصلِ مصدر بھی کہتے ہیں ❖

تعریف - فعلِ اسمی یا حاصلِ مصدر وہ فعل
ہیں - جو اسم کے معنی دیتے ہیں - یہ کئی قسم کے ہوتے

ہیں +

(۱) دو فعل مختلف یا ایک ہی قسم کے مل کر اسم بن جاتے ہیں +

(۲) سوزش - تپش - کشش وغیرہ امر کے آخر ش یا فعل مشدد کے لگانے سے حاصل مصدر بن گئے ہیں +

(۳) خندہ - گریہ - پویہ - وغیرہ امر کے اخیر ہ زیادہ کرنے سے بنائے گئے +

(۴) کردار - گفتار - رفتار وغیرہ ماضی کے اخیر ار لگانے سے بن گئے ہیں +

(۵) جوانی - طفلی - خوبی - نیکی - اسم یا صفت کے اخیر ی بڑھانے سے بنتے ہیں +

فعل مرکب

رقص کردن نشاید - بازی کردن عبث است - قمار باختن مضر مے باشد - دزدی کردن نامردی است +
ان مثالوں میں رقص کردن - بازی کردن - دزدی کردن - در اصل اسم اور فعل مادی (مصدر) سے مرکب ہوکر فعل کے معنوں میں مستعمل ہوئے ہیں گویا رقصیدن - بازیدن - دزدیدن کے ہم معنی ہیں - جو فعل مادی ہیں - ایسے فعل مرکب کہلاتے ہیں +

تعریف - فعلِ مرکب وہ فعل ہے - جو اسم اور فعل سے مل کر فعلِ مادّی کے معنی دیتا ہے ٭
قاعدہ - کسی اسم کے اخیر مصدر لگانے سے فعلِ مرکب بن جاتا ہے ٭

فعلِ تاکیدی

EMPHATIC FORM OF VERB.

این کار باید کرد - اورا بایست دید - زہر نشاید خورد - فردا باید آمد ٭

اِن مثالوں میں باید - بایست - شاید ایسے فعل ہیں - جن سے کرد - دید - اور خورد کی تاکید ہوتی ہے - یعنی اِن کے معنوں میں زور پیدا ہو جاتا ہے - ایسے فعل تاکیدی کہلاتے ہیں ٭

تعریف - فعلِ تاکیدی وہ فعل ہے - جس سے دوسرے فعل کی تاکید ہوتی ہے ٭

فعلِ محذوف الفاعل

چنیں آوردہ اند - ہمچو گفتہ اند - جب باہر بارش ہو رہی ہو - اور کوئی پوچھے - کہ چیست - تو اِس موقع پر کہا جاتا ہے - کہ مے بارد ٭

اِن مثالوں میں دیکھو - آوردہ اند - گفتہ اند - مے بارد اِن سب فعلوں کے فاعل محذوف ہیں - یعنی عبارت میں موجود نہیں - اصلِ عبارت یوں ہے - اہلِ تاریخ

آوردہ اند۔ مردم گفتہ اند۔ باراں مے بارد ۔ اہلِ تاریخ ۔ مردم ۔ اور باراں جو اُن فعلوں کے فاعل ہیں۔ مذکور نہیں ہوئے ۔ اِس لیئے ایسے فعلوں کو محذوفُ الفاعل کہتے ہیں ۔ ایسے فاعل اکثر ذہن میں موجود رہتے ہیں ۔ اور اِن کو معہودِ ذہنی کہا کرتے ہیں ۔

تعریف ۔ فعلِ محذوفُ الفاعل وُہ فعل ہے۔ جس کا فاعل اُس کے ساتھ مذکور نہ ہو۔ بلکہ ذہن میں موجود ہو ۔

فعل کی تحلیلِ صرفی

اِس کی ترتیب حسب ذیل ہوگی :۔ (۱) فعل کی قسم۔ (۲) حالت ۔ (۳) صورت ۔ (۴) زمانہ ۔ اگر ماضی ہے۔ تو۔ (۵) ماضی کی قسم ۔ (۶) فعلِ مثبت ہے ۔ یا منفی ۔ اگر فعلِ امر ہو تو دیکھو ۔ کہ (۷) امر حاضر ہے یا غائب اور اگر امرِ حاضر ہو۔ تو دیکھو ۔ کہ (۸) امرِ استمراری ہے یا مجرّد ۔

پھر دیکھو ۔ کہ فعلِ اصل ہے ۔ یا فعلِ معاون ۔ اور پھر دیکھنا چاہیئے ۔ کہ فعل تام ہے ۔ یا ناقص اور اگر ناقص ہے ۔ تو اُس کا متمم کونسا ہے ۔ یا یہ کہ وُہ فعلِ صفت اشتمال ہے ۔ یا فعلِ اِسمی یا فعلِ مرکب ۔ یا فعلِ تاکیدی ۔ یا فعلِ محذوف الفاعل ہے ۔

نمونۂ تحلیلِ فعل

(۱) عمرو نان خورد ✣

خورد { فعل ۔ متعدی ۔ معروف ۔ صورتِ بیانی ۔ ماضی مطلق ۔ مثبت ۔ فعلِ اصل ۔ تام ✣

(۲) جعفر مے رود ✣

مے رود { فعلِ لازم ۔ صورتِ بیانی ۔ حال مثبت ۔

(۳) بہرام کُشتہ شدہ است ✣

کشتہ شدہ است { فعل ۔ متعدی ۔ مجہول ۔ صورتِ بیانی ۔ ماضی ۔ قریب ۔ مثبت ✣

مشق

(۱) اِن جملوں میں فعل کی قسمیں بیان کرو ✣

بہرام مے رود ۔ جعفر خوابید ۔ احمد سبق خواند ۔ نادِر گریخت ✣

(۲) ذیل کے جملوں میں فعل کی صورتیں کیا ہیں ؟

چرا نہ مے آئی ۔ آیا بیمار بودی ۔ سبق بخواں ۔ خواندن بہتر است ✣

(۳) اِن مثالوں میں زمانے کے لحاظ سے ہر فعل کو علیحدہ علیحدہ بیان کرو ✣

او نہ رفتہ ۔ تو حالا مے روی ۔ اگر او برود خوب است ✣

(۴) ذیل کی مثالوں میں ماضی کی قسمیں بیان کرو :۔

بہرام بیکار مے رفت - گوپال اگر آمدے - بہتر بودے - کاش کہ محمود آمدے +

(۵) اِن جملوں میں امرِ اِستمراری اور امرِ مجرّد کی تمیز کرو +

انگور مے خورد - کتاب بنویس - خط بیار - چاہے مے نوش +

(۶) فعلِ معاون اور فعلِ تاکیدی کی تعریف کرو - اور مثالیں دو +

(۷) اس مثال میں فعل کی تحلیل کرو - گوپال زدہ شد +

(۸) اِن جملوں میں خنداں اور گریاں کیسے فعل ہیں ؟
زید خنداں آمد - عمرو گریاں مے رفت +

(۹) فعلِ اِسمی کی شناخت کیا ہے ؟

(۱۰) اِس مثال میں امیر کیا کہلاتا ہے ؟
لشکر اورا امیر ساخت +

مُشتقّاتِ فعل

DERIVATIVE NOUNS

سوزاں - سوزش - سوزندہ - سوختہ - دیکھو - اِس قسم کے لفظ جن کا ذکر کسی قدر مثالوں کے ذریعے پہلے ہو چکا ہے - فعل سے بنائے جاتے ہیں - اِس لئے اِن کو مُشتقّاتِ فعل یا مُشتق کہتے ہیں +

تعریف - مُشتق وہ لفظ ہیں - جو کسی فعل سے

بنائے جاتے ہیں +

قسمیں

اسم فاعل - اسم مفعول - صفت مشبہ - حاصل مصدر - اسم آلہ - جن کی تعریفیں اور کچھ مثالیں پہلے لکھی گئی ہیں - سب مشتق کہلاتے ہیں - چونکہ ان کا بنانا فعل پر موقوف ہے - اس واسطے یہاں دوبارہ مفصل ذکر ان کا کیا جاتا ہے +

۱ - اسم فاعل

مرغ پرندہ است - طوطی خوانندہ است - گریزندہ بگریخت ؟

دیکھو - ان مثالوں میں پرندہ - خوانندہ - گریزندہ سے کسی کام کا کرنے والا مراد ہے - ایسے کلموں کو اسم فاعل کہتے ہیں - اس کی تعریف پہلے ہو چکی ہے +

قاعدہ - اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے کہ کسی امر کے آخر کسرہ زیادہ کر کے لفظ ندہ بڑھا دیتے ہیں - اور چونکہ یہ طریق قیاسی ہے - اس لئے اس قسم کے اسم فاعل کو قیاسی کہتے ہیں +

(۲) جعفر کارکن آدم است - حق تعالے دانا و بینا است +

دیکھو - اِن مثالوں میں کارکُن اور دانا - بینا بھی اِسم فاعل ہیں - پہلا امر کے پہلے کسی اِسم کے لگانے سے اور دانا اور بینا امر کے اخیر الف زیادہ کرنے سے بنا ہے - چونکہ اِس قسم کے صیغے سماع یعنی سُننے پر موقوف ہیں - لہٰذا ایسے اِسم فاعل کو اِسم فاعل سماعی کہتے ہیں ٭

۲ - اِسم مفعُول

کباب سوختہ مخور - نانِ پُختہ زُود ہضم مے شود - رختِ دریدہ بیکار مے شود ٭

سوختہ - پُختہ - دریدہ یہ سب مفعُول کے صیغے ہیں - جو ماضی مُطلق یعنی سوخت - پُخت - درید کے اخیر ہ ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنائے گئے ہیں - اِس کی تعریف پہلے ہو چکی ہے ٭

قاعدہ - ماضی مُطلق کے آخر ہائے مختفی زیادہ کرنے سے اِسم مفعُول کا صیغہ بن جاتا ہے ٭

۳ - صِفت مُشبّہ

اِیں طفلِ گریاں کیست ؟ از آتشِ سوزاں حذر کُن - گوشتِ بریاں مُقوّی است - اسپِ دواں زُود بہ منزل میرسد ٭

دیکھو - اِن مثالوں میں گریاں - سوزاں - بریاں - دواں یہ سب لفظ صِفت کے معنی دیتے ہیں - جس

کی تعریف پہلے گزر گئی ہے۔ لیکن چونکہ ایسے کلمے کبھی فعل کے معنی بھی دیتے ہیں۔ جیسے تم فعل صفت الحال کے بیان میں پڑھ چکے ہو۔ اس لئے اسے صفتِ مشبّہ یعنی مشابہ بالفعل کہتے ہیں +

قاعدہ - اگر حاضر مجرّد کے اخیر ان زیادہ کرنے سے صفتِ مشبّہ بنا لیتے ہیں +

۴ - حاصلِ مصدر

جس کو اسمِ مصدر بھی کہتے ہیں - اس کا ذکر فعلِ اسمی میں ہو گیا ہے +

۵ - اسمِ آلہ

دُود کش ایں خانہ بلند شُدہ - آتش گیر بیار - باد زن چہ شُد؟ ایں دمہ آہنگر است - دیوار را بہ مالہ پیش کنید - نانِ تابہ طفیل مے باشد - شُنبہ شکستہ است +

دیکھو - ان مثالوں میں دُود کش (بُخاری) آتشگیر (چمٹا) بادزن (پنکھا) دمہ (دھونکنی) مالہ (کرنی) تابہ (توا) شُنبہ (جس سے چھیدتے ہیں) یہ سب اسمِ آلہ ہیں - اور ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ صیغۂ امر کے پہلے کسی اسم کے لانے یا امر کے پیچھے (ہ) ہائے مختفی زیادہ کرنے سے یہ لفظ بنائے گئے ہیں +

قاعِدہ - اِسْمِ آلہ کے اکثر صیغے امر پر کسی اِسْم کے لانے یا امر کے آخر ہائے مختفی زیادہ کرنے سے بنتے ہیں - لیکن یہ کُلّیہ قاعدہ نہیں +

مُتعلّقاتِ فِعْل

V — ADVERBS

گوپال علے الصباح بیدار مے شود - عمرو اِمشب بخانہ خواہد رفت - جعفر بزودی سبق مے خواند - من دو بار او را دیدم - تو چہ قدر کار مے کُنی - ہر چہ خواندی فراموش کردی - آیا محمود مے رود - شاید او رفتہ +

دیکھو - اِن مثالوں میں علے الصباح اور اِمشب فِعل کا وقت ظاہر کر رہے ہیں - خانہ سے فِعل کے وقُوع کی جگہ معلوم ہو رہی ہے - زُودی سے کیفیت - اور دو بار سے تعدادِ فِعل - چہ قدر سے مِقدار - آیا سے فِعل کے وُقُوع کی بابت سوال ہے - اور شاید سے فِعل کی نِسبت شک و احتمال پیدا ہوتا ہے - چُونکہ اِن سب لفظوں کو فِعل کے ساتھ ایک طرح کا تعلّق ہے - اِس لئے ایسے کلمے مُتعلّقِ فِعل کہلاتے ہیں +

تعریف - مُتعلّقِ فِعل وُہ کلمے ہیں - جو فِعل کے ساتھ کسی قسم کا تعلّق رکھتے ہیں - یعنی فِعل کا وقت - اِس کی جگہ - مِقدار - تعداد - کیفیت وغیرہ ظاہر کرتے ہیں +

مُتعلّقاتِ فعل علی العموم تین طرح کے ہوتے ہیں :-

(۱) مُفرد ٭
(۲) موصُولات ٭
(۳) اِستفہام کے کلمے ٭

اقسامِ مُفرد

اِس کی کئی قسمیں ہیں ٭

صِفتی

ADVERBS OF QUALITY

شیر آہستہ مے رود - اسپ تیز مے دود - تلغراف بزُودی خبر مے رساند ٭
یہاں آہستہ - تیز - زُودی فعل کی کیفیت ظاہر کر رہے ہیں - اور وصفی معنی دیتے ہیں ٭

ظرفِ زماں

ADVERBS OF TIME

من دیروز آمدم - اِمشب او مہمانِ من است - فردا عید است - او سحرگاہ خبر آورد - بامداداں کہ نعرہ مے کشید ؟ چاشت حاضر شُدم ٭
دیکھو - یہاں دیروز - اِمشب - سحرگاہ - بامداداں - چاشت - اِس وقت کو ظاہر کر رہے ہیں - جیس بلا

کام ہُوا - ایسے کلموں کو ظرفِ زماں کہتے ہیں ۔

ظرفِ زماں وُہ کلمہ ہے - جس سے کسی فعل کا وقت معلوم ہو ۔

قاعدہ - اکثر الفاظ کے اخیر لفظِ گاہ یا ان لگانے سے ظرفِ زماں بن جاتا ہے ۔

ظرفِ مکاں

ADVERBS OF PLACE

در گلزار گُلہا شگفتہ - بہ کوہسار برف باریدہ - بہ گلشن چرا نمے روی - دریاے کابُل بہ سنگلاخ مے گزرد - در بُتکدہ بُت ہا نہادہ اند - از قلمدانت قلمے بیار - کنیز بہ حرم سرائے رفتہ - باورچی بہ آشپز خانہ نشستہ ۔

اُوپر کی مثالوں میں گلزار - کوہسار - گلشن - سنگلاخ - بُتکدہ - قلمدان - حرم سرائے - آشپز خانہ یہ سب وُہ جگہیں ہیں - جہاں کوئی کام ہُوا ہے - ان کو ظرفِ مکاں کہتے ہیں ۔

تعریف - ظرفِ مکاں وُہ لفظ ہے - جس سے کسی کام کی جگہ معلوم ہو ۔

قاعدہ - کسی اسم کے اخیر لفظِ زار - سار - شن - لاخ - کدہ - دان - سرائے - خانہ لگانے سے ظرفِ مکاں کے صیغے بنا لیتے ہیں ۔

مقدار

ADVERBS OF DEGREE AND QUANTITY

اندک چاے بخور - بسیار مے دوی - خیلے رنجیدۂ - زیادہ مخند +

ان مثالوں میں اندک - بسیار - خیلے - زیادہ فعل کی مقدار ظاہر کر رہے ہیں - اس قسم کے متعلق کو متعلق مقداری کہتے ہیں +

متعلق عددی

ADVERBS OF NUMBER

دو بار دیدمش - بارہا گفتمش - دہ کرت شنیدم - یک بار ہم راست نگفتی +

ان مثالوں میں دو بار - بارہا - دہ کرت - یک بار فعل کی تعداد ظاہر کر رہے ہیں - اس لئے ایسے لفظ متعلق عددی کہلاتے ہیں +

حروف علت و نتیجہ

ADVERBS OF CAUSE AND EFFECT

زدمش کہ نیک شود - جعفر را کشیدم چرا کہ دزد بود - احمد رفت تا کتاب بیارد - محمود حاضر نشدہ - زیرا کہ مریض بود +

ان مثالوں میں کہ - چرا کہ - تا - زیرا کہ فعل کی

علت یا اس کا نتیجہ ظاہر کر رہے ہیں۔اس لئے یہ حروفِ علت یا نتیجہ کہلاتے ہیں +

حروفِ شک و یقین

ADVERBS OF BELIEF AND DISBELIEF

برادرم البتہ ایں کار مے کند۔ ہر آئینہ او خواہد آمد ہماتا کہ امروز ہلال مے بر آید۔ باشد کہ کامیاب شود۔ شاید کہ منظور کند۔ مگر خط روانہ کند۔ آیا بود کہ گوشۂ چشمے بہ ما کنند +

دیکھو۔ان مثالوں میں البتہ۔ہر آئینہ۔ہماتا یقین کے معنی دیتے ہیں۔اور باشد۔شاید۔مگر اور آیا بود شک کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔اس لئے اُن کو حروفِ یقین اور ان کو حروفِ شک کہتے ہیں +

کلماتِ تشبیہ و مقابلہ

ADVERBS OF COMPARISON

چُنیں کار مکن۔چُناں نباید کرد۔چرا ہمچو مے کنی۔ او چوں گاو مے خورد۔جعفر مثلِ خر بار مے کشد۔ وَے مانندِ ایں نبود +

اِن مثالوں میں چُنیں۔چُناں۔ہمچو۔چوں۔مثل۔ مانند۔تشبیہ اور مقابلے کے معنی دیتے ہیں۔تشبیہ کے معنی یہ ہیں۔کہ ایک چیز کسی وصف میں

دُوسری چیز کی طرح ہے۔ جس چیز کا مُقابلہ کیا جاتا ہے۔ اُس کو مُشَبّہ اور جس کے ساتھ مُقابلہ کیا جاتا ہے۔ اُسے مُشَبّہ بِہ کہتے ہیں +

مَوصُولات

اِن کا بیان پہلے ہو چُکا ہے۔ بعض مواقع پہ یہ بھی مُتَعلِّقِ فِعل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ہر آنچہ دیدی شنا نار۔ ہرچہ خُوردی ہضم شُد +

کلماتِ اِستِفہام

کلماتِ اِستِفہام بھی جن کا بیان پہلے ہو چُکا ہے۔ ایک طرح کے مُتَعلِّقِ فِعل ہیں۔ مثلاً آیا اورا ندیدہ ؟ چہ کار کردی ؟
آیا۔ چہ جو اِستِفہام کے کلمے ہیں۔ اِن مثالوں میں مُتَعلِّقِ فِعل ہیں +

مُتَعلِّقِ فِعل کی تحلیلِ صرفی

(۱) تو آہستہ می روی۔ او بزودی می آید۔ احمد تیز می دود +

می روی	فِعل
تو	فاعل
آہستہ	مُتَعلِّقِ فِعل صِفتی
او	فاعل
می آید	فِعل
بزودی	مُتَعلِّقِ فِعل صِفتی
احمد	فاعل
می دود	فِعل
تیز	مُتَعلِّقِ فِعل صِفتی

۲- ہر گاہ آمدی مرا خبر کنی - کجا خواہی رفت ؟ پائین برو - بالا بیا ؛

آمدی - خواہی رفت، برو - بیا	فعل با فاعل
ہر گاہ	ظرفِ زمان - متعلقِ فعل
کجا - پائین - بالا -	ظرفِ مکان - متعلقِ فعل

۳- انگور کمتر بخور - قدرے آرام بکن - یک بار اورا ببین - بیا کہ برویم ؛

بخور - بکن - ببین	فعل با فاعل
کمتر - قدرے	کلماتِ مقدار - متعلقِ فعل
یک بار	کلماتِ عددی متعلقِ فعل
کہ	حروفِ نتیجہ

۴- البتہ مے آید - باشد کہ مہربان شود - ہمچو احمقے ندیدم - آیا ندیدۂ ؟

مے آید - شود - ندیدم - ندیدۂ ؛	فعل
البتہ (کلمۂ یقین) باشد (کلمۂ شک) ہمچو (کلمۂ تشبیہ) آیا (کلمۂ استفہام)	متعلقاتِ فعل

ماقبلِ اِسم

VI.—PREPOSITION.

براے جعفر کتاب آوردم - از دہلی تا کلکتہ سفر کردم - بجز احمد ہمہ حاضر بودند - در خانہ کدام کس اشت؟ درون حجرہ چیست؟ بر بام چرا مے روی؟ پیشِ من چہ آوردہ؟ با او چہ اختلاط مے کردی؟ بہ مدرسہ چہ مے خوانی؟ بخدا! کہ نہ کردم +

دیکھو - اوپر کی مثالوں میں از - براے - بجز - در - درون - بر - پیش - با - بہ یہ سب کلمے اسم کے پہلے آئے ہیں - اور اس کا تعلق فعل کے ساتھ پیدا کرتے ہیں - ایسے کلموں کو ماقبلِ اسم کہتے ہیں - حروفِ جر بھی انھی کا نام ہے - ان کے مابعد اسم کو مجرور کہتے ہیں - ان کی تعریف پہلے ہو چکی ہے +

کلماتِ اتصال

VII.—CONJUNCTION.

زید آمد پس بگو - خواہ نان بخور خواہ برنج - گوپال رفت لیکن ملاقاتش نشد - اگر آمدی تماشا مے کنی +

اوپر کی مثالوں میں پس - خواہ - لیکن - اگر - یہ سب کلمات دو لفظوں کو باہم ربط دیتے - اور ان کو

ملاتے ہیں ۔ ایسے کلموں کو کلماتِ اتصال کہتے ہیں
اُن کی مُفصّلۂ ذیل قسمیں ہیں :-

۱۔ حرُوفِ عطف

ان کا مُفصّل بیان پہلے ہو چکا ہے +

۲۔ حرُوفِ تردید

یا انگور منگو یا خربوزہ ۔ خواہ چاہے پیو خواہ شربت ۔ خواہی بنشیں خواہی برو +

ان مثالوں میں یا ۔ خواہ ۔ خواہی دو چیزوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے لئے مستعمل ہوئے ہیں ۔ یعنی یا یہ کر یا وہ ۔ اس طریق کو تردید اور اس قسم کے کلموں کو حرُوفِ تردید کہتے ہیں +

حرُوفِ تردید وہ ہیں ۔ جو دو چیزوں میں سے کسی ایک کو بالبدل اختیار کرنے کے معنی دیں +

۳۔ حرُوفِ اِستدراک

نوکر مگر قسم ولے نے فہمد ۔ کتاب یافتم مگر گم شد ۔ میوہ آورد امّا خام ۔ اسپ خریدم الّا لنگ بہ آمد ۔ سیاہی دارم لیکن آبگیں ۔ ابر آمد ولیک نیارید +

اُوپر کی مثالوں میں ولے ۔ مگر ۔ امّا ۔ الّا ۔ لیکن ۔ ولیک اُس شک اور توہم کو رفع کرتے ہیں ۔

جو کلام سابق سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس قسم کے حُرُوف کو حُرُوفِ اِستدراک کہتے ہیں +
حُرُوفِ اِستدراک وُہ حروف ہیں۔ جو کسی قسم کے توہّم کو جو پہلے کلام سے پیدا ہُوا ہو۔ دُور کر دیں +

۴۔ حُرُوفِ شرط

اگر خواندی عالم مے شوی۔ اگر کار کردی مُزد یابی۔ ار آمد نوکر خواہد شُد۔ چوں برسی خط روانہ کنی۔ چو بیمار شُد۔ دوا مے خُورد +
اِن مثالوں میں اگر۔ گر۔ ار۔ چوں۔ چو شرط کے معنی دیتے ہیں۔ یعنی دُوسری بات کا ہونا پہلی کے ہونے پر موقوف ہے۔ اِس لئے اِن کو حُرُوفِ شرط کہتے ہیں +
حُرُوفِ شرط وُہ حروف ہیں۔ جو شرط کے معنی دیتے ہیں۔ اور دو چیزوں کو اِس طرح مِلاتے ہیں۔ کہ اگر یہ ہُوئی۔ تو وُہ بھی ہوگی۔ ورنہ نہیں +

۵۔ حُرُوفِ عِلّت

اِن کا بیان مُتعلقاتِ فِعل میں ہو چُکا ہے۔ یہ بھی دو چیزوں میں چُونکہ ایک قسم کا اِتّصال اور ربط پیدا کر دیتے ہیں۔ اِس لئے اِن کو کلماتِ اِتّصال بھی کہتے ہیں +

۶ - حُرُوفِ تشبیہ

یہ بھی مُتعلّقاتِ فعل کی ذیل میں بیان ہو چُکے - چُونکہ مُشبّہ اور مُشبّہ بِہٖ ہر دو کے درمیان تشبیہ کے حُرُوف ایک قِسم کا ربط پیدا کرتے ہیں - لہٰذا یہ بھی اِس لحاظ سے **کلماتِ اِتّصال** کہلاتے ہیں +

۷ - حرفِ بیان

خواستم کہ بروم - دیدم کہ بطرفِ من مے آید - شنیدم کہ جعفر بیمار شُد +

دیکھو - اِن مثالوں میں کہ بیان کے لئے اِستعمال ہُوا ہے - اِس لئے اِس کو **حرفِ بیان** کہتے ہیں - کیونکہ اِس کے بعد بیان کا جُملہ آتا ہے - اور جس کا بیان کیا جاتا ہے - وُہ **مُبیّن** کہلاتا ہے - اِن مذکورۂ بالا جُملوں میں لفظِ اِیں (محذوف) **مُبیّن** ہے +

کلماتِ ربط

(۱) عمرو صادق است - تو گرسنہ - من تشنہ ام +
(۲) آنہا بیمار اند - شُما ہُشیارید - ما نویسندہ ایم +

اُوپر کے جُملوں میں است - ۂ - ام - اند - ید - ایم - یہ سب کلمے خاص خاص موقع پر دو اِسموں کو باہم جوڑ کر ایک جُملہ بنا دیتے ہیں - اِن کو **کلماتِ ربط** یا **روابط** کہتے ہیں - لیکن

در اصل یہ سب فعلِ ناقص ہیں - اشت در اصل ہشت اور آ در اصل ہستنی کا بگڑا ہوا ہے - اور علےٰ ہٰذا القیاس اور کلمے بھی ایسے ہی ہیں +

حرُوفِ مُتداخِلہ

VIII.—INTERJECTION.

(۱) آفریں ! بر ہمّتِ پیر تو - شاباش ! خوب گفتی - مرحبا ! عجیب مے راوی ہی +

(۲) یا رب ! رحم کُن - الٰہا ! عفو فرما - اے برادر ! نیکی کُن - واے ! جعفر مُرد +

دیکھو - اُوپر کے جملوں میں آفریں - شاباش - مرحبا - تحسین اور اِنبساط کے موقع پر - اور یا - ا - اے پکارنے کے موقع پر کلام میں داخل کئے گئے ہیں - ایسے لفظوں یا حرُوف کو حرُوفِ مُتداخِلہ کہتے ہیں +

حرُوفِ مُتداخِلہ وہ حرُوف یا کلمے ہیں - جو تعجّب و اِنبساط اور تاسُّف یا نِدا کے موقع پر کلام میں داخل کئے جاتے ہیں - اُن کی قسمیں حسبِ ذیل ہیں :-

حرُوفِ تاسُّف و اِنبساط

دیکھو - اُوپر کی مثالیں جو نمبرِ اوّل کی ہیں - اُن

ہیں آفریں اور شاباش اور مرحبا تحسین اور انبساط یعنی خوشی کے موقع پر استعمال کئے گئے ہیں۔ اور جملاتِ ذیل میں :-

(۱) لعنت بکارِ شیطاں ؎

(۲) نفریں بر کردارِ فلاں ؎

لعنت اور نفریں۔ تاسف یا پھٹکار کے موقع پر بولے گئے ہیں۔ اِس لئے ایسے کلموں یا حروف کو کلماتِ تاسف و انبساط یا حروفِ تحسین و نفریں کہتے ہیں۔ ان کا بیان پہلے ہو چکا ہے ؎

حروفِ ندا

حروفِ مندرجہ کی اُوپر کے نمبر ۲ کی مثالوں میں یا۔ ا۔ اَے وغیرہ حروف کسی کو بلانے یا پکارنے کے موقع پر استعمال ہوئے ہیں۔ ایسے حرفوں کو حروفِ ندا۔ اور جس کو پکارتے ہیں۔ اُسے منادےٰ کہتے ہیں۔ حرف یا اکثر کلمۂ ربّ اور اللہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اور اَے اور ا عام ہیں۔ نیز الف ناموں کے اخیر لگایا جاتا ہے۔ اور باقی حروف پہلے آتے ہیں ؎

تعریف۔ حروفِ ندا وہ حرف ہیں۔ جن سے کسی کو پکارا جاتا ہے ؎

حروفِ ندبہ

وائے زید مرد — وائے وائے عمرو از بام افتاد ۔
آئے وائے چنوں کہ ای رائے شد سقط

دیکھو – ان مثالوں میں وائے – وائے وائے اور آئے وائے کسی کے مرنے پر اظہارِ ماتم کے لئے استعمال کئے گئے ہیں – ایسے حرفوں کو حروفِ ندبہ اور جس پر روتے ہیں – اسے مندوب کہتے ہیں ÷
حروفِ ندبہ وہ ہیں – جن سے کسی مردے کو پکار کر اس پر روتے ہیں ÷

تحلیلِ صرفی کا نمونہ

سر از خوابِ غفلت بر آور کنوں
کہ فردا نماند بہ خجلت زبوں

سر	اسم – نکرہ – بے جان – واحد – حالتِ مفعولی – مفعولِ بر آور ÷
از	حرفِ جر ÷
خواب	اسم – نکرہ – بے جان – واحد – حالتِ اضافی – متعلقِ فعل بر آور و مجرورِ از ÷
غفلت	اسم – نکرہ – بے جان – حالتِ اضافی – مضاف الیہ
بر آور	فعل – مرکب – متعدی – معروف – صیغۂ واحد – امرِ حاضر – مطابقِ فاعلِ مقدرِ تو ÷

کنوں	ظرفِ زماں - متعلّقِ فعل بر آور ٭
کہ	حرفِ علّت - برائے اتّصالِ دو جملہ ٭
نماند	فعلِ ناقص - لازم - معروف - صیغۂ واحد غائب مضارع - مطابق (فاعلِ مقدّر سر) ٭
ب	حرفِ جر ٭
حسرت	اسم - نکرہ - غیر ذی روح - واحد - متعلّقِ فعل - مجرور بہ ٭
نگوں	اسم صفت - واحد - متمّم فعلِ ناقص (نماند) ٭

مشق

۱- مندرجۂ ذیل کی تحلیلِ صرفی کرو:-

ا- نے ترسم از کسے کہ نے ترسد از خدا ٭

ب- سگِ درندہ ہماں بہ کہ آشنا باشد ٭

ج- خربوزہ بخور ترا بہ فالیز چہ کار ٭

د- تواضع ز گردن فرازاں نکوست ٭

ہ- ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت ٭

۲- اجزائے کلام کتنے ہیں؟ ہر ایک کا نام بتاؤ ٭

۳- کلماتِ اتّصال اور متعلّقاتِ فعل کی تعریف کرو ٭

۴- تحلیلِ صرفی کسے کہتے ہیں؟ کوئی نمونہ بھی پیش کرو ٭

۵- حاصلِ مصدر کس طرح بناتے ہیں؟ مثالیں بھی لکھو ٭

۶- صفتِ مشبّہ کیا ہے- اور کیوں اس کو صفت

مُشتبہ کہتے ہیں ؟

۷۔ ظرفِ مکاں کی کیا شناخت ہے ؟ مثالوں سے توضیح کرو ؛

۸۔ قائم مقام اسم کیا ہے ؟ اِس کی قسمیں بھی بیان کرو ؛

۹۔ جمع کس طرح بناتے ہیں ؟

۱۰۔ مُشتقاتِ فعل کون کون سے ہیں ؟

۱۱۔ حالتِ فاعلی کی تعریف کرو۔ اور باقی حالتوں کے نام بتاؤ ؛

۱۲۔ علمِ صرف میں کیا بیان ہوتا ہے ؟

۱۳۔ گرامر کے سبقوں کے سکھلانے کی کیا ترتیب ہونی چاہیئے ؟

۱۴۔ فعل کی چار صورتیں کونسی ہیں ؟

۱۵۔ فعل کی تحلیل کا ایک نمونہ لکھ کر دکھلاؤ ؛

۱۶۔ مُشبہ۔ مُشتبہ بہ کسے کہتے ہیں۔ کون سے کلمے اِن میں ربط پیدا کرتے ہیں ؛

۱۷۔ مُضارع کی وجہِ تشبیہ کیا ہے ؟

۱۸۔ اِجرا۔ سو۔ البتہ۔ تا۔ کہ۔ کس موقع پر استعمال ہوتے ہیں ؟



SYNTAX.

۱- احمد درویش را نان داد +	داد درویش نان را احمد +
۲- جعفر و گوپال بمدرسہ رفتند +	جعفر بہ گوپال و مدرسہ رفت +
۳- من برائے احمد خط نوشتم +	من برائے خط احمد نوشت +
۴- کتاب رام چند دزد دُزدید +	کتاب دزد رام چند دزدید +

دیکھو - اُوپر کے ہر دو کالموں کے الفاظ تقریباً ایک ہی قسم کے ہیں - لیکن بائیں کالم کے الفاظ کے مجموعوں سے کچھ مطلب ظاہر نہیں ہوتا - کیونکہ اُن کے الفاظ کی ترتیب ٹھیک نہیں - نہ اُن میں مطابقت ہے - نہ باہمی تعلّقات کا لحاظ - لیکن دائیں کالم کے الفاظ کے ہر مجموعے سے اچھی طرح مطلب نکلتا ہے - کیونکہ اِن کے لفظوں کی ترتیب دُرست ہے - اِن میں مطابقت پائی جاتی ہے - اِن کے باہمی تعلّقات کا پُورا خیال رکھا گیا ہے +

پس جو عِلم الفاظ کے جوڑنے کے ایسے طریقے (جن سے پُوری طرح کسی خیال کو ظاہر کرسکیں) ہمیں سکھلاتا ہے - اُسے عِلمِ نحو کہتے ہیں +

تعریف

نحو وہ علم ہے جس میں اجزائے جملہ کی ترتیب۔ مطابقت اور اُن کے باہمی تعلقات کا ذکر ہوتا ہے ۔

اِس علم کے اُصول یہ ہیں :-

(۱) **مطابقت** (Concord) ۔

(۲) **باہمی تعلقات** (Government) ۔

(۳) **ترتیب** (Order) ۔

۱۔ مطابقت

CONCORD

(۱) جعفر نان خورد ۔ مرداں بہ صحرا رفتند ۔ حیدر گریخت ۔

(۲) جعفر را دیدم ۔ او دُزداں را گرفتہ ۔ و آنہا او را زخمی کردہ بودند ۔

دیکھو ۔ نمبر (۱) کی مثالوں میں خورد کا فاعل جعفر اور گریخت کا فاعل حیدر دونو اپنے فعل کی طرح واحد ۔ اور رفتند اور اس کا فاعل مرداں ہر دو جمع ہیں ۔ اسی طرح نمبر (۲) کی مثالوں میں او ضمیرِ غائب اور اس کا مرجع ہر دو واحد ہیں ۔ اور آنہا ضمیرِ غائب اور اُس کا مرجع دُزداں ہر دو جمع ہیں ۔

پس فعل کا اپنے فاعل اور ضمیر کا اپنے مرجع کے ساتھ نمبر۔ شخصیت۔ زمانہ اور صورت وغیرہ میں یکساں ہونا مطابقت کہلاتا ہے +

۲۔ باہمی تعلق

GOVERNMENT

گرپی آب خورد۔ ناصر شربت نوشید۔ زاہد بہ معبد رفت۔ خادم بہ او سلام کرد +

دیکھو۔ اوپر کی مثالوں میں خورد کا تصرف آب پر اور نوشید کا شربت پر ظاہر ہو رہا ہے۔ جو ان متعدی فعلوں کے مفعول ہیں۔ اور اسی طرح بہ حرفِ جار لفظ معبد اور او پر جو اس کے مجرور ہیں۔ طاقت اور تصرف رکھتا ہے۔ یعنی کہ فعلِ متعدی اپنے مفعول کے بغیر اور جار اپنے مجرور کے سوا نہیں رہ سکتا۔ بلکہ یہ ہمیشہ ان کو اپنے پیچھے رکھتے ہیں۔ پس گورنمنٹ یا باہمی تعلق وہ طاقت ہے۔ جو ایک لفظ دوسرے لفظ کی حالت پر رکھتا ہے۔ ایسا تعلق اگرچہ مضاف اور مضاف الیہ۔ صفت اور موصوف وغیرہ کئی الفاظ میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ مشہور قسمیں اس کی دو ہیں :-

(۱) متعدی فعل کا اپنے مفعول پر تصرف } جیسا کہ اوپر کی
(۲) حرفِ جار کا اپنے مجرور پر تصرف } مثالوں سے ظاہر ہے۔

۳- ترتیب

ORDER

(۱) لشکر بہ شہر در آمد ÷ (۲) لشکر حصار گرفت ÷ (۳) سخی درویش را پول داد ÷ (۴) نوکر عمرو خط خوب مے نویسد ÷ (۵) مردم شہر فساد کردند- ایشاں را تنبیہ کردہ شد ÷

اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے- کہ جملوں میں الفاظ کی ترتیب حسب ذیل ہوگی :-

(۱) اگر فعل لازم ہے- تو پہلے فاعل پھر فعل ذکر ہوگا ÷

(۲) اگر فعل متعدی ہے- تو پہلے فاعل پھر مفعول اور بعد ازاں فعل آئیگا ÷

(۳) اگر فعل متعدی کے دو مفعول ہیں- تو مفعولِ اوّل پہلے اور مفعولِ ثانی اس کے بعد ہوگا ÷

(۴) اگر جار و مجرور ترکیب میں ہوں- تو جار پہلے اور مجرور پیچھے آئیگا ÷

(۵) اگر مضاف اور مضاف الیہ ہوں- تو مضاف پہلے ہوگا ÷

(۶) اگر موصوف اور صفت ہوں- تو موصوف مقدم ہوگا ÷

(۷) اگر ضمیر ہو- تو لازم ہے- کہ مرجع پہلے آگیا ہو ÷

پس اجزاے جملہ کو اپنی اپنی جگہ پر رکھنے کو ترتیب کہتے ہیں۔

مرکّب کی دو قسمیں

(۱) سنگِ زرد۔ حیدر آباد۔ دہ روپیہ۔ برادرِ جعفر۔
(۲) جعفر آمد۔ محمود رفت۔ احمد رخت پلو خشید۔

دیکھو۔ نمبر (۱) کے مرکّب پورا مطلب نہیں ظاہر کرتے۔ بلکہ اِن کے ساتھ کسی اور لفظ کے مِلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے مرکّب کو **ناقص** کہتے ہیں۔

تعریف۔ مرکّب ناقص (Phrase) وہ مرکّب ہے۔ جس سے کوئی بات سمجھ میں نہ آ سکے۔ یعنی جس کے سُننے سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو۔

لیکن نمبر (۲) کے ہر مرکّب سے پورا پورا مطلب نکلتا ہے۔ اِس لئے اِن کو مرکّب تام کہتے ہیں۔ اِسی کا نام جملہ بھی ہے۔ اور یہی مرکّب مفید کہلاتا ہے۔

تعریف۔ مرکّب تام یا جملہ وہ مرکّب یا الفاظ کا مجموعہ ہے۔ جس سے کوئی پوری بات سمجھ میں آ سکے۔ یا جس کے سُننے سے پورا فائدہ حاصل ہو۔

مرکّب ناقص کی قسمیں

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا

ہے۔ کہ سگِ زرد ایسے دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ جن میں سے ایک دُوسرے کی صفت ہے۔ برادرِ جعفر کے دونو لفظوں میں ایک قسم کا لگاؤ۔ یعنی اِضافی تعلّق ہے۔ دہ روپیہ عدد اور معدود سے مُرکّب ہے۔ اکبر آباد صرف دو لفظوں کے اِمتزاج یعنی مِلانے سے بن گیا ہے۔ پہلی قسم کو **مُرکّب توصیفی**۔ دُوسری قسم کو **مُرکّب اِضافی**۔ تیسری کو **مُرکّب تعدادی**۔ چوتھی کو **مُرکّب اِمتزاجی** کہتے ہیں۔

۱۔ مُرکّب اِضافی

مسجدِ وزیر خاں بہ لاہور است۔ مینارِ قطب بہ دہلی است۔ سرائے سُلطان کہنہ شدہ۔ کتابِ گوپال گُم شدہ۔

مسجدِ وزیر خاں اور مینارِ قطب ۔سرائے سُلطان ۔کتابِ گوپال ۔ اِن مُرکّبات میں مسجد کا لگاؤ وزیر خاں سے اور مینار کا قُطب صاحب سے۔ سرائے کا سُلطان اور کتاب کا لگاؤ گوپال کے ساتھ ہے۔ یعنی کہ یہ چیزیں اُن کی بنائی ہوئی یا اُن کی مِلکیتیں ہیں۔ اِس قسم کے لگاؤ کو **اِضافت** کہتے ہیں۔ جس چیز کا کسی سے لگاؤ ہے۔ اُسے **مُضاف** اور جس کسی کے ساتھ لگاؤ ہے۔ اُس کو **مُضاف اِلیہ** کہتے ہیں۔ مثلاً

مُضاف	مُضاف اِلیہ
مسجد	وزیر خاں
مینار	قُطب صاحب
سرائے	سُلطان
کتاب	گوپال

مضاف اکثر پہلے آتا ہے۔ اور مضاف الیہ پیچھے۔

اِضافت کی علامت

مُضاف کے اخیر کسرہ (زیر) ہوتا ہے۔ لیکن جب مُضاف کے اخیر ہ ہو۔ تو وہاں ایک ہمزہ یعنی ء لگا دیتے ہیں۔ اور اگر مُضاف کے اخیر ا یا و ساکن ہو۔ تو ایک ے زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً

بندۂ خُدا۔ دیدۂ تو

پائے من۔ کُوئے او

دیکھو۔ بندہ اور دیدہ کے اخیر ہمزہ اور کو اور پا کے اخیر ایک ے زیادہ کی گئی ہے۔ کبھی مُضاف الیہ کے اخیر لفظ را کسرہ کی بجائے اِضافت کی علامت ہوتی ہے۔ لیکن اُس وقت مُضاف الیہ مُضاف سے پہلے آتا ہے۔ مثلاً زید را پسر گُم شُد۔ یہاں زید را پسر۔ پسرِ زید کی بجائے اِستعمال ہُوا ہے۔

فکِّ اِضافت

سرِ لشکرِ ہند بہ رسالہ اشت۔ سرگروہِ دُزداں کیست؟

سرخیلِ ایشاں ہمیں است ۔

صاحبدلے بخانقاہ آمد۔ شاہجہان پادشاہِ ہند بود۔ اِن مثالوں میں سرِلشکر۔ سرگروہ۔ سرخیل۔ صاحبدل۔ شاہجہان اگرچہ مُرکّبِ اِضافی ہیں۔ لیکن اِضافت کی علامت اِن سے دُور کی گئی ہے۔ یعنی اِن ترکیبوں میں کسرہ نہیں پڑھا جاتا۔ بلکہ مُضاف کے آخر ساکن ہے۔ ایسے عمل کو **فکّ اِضافت** کہتے ہیں۔ فکّ کے معنی علیحدہ اور دُور کرنا ہے۔ جب مُرکّبِ اِضافی کسی خاص شخص یا چیز کا علم ہو جاتا ہے۔ تو وہاں اِضافت کی علامت بالکل فکّ ہو جاتی ہے۔ مثلاً آفتاب۔ حباب۔ سُرخاب۔ شمشیر۔ بربط۔ مُرغابی ۔ جو اصل میں آفتِ آب۔ حبِّ آب۔ سُرخِ آب۔ شمِ شیر۔ برِبط۔ مُرغِ آبی سب مُرکّبِ اِضافی تھے ۔

اِضافتِ مقلُوب

پُشت پناہ او گیشت ؟ جہاں پناہ ہماں است۔ سرورقِ کتابِ اُستاد۔ اِن مثالوں میں پُشت پناہ۔ جہاں پناہ۔ سرورق بھی مُرکّباتِ اِضافی ہیں۔ لیکن اِن میں اصل مُرکّب کے اُلٹانے سے مُضاف اِلیہ پہلے ہو گیا ہے۔ اور مُضاف پیچھے۔ ایسی صورتوں کو **اِضافتِ مقلُوب** کہتے ہیں۔ اِس وقت بھی اِضافت کی علامت نہیں ہوتی ۔

اِضافت کا فائدہ اور خاصّہ

کتابِ عمرو گرفتم۔ قلمِ محمود واپس کن۔ خانۂ جعفر ابن است۔ سعدیٔ شیراز بسیار مشہور است۔ جُنیدِ بغداد بزرگے بودہ۔

دیکھو۔ پہلی تین مثالوں میں مضاف نکرہ ہے۔ جو اضافت سے خاص ہو گیا۔ اور اخیر کی دو مثالوں میں سعدی اور جُنید دو خاص بزرگوں کے نام ہیں۔ لیکن اضافت سے اُن کی زیادہ توضیح ہو گئی۔

پس مضاف اگر نکرہ ہو۔ تو اضافت سے خاص ہوجاتا ہے۔ اور اگر معرفہ ہو۔ تو اُس کی توضیح ہو جاتی ہے۔ یہی اضافت کا فائدہ ہے۔ اور یہ بھی مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ مضاف اور مضاف الیہ ہر دو اسم ہی کی قسم میں سے ہوتے ہیں۔ پس اضافت اسم ہی کا خاصّہ ہے۔ فعل اور حرف مضاف یا مضاف الیہ ہرگز نہیں ہو سکتے۔

اِضافت کی قسمیں

(۱) افسرِ مدرسہ رفت۔ سردارِ لشکر آمد۔ نوکرِ انجمن مُرد۔ مہترِ اسپاں بیمار شد۔

دیکھو۔ اِن مثالوں میں اضافت سے مضاف کی خصوصیت ہو گئی ہے۔ اِس لئے اِس قسم کی اضافت تخصیصی کہلاتی ہے۔

(۲) اصطبلِ امیر کجا ست؟ قصرِ شاہ ہمین است۔ خزانۂ شاہ معمور است۔ کچکولِ فقیر پُر شدہ ٭

اِن مثالوں میں اِضافت سے یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ مُضاف مُضاف اِلیہ کی مِلکیّت ہے۔ اِس قسم کی اِضافت کو **تملیکی** کہتے ہیں ٭

(۳) ہمیں شہرِ لاہور است۔ دریاے سِندھ بہ تموّج آمد۔ کتابِ شاہنامہ بِسیار قدیم است ٭

اِن مثالوں میں اِضافت سے مُضاف کی توضیح ہوئی ہے۔ اِس واسطے اِس کا نام **توضیحی** ہے ٭

(۴) انگشترِ طلا چہ کردی؟ میخِ آہن بِسیار۔ طبقِ نُقرہ بکار دارم ٭

اِن مثالوں میں مُضاف اِلیہ مُضاف کا بیان ہے۔ یعنی اِس کی اصلیّت بتا رہا ہے۔ اِس قسم کو **بیانی** کہتے ہیں ٭

(۵) ابو الفضلِ مُبارک وزیرِ اکبر بود۔ عبّاسِ علی اِمام زادہ بُود ٭

اِن مثالوں میں اِضافت سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مُضاف مُضاف اِلیہ کا اِبن یعنی بیٹا ہے۔ اِس لگاؤ سے اِس کو **اِبنی** کہتے ہیں ٭

(۶) آبِ کوزہ یخ است۔ شربتِ کاسہ گرم شُدہ۔ شوربائے دیگ بِسیار جوش خوردہ ٭

اِن مثالوں میں مُضاف کا لگاؤ کِسی ظرف کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ ظرف کے معنی برتن ہیں۔ اِس

لئے اِس قسم کی اِضافت ظرفی کہلاتی ہے +

(۷) گُلِ رُخسارش چہ آب و تاب دارد۔ نرگسِ چشمش دیدۂ ؟ سُنبُلِ زُلفش دِلفریبی مے کُند +

اِن مِثالوں میں مُضاف اِلیہ کو مُضاف کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی رُخسار ہمچو گُل و چشم ہمچو نرگس و زُلف مانند سُنبُل دارد۔ تشبیہ کے معنی تم پہلے سیکھ چکے ہو۔ کہ ایک چیز کو دُوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنے کو تشبیہ کہتے ہیں۔ پس اِس لگاؤ کے سبب سے اس قسم کی اِضافت کا نام تشبیہی ہو گیا۔ اب تم کو بخُوبی معلُوم ہو گیا۔ کہ مُختلف قسم کے لگاؤ کے سبب جو مُضاف اور مُضاف اِلیہ کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اِضافت کی اِس قدر قسمیں ہو گئی ہیں +

مُرکّب توصیفی

(۱) کاغذِ صاف بِسیار۔ رخت سفید پوش۔ کُلاہِ سیاہ خریدہ ام۔ ابرِ بارندہ آمد۔ اسپِ دوندہ بکار دارم +

اِن جُملوں میں کاغذِ صاف۔ رختِ سفید۔ کُلاہِ سیاہ۔ ابرِ بارندہ۔ اسپِ دوندہ ایسے مُرکّبات ہیں۔ جن میں ایک لفظ دُوسرے کی صفت ہے۔ اِس قسم کے مُرکّبات کو مُرکّب توصیفی کہتے ہیں۔ صفت کے

معنی پہلے آپ سیکھ چکے ہیں۔کہ صفت وہ لفظ ہے۔ جس سے ظاہر ہو۔کہ کوئی چیز کس طرح کی ہے۔ اور جس کی صفت کی جاتی ہے۔ اُسے موصوف کہتے ہیں۔صفت اکثر پیچھے آتی ہے۔اور موصوف پہلے ہوتا ہے۔ موصوف کے اخیر بھی مضاف کی طرح کسرہ پڑھا جاتا ہے۔لیکن اگر صفت موصوف پر مقدم ہو جائے۔جیسے نیک مرد۔تو کسرہ دُور ہو جاتا ہے ॥

(۲) اِسمِ فاعل۔ اِسمِ مفعول۔صفتِ مشبّہ اور اور ایسے لفظ جن میں وصفی معنی ہوں۔ صفت واقع ہو سکتے ہیں ॥

(۳) عمرو مردِ خوش خو است۔یک منشیٔ خوشخط تلاش کنید۔ نوکرِ بد خو بکار ندارم۔حاکمِ نیک نیّت غنیمت است ॥

اِن مثالوں میں خوشخو۔خوشخط۔بد خو۔نیک نیّت سب مرکّب صفتیں ہیں۔ جو دو لفظوں سے مل کر وصفی معنی دیتی ہیں۔ پس صفت کبھی مفرد ہوتی ہے۔کبھی مرکّب ॥

(۴)کبھی ایک موصوف کی کئی صفتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً خدائے تعالےٰ بخشندہ روزی دہندہ و آمرزگار است ॥

صفت اور موصوف کی مطابقت

مادرِ مہربانِ من سلامت باشد۔آقائے ناندارم افسر است۔زنِ نیک خانہ را آباد مے کند۔مردانِ کارکن

بیاریہ - زنان محنت کش وفادار مے باشند ۔

ان مثالوں میں مذکر اور مؤنث کی صفت میں کچھ فرق نہیں - نیز جمع کی صفت بھی واحد ہی استعمال کی گئی - پس معلوم ہوا - کہ فارسی میں صفت کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ تذکیر و تانیث اور وحدت اور جمعیت میں ہرگز نہیں ہوتی - بلکہ مذکر اور مؤنث دونو کے لئے ایک ہی طرح کا لفظ استعمال ہوتا ہے - اور موصوف اگر جمع ہو - تب بھی صفت واحد ہی آتی ہے ۔

دیکھو - کارکن اور محنت کش جو جمع کی صفتیں ہیں - واحد ہی ہیں - البتہ عربی الفاظ جو فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں - اُن کی صفت اور موصوف کی مطابقت تذکیر و تانیث میں ضروری ہوتی ہے ۔

	موصوف	صفت
مذکر	والد - ملک	ماجد - معظم
مؤنث	والدہ - ملکہ	ماجدہ - معظمہ

دیکھو - یہاں مؤنث کی صفت یعنی ماجدہ اور معظمہ بھی مؤنث ہی ہے - تانیث کی علامت عربی میں ہ ہے - جو کلمے کے اخیر زیادہ کی جاتی ہے ۔

موصوف جمع	صفت واحد
مرداں	ہشیار
طفلاں	زیرک
اخلاق	حسنہ

مُرکّب عددی

آدمی یک زبان و دو گوش دارد۔ سہ ماہ تابستان تعطیل مے باشد۔ چار طرفِ شما چیست؟ پنج انگشت برابر نیست۔ در شش جہت ایں خبر شہرت یافتہ۔ ہفت کشور از قدیم مشہور است۔ مُثمّن بُرجِ لاہور ہشت پہلو دارد۔

اِن جملوں میں یک زبان۔ دو گوش۔ سہ ماہ۔ چار طرف وغیرہ ایسے دو لفظوں سے مُرکّب ہیں۔ جن میں سے پہلا عدد اور دُوسرا معدُود ہے۔ اِس قِسم کے مُرکّب کو مُرکّب عددی کہتے ہیں۔ عدد اور معدُود کی تعریف پہلے ہو چکی ہے۔

اسماءُ الاعداد

(۱) اکائی کے لیئے:-

یک۔ دو۔ سہ۔ چہار۔ پنج۔ شش۔ ہفت۔ ہشت۔ نُہ۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹

(۲) دہائی کے لیئے:-

دہ۔ بِست۔ سی۔ چہل۔ پنجاہ۔ شصت۔ ہفتاد۔

۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰

ہشتاد۔ نود کہتے ہیں۔

۸۰ ۹۰

(۳) گیارہ سے اُنیس تک :-

یازدہ - دُوازدہ - سیزدہ - چاردہ - پانزدہ - شانزدہ -
۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶

ہفدہ - ہژدہ - نوزدہ
۱۷ ۱۸ ۱۹

بولتے ہیں - اور بِست سے آگے اِکائی اور دہائی مِلا کر بِست و یک اور بِست و دو اِلخ قیاسی طور پر کہتے ہیں - علیٰ ہٰذا القیاس سی و یک - سی و دو اِلخ - اور اِسی طرح چِل و یک - چِل و دو - تا نوَد و یک - نوَد و دو اِلخ بلا تغیّر بولتے ہیں *

(۴) سینکڑے کے لئے صد اور اُس سے آگے اِکائی مِلا کر دو صد - سہ صد تا نُہ صد اور اِس سے آگے ہزار دو ہزار اِلخ کہتے ہیں :-

(۵) مُرکّبات کے لئے یکصد و یک اِلخ - یک ہزار و یک اِلخ تا نوَد و نُہ ہزار بدستورِ سابق قیاسی طور پر کہینگے - صد ہزار کے بجائے لک بولتے ہیں لیکن یاد رہے کہ اسماءُ الاعداد اپنے معدود سے پہلے آتے ہیں :-

رویشِ اعداد

یک ضربِ توپ - پنج نفرِ مزدور - دہ قبضۂ خنجر - چہار حمائلِ شمشیر - دو زنجیرِ فیل - نُہ شاخِ آہو - دو دستۂ باز - یک راس نر گاؤ - ہفت مہارِ شتر -

ہشت لگام اسپ - یک قطعۂ اشنا سپ - یک درِ خانہ ٭

دیکھو - اِن مثالوں میں لفظِ ضرب - نفر - قبضہ - حمائل - زنجیر - شاخ - دست - راس - مہار - لگام - قطعہ - در جو اِن خاص لفظوں کے ساتھ اِستعمال ہوتے ہیں - صِرف عدد کے معنی دیتے ہیں - کیونکہ پنج نفر مزدور کے معنی پنج عدد مزدور ہیں - علیٰ ہٰذا القیاس نہ شاخ آہو کے معنی نہ عدد آہو ہیں - یہاں شاخ کے معنی سینگ نہیں - پس ایسے الفاظ جو اسمائے اعداد کے بعد آ کر صِرف عدد کے معنی دیتے ہیں - ردیفِ اعداد ہیں - چونکہ ایسے لفظوں کے معنی میں اکثر لوگ غلطی کرتے ہیں - اِس واسطے یہاں اِن کا ذکر ضروری معلوم ہوا - ترکیب میں ردیفِ عدد مع عدد کے مل کر ایک ہو جاتا ہے - اور پھر معدود کے ساتھ مل کر مرکبِ عددی بن جاتا ہے ٭

مرکّبِ اِمتزاجی

اُشتر آباد - اکبر آباد - وزیر آباد - اکبر پورہ - شیر پورہ مذکورۂ بالا مُرکّب یونہی دو لفظوں کے اِمتزاج یعنی مِلانے سے بنتے ہیں - جن میں کوئی وصفی یا اِضافی یا تعدادی تعلّق نہیں - ایسے مُرکّب اِمتزاجی کہلاتے ہیں ٭

مُرکّباتِ ناقِص کی ترتیب

صِفت اور موصُوف - مُضاف اور مُضاف اِلَیہ - عدد اور معدُود یعنی مُرکّب توصیفی - مُرکّب اِضافی - مُرکّب تعدادی اور مُرکّب اِمتزاجی جُزوِ جُملہ ہوکر کِسی اور جُزو کے ساتھ مِل کر پھر کوئی جُملہ یعنی پُوری بات بناتے ہیں ॥

مُرکّب تام یا جُملہ یا کلام

SENTENCE.

احمد آمد - جعفر رفت - تابستاں گزشت - برف مے بارد - دیکھو - اُوپر کے ہر مُرکّب سے ایک پُوری بات سمجھی جاتی ہے - یعنی اِن کے سُننے کے بعد کِسی اور جُزو کے سُننے کی ضرورت نہیں ہوتی - اِس لِئے اِس قِسم کے مُرکّبات کو مُرکّباتِ تام یا جُملہ یعنی ایک پُوری بات یا کلام یا مُرکّبِ مُفید کہتے ہیں +

چُونکہ کلام اُسی مُرکّب کو کہتے ہیں - جِس کے دونو جُزوں میں اِسناد یعنی پُورا لگاؤ ہے - جو کہ جُملے کے دو جُزوں یعنی مُسند و مُسند اِلَیہ کے درمیان ہوتا ہے - اِس واسطے کلام تام کہنا لغو ہے - صِرف کلام کافی ہے - کیونکہ کلام مُرکّب کا مُرادِف اور ہم معنی

نہیں۔ دیکھو۔ مرکبات ناقص مرکب تو ہیں۔ لیکن کلام نہیں کہلاتے۔ کیونکہ ان میں اسناد یعنی پورا لگاؤ نہیں +

اِسناد اور اِضافت میں فرق

اِضافت بھی اگرچہ دو لفظوں کے لگاؤ کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ ناقص لگاؤ ہے۔ جس سے کوئی بات پوری نہیں ہوتی۔ مگر اِسناد دو لفظوں کے درمیان پورے اور مکمل لگاؤ کا نام ہے۔ جس سے ایک بات پوری ہو جاتی ہے +

جُملے کی تین قسمیں بلحاظِ اجزا

جعفر رفت۔ جعفر رفت و گوپال آمد۔ گوپال رنیامد چرا کہ بیمار بود۔ دیکھو۔ مذکورۂ بالا تینوں جُملے تو ہیں۔ کیونکہ ہر ایک سے ایک پوری بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن پہلا جملہ یعنی جعفر رفت صرف دو مفردوں یعنی مسند الیہ اور مسند سے مل کر بنا ہے۔ یعنی اس کے اجزاء مفرد الفاظ ہیں۔ اس واسطے ایسے جُملے کو جُملۂ مفردہ یا سادہ جملہ کہتے ہیں۔ لیکن دوسرا اور تیسرا جملہ اس قسم کا نہیں۔ بلکہ یہ جملوں سے مل کر بنے ہیں۔ یعنی ان کے اجزا بھی جملے ہیں۔ ایسے جملوں کو جملات مرکبہ کہتے ہیں۔ اب دیکھو۔ کہ دوسرا اور تیسرا جملہ اگرچہ ہر دو مرکب ہیں۔ لیکن دوسرے جملے کے اجزا ایک طرح سے آزاد ہیں۔ یعنی ایک جملے کا

مطلب دُوسرے جُملے سے کِسی قِسم کا تعلّق نہیں رکھتا۔ دیکھو۔جعفر رُلت کا مطلب گوپال آنہ کے مضمون سے کچھ تعلّق نہیں رکھتا۔صِرف حرفِ عطف نے دونو جُملوں کو مِلا دیا ہے۔ ایسے مُرکّب جُملے کو تو مُرکّبۂ عاطفہ کہتے ہیں۔ لیکن تیسرے جُملے میں ایک جُزو کا تعلّق دُوسرے جُزو کے ساتھ ہے۔کیونکہ دُوسرا جُزو پہلے جُزو کی عِلّت ہے۔ یعنی گوپال کا نہ آنا بیماری کے سبب سے تھا۔پس معلُوم ہُوا۔کہ ایسے جُملے کے ایک جُزو کا مطلب دُوسرے جُزو کے مطلب سے مخلُوط اور مربُوط ہے۔اِس واسطے اِس قِسم کا مُرکّب جُملہ مُرکّبۂ مخلُوط (Complex) کہلاتا ہے۔ پس معلُوم ہُوا۔کہ اجزا کے لحاظ سے جُملے کی تین قِسمیں ہیں:۔

۱۔جُملۂ مُفرد وہ جُملہ ہے۔جِس کے اجزاء مُفرد ہوں۔ یعنی صِرف مُسند الیہ اور مُسند سے مِل کر بنا ہو۔اِس کو جُملۂ بسیطہ (Simple Sentence) بھی کہتے ہیں +

۲۔جُملۂ مُرکّبہ وہ جُملہ ہے۔جِس کے اجزاء جُملے ہوں یعنی جُملوں سے مِل کر بنا ہو۔ اِس کی دو قِسمیں ہیں:۔

۱۔مُرکّبۂ عاطفہ (Compound Sentence) وہ جُملۂ مُرکّبہ ہے۔جِس کے اجزاء صِرف بذریعۂ کلمۂ عطف مِلائے گئے ہوں۔۔یعنی اِس کے ایک جُزو کو دُوسرے جُزو کے ساتھ کِسی قِسم کا خاص تعلّق نہ ہو۔+

۲۔مُرکّبۂ مخلُوط (Complex Sentence) وہ جُملۂ مُرکّبہ ہے۔۔جِس کے ایک جُزو کا مطلب دُوسرے جُزو کے ساتھ مخلُوط اور مربُوط ہو۔۔اِس کی کئی

قسمیں ہیں۔ جن کی تفصیل سے تم بخوبی سمجھ جاؤگے ۔۰

جُملۂ مُفرِدہ کے اجزاء

(۱)۔ احمد مے رود۔ دُزد گریخت۔ سُلیمان خواہد رفت۔ عمرو دوید ۔۰

مُسند	مُسند اِلیہ
مے رود	احمد
گریخت	دُزد
خواہد رفت	سُلیمان
دوید	عمرو

دیکھو۔ ان جُملوں میں احمد۔ دُزد۔ سُلیمان۔ عمرو وہ جُزو ہیں۔ جن کی بابت کچھ کہا گیا ہے۔ ایسے ہر ایک جُزو کو مُسند اِلیہ کہتے ہیں۔ اور مے رود۔ گریخت۔ خواہد رفت۔ دوید۔ یہ وہ ہیں جو کسی کی بابت کہے گئے ہیں۔ اِس قسم کے ہر جُزو کو مُسند کہتے ہیں۔ مُسند اِلیہ اور مُسند جُملے کے دو بڑے جُزو ہوتے ہیں۔ جن سے جُملہ پُورا ہو جاتا ہے۔ لیکن ان کے بغیر اور کئی الفاظ بھی جُملے میں آ جاتے ہیں۔ جو اِن دو اصل جُزوں کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں ۔۰

۱

ہلال برآمد

ہلال	مسند الیہ
برآمد	مسند

۲

ہلالِ روشن برآمد

ہلال	موصوف	مسند الیہ
روشن	صفت	
برآمد	مسند	

۳

ہلالِ عید برآمد

ہلال	مضاف	مل کر مسند الیہ
عید	مضاف الیہ	
برآمد	مسند	

۴

ہلال برآسمان برآمد

ہلال	مسند الیہ
بر	جار (ما قبلِ اسم)
آسمان	ظرفِ مکان متعلقِ فعلِ برآمد
برآمد	مسند

۵

ہلال وقتِ شام برآمد

ہلال	مسند الیہ
وقتِ شام	مضافین ظرفِ زمان متعلقِ فعل برآمد
برآمد	مسند

۶

ہلال و ستارہ برآمد

ہلال	معطوف علیہ		مل کر مسند الیہ
و	حرفِ عطف		
ستارہ	معطوف		
برآمد	مسند		

۷

پہ پہ ہلال برآمد

پہ پہ	حرفِ انبساط
ہلال	مسند الیہ
برآمد	مسند

۸

آہا ہلال نہ برآمد

آہا	کلمۂ تاسف
ہلال	مسند الیہ
نہ برآمد	مسند

دیکھو۔ اُوپر کے جُملوں میں کئی جُزو ہیں۔ لیکن اصل جُزو سب میں مُسند اِلَیہ اور مُسند ہیں۔ باقی اجزا ایک دُوسرے کے ساتھ کُچھ تعلُّق رکھتے ہیں۔ یعنی کوئی صِفت ہے۔ جو اپنے مَوصُوف کے ساتھ مِل جاتی ہے۔ کوئی مُضاف اِلَیہ ہے۔ جو اپنے مُضاف کے ساتھ مِل کر ایک جُزو بن جاتا ہے۔ کوئی ظرفِ زماں یا ظرفِ مکاں اور کوئی جار ہے۔ جو اپنے مجرُور کے ساتھ مِل کر مُتعلِّقِ فِعل ہو جاتا ہے۔ علےٰ ہٰذا القیاس کوئی حرفِ ربط ہے۔ جو دو لفظوں کو مِلا کر ایک جُزو بنا دیتا ہے۔ اِس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جُملۂ مُفردہ کے اصل جُزو جن سے جُملہ بن جاتا ہے۔ دو ہی ہیں ۔۔

مُسند اِلَیہ اور مُسند

SUBJECT AND PREDICATE

اُوپر کی مِثالوں سے تم کو معلُوم ہو گیا۔ کہ مُسند اِلَیہ ہمیشہ اِسم ہوتا ہے۔ یا قائم مقامِ اِسم اور مُسند زیادہ تر فِعل ہوتا ہے ۔۔

فِعلِ ناقِص اپنے مُتمّم کے ساتھ مِل کر فِعلِ تام کا کام دیتا ہے ۔۔

(۱) او رفت ۔۔ آں کس مے آید ۔۔ ہر کہ خواہد بیاید ۔۔

(۲) عمرو بیمار بُود ۔۔ احمد ہشیار شد ۔۔ تُو دانا ہستی ۔۔

دیکھو نمبر ایک کے جملوں میں او - آں کس - ہرکہ یہ تینوں مسند الیہ قائم مقام اسم ہیں - اور نمبر دو کے جملوں میں بود - شد - ہستی سب فعل ناقص ہیں - جو اپنے اپنے متمموں یعنی بیمار - ہشیار - دانا کے ساتھ مل کر فعل تام کا کام دیتے ہیں - یعنی مسند بن جاتے ہیں ۰

ترکیب

۱ — او رفت
- او (قائم مقام اسم) مسند الیہ
- رفت (فعل) - مسند
- } کلام

۲ — آں کس مے آید
- آں کس (قائم مقام اسم) } مسند الیہ
- مے آید - مسند
- } کلام

۳ — ہرکہ خواہد بیاید
- ہرکہ خواہد (موصول مع صلہ) } مسند الیہ
- بیاید - مسند
- } کلام

۱ — عمرو بیمار بود
- عمرو - مسند الیہ
- بود فعل ناقص / بیمار متمم } مسند
- } کلام

۲ — احمد ہشیار شد
- احمد ... مسند الیہ
- شد فعل ناقص / ہشیار - متمم } مسند
- } کلام

۳ — تو دانا ہستی
- تو (قائم مقام اسم) مسند الیہ
- ہستی فعل ناقص / دانا - متمم } مسند
- } کلام

(۳) ایں اسپ است - چرنجی لال مدرس است - من احمدم - تو بشارۂ - آنہا طلبا اند - بکر و من بیکاریم - شما خدمت گزارید ۰

ان جملوں میں دونوں جزو یعنی مسند الیہ اور مسند اسم ہیں - جو بذریعہ کلمۂ ربط کے ملائے گئے ہیں ۰

دیکھو - ایں - چرنجی لال - من - تو - آنہا - بکر و من -

تُما۔ اِسم یا قائم مقامِ اِسم ہیں۔ جو مُسند اِلَیہ واقع ہوئے ہیں +

اور اشپ۔ مُدرّس۔ احمد۔ یندہ۔ طلبا۔ بیکار۔ خدمت گزار۔ یہ سب بھی جو مُسند واقع ہوئے ہیں۔ اِسم ہی ہیں +

اور اشت۔ ام۔ ء۔ اند۔ یم۔ ید یہ سب رابطہ کے کلمے ہیں۔ جو خاص خاص حالت میں وہ اِسموں کو ملاکر جُملے بناتے ہیں +

اِس سے معلوم ہُوا۔ کہ مُسند اِلَیہ تو ہمیشہ اِسم یا قائم مقامِ اِسم ہوتا ہے۔ اور مُسند کبھی فِعل اور کبھی اِسم ہوتا ہے +

جُملۂ مُفردہ کی قِسمیں بلحاظ مُسند

گوپال مے دود۔ مُنشی مے نِویسد۔ خیّاط حاضر اشت۔ احمد مُدرّس اشت +

اُوپر کے پہلے دو جُملوں میں مُسند فِعل ہے۔ ایسے ہر ایک جُملے کو فِعلیّہ کہتے ہیں۔ اور اخیر کے ہر دو جُملوں میں مُسند اِسم ہے۔ اِس قِسم کے جُملے کو اِسمیّہ کہتے ہیں۔ پس جُملۂ مُفردہ کی (مُسند کے لحاظ سے) دو قِسمیں ہیں:۔

(۱) جُملۂ اِسمیّہ وُہ جُملہ ہے۔ جس کے دونو جُزو یعنی مُسند اِلَیہ اور مُسند اِسم ہوں +

(۲) جُملۂ فِعلیّہ وُہ جُملہ ہے۔ جس میں فِعل

مُسند ہو ۔

جُملۂ اِسمیّہ

(۱) گوپال صابر اشت ۔ گوپی تشنہ اشت ۔ تو گرسنہ ۔ من حیرانم ۔

(۲) آنہا مہمانانند ۔ شُما مُسافرانید ۔ ما طالبانیم ۔

دیکھو ۔ اُوپر کے تمام جُملوں میں مُسند اِلیہ اور مُسند دونوں جُزو اِسم ہیں ۔ اِس لِئے یہ تمام جُملے اِسمیّہ کہلاتے ہیں ۔ لیکن اِن کے مُسند اِلیہ کو مُبتدا کہتے ہیں ۔ کیونکہ جُملہ یہاں سے شُروع ہوتا ہے ۔ اور مُسند کو خبر کہتے ہیں ۔ کیونکہ یہ مُبتدا کی بابت کُچھ خبر دیتا ہے ۔

حرفِ ربط کی مُطابقت مُبتدا اور خبر کے ساتھ شخصیّت اور اِفراد اور جمعیّت میں ضروری ہوتی ہے ۔ چُنانچہ اُوپر کی مِثالوں سے ظاہر ہے ۔

ترکیب

۱	۲	۳
گوپال ۔ مُبتدا	تو ... مُبتدا	من ... مُبتدا
صابر ۔ خبر	گُرسنہ ۔ خبر	حیران ... خبر
اشت ۔ رابط	ء ... رابط	م ... رابط
[illegible]	[illegible]	[illegible]

۴	۵	۶
آنہا ۔ مُبتدا	شُما ... مُبتدا	ما ... مُبتدا
مہمانان ۔ خبر	مُسافران ۔ خبر	طالبان خبر
ند ... رابط	ید ... رابط	یم ... رابط
[illegible]	[illegible]	[illegible]

دیکھو۔ اُوپر کی مثالوں میں حرفِ ربط واحد اور جمع ۔ غائب ۔ مخاطب ۔ متکلم ہر ایک حالت اور صُورت میں مطابق ہے ؏

جُملۂ فعلیہ

(۱) مرد گُفت ۔ مرداں رفتند ۔ تو رفتی ۔ او دوید ۔ بیا ۔ نہ روی ۔ مرو ؏

دیکھو ۔ اِن جُملوں میں گُفت ۔ رفتند ۔ رفتی وغیرہ سب مُسند فعل ہی ہیں ۔ اِس لئے یہ سب جُملے فعلیہ کہلاتے ہیں ۔ لیکن چُونکہ یہ لازم فعل ہیں ۔ اِن میں فاعل اور فعل سے جملہ بن گیا ہے ۔ مگر فعل کا فاعل بعض جملوں میں اِسم ۔ بعضوں میں قائم مقامِ اِسم یعنی ضمیر ہے ۔ اور بیا ۔ نہ روی ۔ مرو میں ضمیرِ مستتر یعنی تو فاعل ہے ۔ ایسے فعلوں کو **فعل با فاعل** کہتے ہیں ؏

(۲) جعفر نان خورد ۔ احمد درویش را طعام داد ۔ بکر آب نوشید ؏

اِن جُملوں میں چُونکہ فعل متعدّی ہیں ۔ اِس لئے نان و آب وغیرہ اِس کے مفعُول بھی جملے میں مذکور ہیں ۔ خورد اور نوشید متعدّی بیک مفعُول ہیں ۔ اور داد کے دو مفعُول ہیں ۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعُول یا مفعُولوں کے جملۂ فعلیہ ہو جاتا ہے ؏

(۳) زید کُشتہ شُد۔ محمود زدہ شُد۔ خطہا نوشتہ شُد ٭

نمبر ۲ کی مثالوں میں سب فعل مُتعدّی معرُوف تھے۔ لیکن نمبر ۳ کی مثالوں میں یہ سب فعل مُتعدّی مجہُول ہیں۔ یعنی اِن کا فاعِل مذکور نہیں۔ یہاں فعل کا مُسند اِلیہ اِس کا مفعُول ہے۔ ایسے مفعول کو مفعُولِ مالم یسمّ فاعِلہٗ۔ یا مفعُولِ فعلِ مجہُول کہتے ہیں ٭

فعل کی مُطابقت

اُوپر کی مثالوں کے مُلاحظہ سے تُم کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ فعل کی مُطابقت اپنے مُسند اِلیہ کے ساتھ شخصیّت۔ وحدت اور جمع میں جبکہ مُسند اِلیہ اِنسان ہو۔ ضروری ہے۔ لیکن مُسند اِلیہ فعلِ لازم اور مُتعدّی معرُوف کا تو فاعِل ہوتا ہے۔ اور فعلِ مجہُول کا اُس کا مفعُول ٭

(۲) اسپ ہا دوید۔ اسپان دویدند۔ برگہا ریخت۔ درختاں سبز شُدہ ٭

اِن مثالوں میں اسپاں اور اسپ ہا جانداروں کی جمع ہے۔ اِس کا فعل کبھی مُطابق اور کبھی واحِد دونو طرح آتا ہے۔ لیکن برگہا اور درختہا بیجانوں کی جمع ہے۔ اِس کا فعل واحِد ہی ہوتا ہے ٭

(۳) مخدُوم صاحِب تشریف آوردند۔ آغا بفرمائید۔ حضرتِ عُمر زنبیل سے باقتند ٭

اِن مثالوں میں صرف ادب اور تعظیم کی غرض

سے واحد کا فعل جمع لایا گیا - اور اس موقع پر یہی فصیح ہے ؛

(۴) جماعت آہنگ گریز کردند - طائفۂ دزدانِ عرب بر سرِ کوہے نشستہ بودند ؛

جماعت اور طائفہ بظاہر واحد کی شکل میں ہیں - لیکن معنی کے لحاظ سے وہ جمع ہیں - یہاں فعل کا جمع لانا فاعل کے معنوی لحاظ سے ہے - بعض مواقع پر فاعل کے معنوی لحاظ کو نظر انداز کر کے لفظی اعتبار سے فعل واحد لایا جاتا ہے - دیکھو آوردہ اند - کہ سپاہِ دشمن بے قیاس بود - یہاں سپاہ کے لفظی لحاظ سے اس کا فعل بود واحد لایا گیا ہے - ورنہ معنی کی رو سے تو وہ جماعت اور طائفہ کی طرح اسمِ جمع ہے ؛

(۵) تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت - در ہمہ سنگے نباشد سیم و زر - ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ؛

دیکھو - ان مثالوں میں ایک فعل کے متعدد فاعل ہیں - جو حرفِ عطف کے ذریعے بیان کیے گئے - لیکن کہیں فعل بتاویل ہر یک واحد ہے - اور کہیں بتاویل ہمہ جمع ہے ؛

(۶) آوردہ اند - کہ سپاہِ دشمن بے قیاس بود -

در کوئے نیک نامی ما را گذر نداؤند ۰۰

دیکھو۔یہاں آوُردہ اند اور نداؤند ہر دو فعلوں کے فاعِل عبارت میں اگرچہ مذکُور نہیں۔ لیکن ذہن میں موجود ہیں۔یعنی اہلِ تارِیخ اور قضا و قدر ۰۰

ترکیب

آوُردہ اند ... ... فعل۔مسند
اہلِ تارِیخ (محذُوف) فاعِل۔مسند اِلیہ } جملۂ فعلیہ

ما را گذر نداؤند

نداؤند ... ... فعل۔مسند
قضا و قدر (محذُوف) فاعِل۔مسند اِلیہ
ما مفعُولِ اوّل۔گذر مفعُولِ ثانی
را ... ... علامت مفعُول } جملۂ فعلیہ

(۷) گفتمش۔بنشیں۔تو گفتی نہ مے روم۔ بگو بیاید ۰۰

اِن مثالوں میں بنشیں۔نہ مے روم۔بیاید۔یہ سب فعل اپنے فاعِل یعنی ضمیرِ مستتر کے ساتھ مِل کر جملے بن کر گفتم۔گفتی۔بگو۔فعلوں کے مفعُول واقع ہُوئے ہیں۔ایسے مفعُولوں کو جو گفتن مصدر کے مشتق فعلوں کے ساتھ جملے کی شکل میں آتے ہیں۔گرامر کی اِصطِلاح میں مقولہ کہتے ہیں ۰۰

ترکیب

گفتم .. فعل با فاعل
ش (ضمیر) مفعولِ اوّل } جملۂ فعلیہ
بنشیں .. فعل با فاعل جملہ ہو کر مقولہ

جملۂ خبریّہ اور اِنشائیّہ

کاروان آمد - قافلہ رسید - خط بنویس - خندہ مکن ۔

دیکھو - پہلے دو جملوں کے مضمون میں ایک طرح کی خبر پائی جاتی ہے - ایسے جملوں کو خبریّہ کہتے ہیں - اور اخیر کے دو جملوں میں خبر نہیں - بلکہ اب ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے - اِس قسم کے جملوں کو اِنشائیّہ کہتے ہیں - پس مضمون کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) جملۂ خبریّہ وُہ جملۂ مفردہ ہے - جس میں کسی قسم کی خبر ہو ۔

(۲) اِنشائیّہ وُہ جملہ ہے - جس میں کسی قسم کی خبر نہ ہو - بلکہ اِنشاءِ فعل یعنی کسی کام کے کرانے یا روکنے کا حکم یا تعجب یا اِستفہام یا عرض وغیرہ ہو ۔

ترکیب

قافلہ - فاعل } جملۂ خبریّہ
رسید - فعل

بنویس - فعل با فاعل } جملۂ اِنشائیّہ
خط .... مفعول

جملاتِ مرکّبہ

اِن کی تعریف تو پہلے ہو چکی ہے - کہ جو جملے دو جملوں سے مرکّب ہوں - اُن کو جملاتِ مرکّبہ کہتے ہیں - یعنی اُن کا ہر ایک جزو خود جملہ ہوتا ہے - اور پھر یہ دونو جملے بذریعۂ کسی حرفِ اِتصال کے مرکّب ہو کر ایک بڑا جملہ بن جاتا ہے - اِن کی کئی قسمیں ہیں ۔

جملۂ عاطفہ

جعفر رفت و گوپال آمد - دیکھو - جعفر رفت اور گوپال آمد - دو علیحدہ علیحدہ جملے ہیں - جن کا کوئی خاص تعلق باہم نہیں - صرف حرفِ عطف نے اُن کو ملا کر ایک بڑا جملہ بنا دیا ہے - اِس میں پہلے جملے کو معطوف علیہ - اور دوسرے کو معطوف کہتے ہیں ۔

جملۂ مخلوطہ

اِس کی تعریف بھی پہلے ہو چکی ہے - یعنی وہ مرکّب جملہ ہے - جو ایسے دو جملوں سے مل کر بنا ہو - کہ ایک کا مطلب دوسرے کے ساتھ مربوط و مخلوط ہو - یعنی ایک جملہ دوسرے کا سبب یا اُس کا بیان یا اُس کی شرط وغیرہ ہوتا ہے جملے بذریعہ

حروفِ رابط کے مِل کر ایک ہو جاتے ہیں - اِس کی کئی قسمیں ہیں - جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں +

(۱) جُملۂ مُعلّلہ

زحمت بکش - کہ کامیاب شوی (۲) زراعت بکُن - کہ توانگر خواہی شُد +

دیکھو - اُوپر کا ہر ایک جُملہ دو دو جُملوں سے مُرکّب ہے - زحمت بکش - ایک جُملہ ہے - کامیاب شوی - دُوسرا جُملہ ہے - کاف حرفِ عِلّت ہے - جس نے اِن دونو جُملوں کو مِلا کر ایک بڑا جُملہ بنا دیا ہے - لیکن اِن دونو جُملوں میں سے پہلا جُملہ مُسبب ہے - اَور دُوسرا سبب - سبب کو عِلّت کہتے ہیں - اَور مُسبّب کو معلُول - اِس لِئے ایسے جُملے کا نام جُملۂ مُعلّلہ ہُوا +

جُملۂ مُعلّلہ وُہ مُرکّب جُملہ ہے - جس کا ایک جُملہ دُوسرے کی عِلّت ہو +

(۲) جُملۂ ندائیہ

اَے خُدا کرم کُن ! اِلٰہا عفو فرما ! یا رب توفیق نیکی عطا کُن ! اِن جُملوں میں بھی ہر ایک جُملہ دو جُملوں سے مُرکّب ہے - مثلاً اَے خُدا - پہلا جُملہ ندا اَور کرم کُن دُوسرا جُملہ جوابِ ندا کہلاتا ہے - جن کو اَے حرفِ ندا نے مِلا کر ایک بڑا جُملہ بنا دیا

ہے۔ ایسے مُرکّب جُملے کو "ندائیہ" کہتے ہیں ۔

جُملۂ ندائیہ۔ وہ مُرکّب جُملہ ہے۔ جو دو جُملوں یعنی ندا اور جوابِ ندا سے مِل کر بنا ہو ۔

(۳) جُملۂ قسمیّہ

بخُدا نہ خواہم رفت ! واللّٰہ نہ خواہم کرد ! باللّٰہ نہ مے خورم !

دیکھو۔ اُوپر کے یہ سب جُملے بھی در اصل دو دو جُملوں سے مُرکّب ہیں۔ مثلاً بخُدا فِعلِ محذُوف (قسم مے خورم) کے ساتھ مُتعلّق ہو کر ایک جُملہ ہے۔ اور نہ خواہم رفت۔ دُوسرا جُملہ ہے۔ اِس کا پہلا جُملہ قسم کہلاتا ہے۔ اور دُوسرا جُملہ جوابِ قسم۔ یہ ہر دو جُملے مِل کر ایک بڑا جُملہ بن گیا۔ ایسے مُرکّب جُملے کو "قسمیّہ" کہتے ہیں۔ کیونکہ اِس میں قسم کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

جُملۂ قسمیّہ وہ مُرکّب جُملہ ہے۔ جو دو ایسے جُملوں سے مِل کر بنا ہو۔ جن میں سے ایک قسم اور دُوسرا جوابِ قسم ہو ۔

(۴) جُملۂ شرطیّہ

اگر کار کردی۔ مُزد خواہی یافت۔ اگر کامیاب شُدی۔ اِنعام خواہی گرفت ۔

اِن جُملوں میں سے بھی ہر ایک دو دو جُملوں

سے مُرکّب ہے۔ دیکھو۔ پہلے جُملے میں کار کردی۔ خُود ایک جُملہ ہے۔ اور مُژدِ خواہی یافت بھی ایک دُوسرا جُملہ ہے۔ اِن دونو جُملوں کو اگر حرفِ شرط نے مِلا کر ایک بڑا جُملہ بنا دِیا ہے۔ ایسے جُملے کو جُملۂ شرطیّہ کہتے ہیں۔ اِس کا پہلا جُزو شرط اور دُوسرا جزا کہلاتا ہے +

جُملۂ شرطیّہ وُہ مُرکّب جُملہ ہے۔ جو دو ایسے جُملوں سے مِل کر بنے۔ جو بذریعہ حرفِ شرط کے مِلائے گئے ہوں +

(۵) جُملۂ بیانیّہ

شنیدم۔ کہ لُقماں سیہ فام بُود۔ کُجا رفت یارے کہ جانِ من است؟ گُفتم کہ گُلے بچینم از باغ +

یہ سب جُملے بھی در اصل دو دو جُملوں سے مُرکّب ہیں۔ دیکھو۔ کُجا رفت یارے۔ ایک جُملہ ہے۔ اور جانِ من است۔ دُوسرا جُملہ۔ جن کو کہ (کافِ بیانیّہ) نے باہم مِلاکر ایک بڑا جُملہ بنا دِیا ہے۔ اِس میں دُوسرا جُملہ یار کا بیان ہے۔ اِس لئے اِس کو بیان کہتے ہیں۔ اور یار کو مُبیَّن یعنی جس کا بیان کیا گیا۔ اور اِس قِسم کے مُرکّب جُملے کو جُملۂ بیانیّہ کہتے ہیں +

جُملۂ بیانیّہ وُہ مُرکّب جُملہ ہے۔ جو ایسے دو جُملوں سے مِل کر بنا ہو۔ جن میں سے ایک دُوسرے

کا بیان ہو +

(۶) جُملۂ تمثیلیہ

تواضع کُند ہوشمندِ گزیں   نہد شاخِ پُر میوہ سر بر زمیں

دیکھو- اِس شعر کا ہر مصرع ایک ایک جُملہ ہے- لیکن دُوسرا جُملہ پہلے جُملے کی تمثیل کے طَور پر لکھا گیا ہے- اِس کو مِثال اَور اُس کے پہلے جُملے کو مُمثّل کہتے ہیں- (یعنی جِس کی کوئی مِثال دی گئی) بس اِس قِسم کا بڑا جُملہ جو جُملۂ مُمثّل اَور جُملۂ مِثال سے مُرکّب ہو- جُملۂ تمثیلیہ کہلاتا ہے +

جُملۂ تمثیلیہ وُہ مُرکّب جُملہ ہے- جو ایسے دو جُملوں سے مِل کر بنا ہو- جِن میں سے ایک مِثال اَور دُوسرا مُمثّل ہو +

جُملے کی اَور قِسمیں

(۱) اُستادِ من (پادشِ بخیر) فاضلے بُودہ + (۲) شاگردِ شُما (چشمِ بد دُور) ہشیار ہُشیار اشت + (۳) سعدی (رحمۃ اللہ علیہ) شاعرے مشہُور گزشتہ +

دیکھو- یہاں اُستادِ من فاضلے بُودہ- ایک پُورا جُملہ ہے- اَور اِسی طرح شاگردِ شُما ہشیار ہُشیار اشت- ایک مُرکّبِ مُفید ہے- اَور علےٰ ہٰذا القیاس سعدی شاعرے مشہُور گزشتہ مُرکّبِ تام ہے- بدیں

طریق:-

۱

اُستادِ من (مُضاف و مُضاف اِلیہ) مُسند اِلیہ } جُملہ ہُوا
فاضِل بُودہ (فعلِ ناقص مع مُتمم) مُسند

۲

شاگردِ شما (مُضاف و مُضاف اِلیہ) مُسند اِلیہ }
ہشیار ہُشیار (صفت و موصُوف) مُسند } جُملہ ہُوا
اَست .. .. حرفِ ربط }

۳- سعدی- مُسند اِلیہ - گُزشتہ فعلِ ناقص - شاعرے مشہور صفت موصُوف مُتمم فعلِ ناقص ہو کر مُسند ہُوا - مُسند اِلیہ اور مُسند مِل کر جُملہ بنا +

لیکن مذکورۂ بالا ہر ایک جُملے کے دو جُزوں یعنی مُسند اِلیہ اور مُسند کے درمیان ایک ایک اور جُملہ بادش بخیر- چشم بد دُور - اور رحمۃُ اللہ علیہ داخل کیا گیا ہے - ایسے ہر جُملے کو جُملۂ مُعترضہ کہتے ہیں +

جُملۂ مُعترضہ وُہ جُملہ ہے - جو کسی جُملے کے درمیان بطورِ دُعا وغیرہ کے آ جاتا ہے +

ترکیب

۱

بادش بخیر

بادش (مُضاف و مُضاف اِلیہ) مُسند اِلیہ }
بے مُتمم (فعلِ محذوف) .. .. مُسند } جُملہ ہُوا
بخیر .. .. .. جار مجرور مُتعلقِ فعل }

۲

چشمِ بد دُور

چشمِ بد (موصوف و صفت) مُسند الیہ
باد (فعلِ ناقص دُعائیہ محذوف) } مُسند } جُملہ ہُوا
دُور ... ... متمم فعلِ ناقص }

جُملۂ مُستانفہ

پنجاب زرخیز مُلکے اَست۔ دارُ المُلکش لاہور اَست۔ کہ از بلادِ قدیم شمُردہ مے شوَد +

اِن جُملوں میں پہلا جُملہ جو ابتدائے کلام میں واقع ہے۔ مُستانفہ کہلاتا ہے +

جُملۂ مُستانفہ وُہ جُملہ ہے ۔۔ جو ابتدائے کلام میں واقع ہو۔ یا جس سے کوئی نئی بات شروع کی جائے +

ترکیب نحوی

دیکھو۔ ہم ذیل کے ہر جُملے کے اجزا کی تحلیل کرکے پھر اُن اجزا کا باہمی تعلّق بیان کرتے ہیں۔ یہی ترکیبِ نحوی کہلاتی ہے +

۱

شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود

شنیدم .. .. فعل با فاعل
این (محذوف) - .. .. مُبیّن
کہ .. .. حرفِ بیان
لقمان - فاعل .. .. .. مُسند الیہ
سیہ فام مجتمع فعلِ ناقص } مُسند } بیان } مفعول ہُوا
بود - فعلِ ناقص

دیکھو - اُوپر کے جملے کے اجزا کی تحلیل کر کے یعنی ہر ایک جُزو کو علیحدہ علیحدہ کر کے پھر اِن اجزا کا باہمی تعلّق بیان کیا گیا - یوں کہ یہ مُبیّن ہے - اور یہ اُس کا بیان ہے - یہ فاعل یا مُسند الیہ ہے - اور یہ اُس کا مُسند ہے - وغیرہ وغیرہ - پس ترکیبِ نحوی ہو گئی +

(۲)

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما

کریم - مُنادےٰ } حرفِ ندا - مُنادےٰ - قائم مقام[1]
ا حرفِ ندا } جملۂ فعلیہ ہو کر ندا ہُوا +
بخشائے .. .. .. فعل با فاعل
بر (ماقبلِ اسم یا حار) } مُتعلّقِ فعل } جملۂ فعلیہ جواب ندا
حالِ ما (مُضاف مُضاف الیہ) مجرور

[1] قائم مقام جملۂ فعلیہ - اِس لئے کہا گیا - کہ حرفِ ندا در اصل فعل کی بجائے استعمال ہوتا ہے - یعنی مے خوانم - پس کریما در اصل مے خوانم کریم را ہے +

(۳)

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

آں - اِسمِ اِشارہ } فاعل (مُسند اِلیہ) } جُملۂ فعلیّہ معطوف علیہ
قدح - مُشارٌ اِلیہ }
بشکست .. .. فعل (مُسند)

و .. .. حرفِ عطف

آں ساقی (اِسمِ اِشارہ و مُشارٌ اِلیہ) فاعل } جُملۂ فعلیّہ معطوفہ
نماند .. .. فعل

جملۂ مرکب

(۴)

بخُدا[1] من نخواہم رفت

مے خورم (محذوف) - فعل با فاعل } جُملۂ فعلیّہ قسم
قسم (محذوف) .. .. مفعول
ب (حرفِ قسم) جار } متعلقِ فعل
خُدا[2] - مجرور
نخواہم رفت .. .. فعل } جُملۂ فعلیّہ جواب قسم
من .. .. فاعل

جملۂ مرکب

---

[1] بخُدا کی ترکیب بعض آدمی اِس طرح کرتے ہیں - کہ ب حرفِ قسم - خُدا مُقسم بہٖ (یعنی جس کی قسم کھاتے ہیں) ہر دو مل کر قائم مقام جُملہ ہوکر قسم کہلاتے ہیں - لیکن اصلیّت یہ ہے - کہ حرفِ قسم کے پہلے (قسم مے خورم) ایک پُورا جُملہ محذوف ہوتا ہے - دریں صُورت حرفِ قسم اور مُقسم بہٖ ہر دو فعلِ محذوف کے متعلق ہوتے ہیں +

[2] فعل یا فاعل کے یہ معنی ہیں - کہ من ضمیرِ مُستتر جو فعل میں منوی ہے - وُہی فاعل ہے +

[3] حرفِ قسم کے مجرور کو مُقسم بہٖ کہتے ہیں - یعنی وُہ جس کی قسم کھائی جاتی ہے +

(۵)

تواضع کند ہوشمند گزین
نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین

جملۂ مرکبۂ عطفیہ

جملۂ فعلیۂ مکمل

- کند ۔۔ ۔۔ ۔۔ فعل
- ہوشمند ۔ موصوف[1] } فاعل
- گزین ۔ صفت }
- تواضع ۔۔ ۔۔ ۔۔ مفعول

جملۂ فعلیۂ تمثیل

- نہد ۔۔ ۔۔ ۔۔ فعل
- شاخ ۔ موصوف } فاعل
- پُر میوہ ۔ صفت }
- سر ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ مفعول
- بر (ماقبلِ اِسم) جار[2] } متعلّقِ فعل
- زمین ۔۔ ۔۔ مجرور }

---

[1] بعض اوقات موصوف اور صفت کو یک جا لکھ کر (موصوفین) کہتے ہیں ۔ موصوفین سے مراد موصوف اور صفت ہوتے ہیں +

[2] بعض مواقع پر بغرضِ اِختصار جار اور مجرور کو اکٹھا لکھ کر (مجرورین) کہتے ہیں ۔ مجرورین کے معنی ہیں جار مجرور ہر دو کا مجموعہ +

(۶)

سر از جیبِ غفلت بر آور کنوں
کہ فردا نماند بخجلت نگوں

بر آور .. .. فعل با فاعل			جملۂ فعلیہ معطوف
سر .. .. مفعول			
از .. .. جار	مجرور	متعلق فعل	
جیب (مضاف[1])			
غفلت (مضاف الیہ)			
کہ .. .. حرفِ علت			جملۂ معطوفہ
نماند .. .. فعلِ ناقص			جملۂ اسمیہ علت
او (ضمیرِ مستتر) راجع بسوئے سر۔ فاعل			
نگوں .. .. متمم فعلِ ناقص			
بہ۔ ما قبلِ اسم حرفِ جار	مجرور	متعلق فعل	
خجلت .. .. .. مجرور			

---

[1] مضاف اور مضاف الیہ کو کبھی اختصار کے طور پر (مضافین) کہتے ہیں۔ مضافین کے معنی ہیں۔ مضاف اور مضاف الیہ۔

مُختلف اجزاے جُملہ کا بیان

بدل۔ مُبدل مِنہٗ

جعفر نوکرِ شُما حاضر اشت۔ حسن برادرِ من آمدہ۔ پسرش محمُود گُم شُدہ ﴿

دیکھو۔ پہلے جُملے میں جعفر اور نوکرِ شُما سے ایک ہی شخص مُراد ہے۔ اور اِسی طرح دُوسرے جُملے میں حسن اور برادرِ من دونو ایک ہی شخص کے لِئے اِستعمال ہُوئے ہیں۔ تیسرے جُملے میں پسرش اور محمُود بھی اِسی قِسم کے ہیں۔ اگر کہیں کہ **جعفر حاضر اشت**۔ یا یہ کہ **نوکرِ شُما حاضر اشت**۔ تو دونو لفظوں سے ایک ہی طرح کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔ اِن میں دُوسرا **لفظ بدل** اور **پہلا مُبدل مِنہ** کہلاتا ہے۔ بدل اور مُبدل مِنہ ہر دو مِل کر جُزوِ جملہ ہو جاتے ہیں ﴿

ترکیب

جعفر	مُبدل مِنہ	مُسند الیہ مُبتدا	جُملۂ اِسمیہ
نوکرِ شُما (مُضافین)	بدل		
حاضر		مُسند۔ خبر	
اشت		رابطہ	

بدل کی کئی قسمیں ہوتی ہیں - لیکن یہاں اُن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں +

تاکید و مؤکّد

(۱) یاراں آمد یاراں - گوپال رفت گوپال - من گفتم من +

اِن جملوں میں یاراں - گوپال - من - ہر ایک لفظ کے تکرار اور دوبارہ لانے سے پہلے لفظ میں ایک طرح کی مضبوطی پیدا ہوتی ہے - اِسے تاکید کہتے ہیں +

(۲) ہمہ مزدوراں رفتند - ہمگی یاراں آمدند - جملہ مہماناں رخصت شدند - تمام نوکراں گریختند - یک یک درویش خیرات گرفت - ہر یک خط خواندم +

اِن جملوں میں ہمہ - ہمگی - جملہ - تمام - یک یک - ہر یک اِن لفظوں سے بھی ایک ایک مطلب کی تاکید ہوئی ہے +

پس معلوم ہُوا - کہ تاکید دو قسم کی ہوتی ہے - ایک کسی خاص لفظ کی جس طرح نمبر ایک کی مثالوں میں ہے - اِسے تاکید لفظی کہتے ہیں - دوسری کسی خاص مطلب کی - جس طرح کہ نمبر دو کی مثالوں میں ہے - اِس قسم کو تاکید معنوی کہتے ہیں - اور جس کی تاکید اور مضبوطی کی گئی - اُس کو مؤکّد بولتے ہیں +

تاکید اور مُؤکّد ہر دو مل کر ایک جُزو ہو جاتے ہیں +

ترکیب

۱

گوپال (اوّل) مُؤکّد	فاعل - مُسند الیہ		جُملۂ فعلیّہ
گوپال (دُوم) تاکید			
آمد	فعل - مُسند		

۲

رفتند	فعل	جُملۂ فعلیّہ +
مرد دوراں - مُؤکّد	فاعل	
ہمہ - تاکید		

تمیز و مُمیّز

دو سیر آرد بیار - چار گز کرباس بخر - یک من روغن بگیر +

اُوپر کے جُملوں میں دو سیر - چار گز - یک من کے سُننے سے شک پیدا ہوتا ہے - کہ خُدا جانے اِن سے کیا چیز مطلُوب ہے - لفظ آرد - کرباس - اور روغن کے لانے سے وُہ شک رفع ہو گیا - پس ایسے لفظوں کو جو کسی اِسم یا جُملے سے شک دُور کر دیں - تمیز کہتے ہیں - اور جس کی نسبت شک دُور کیا گیا - اُسے مُمیّز کہتے ہیں +

(۱) تمیز وُہ لفظ ہے - جو کسی اِسم یا جُملے سے

شک دُور کر دے +

(۲) مُمَیَّز وُہ ہے - جس کی نِسبت شک دُور کیا گیا ہو +

تمیز و مُمیّز ہر دو مِل کر ایک ہو جاتے ہیں +

ترکیب

بِسیار ...	فِعل با فاعِل	جُملۂ فِعلیّہ
دو سیر - مُمیّز آرد ... تمیز	مفعُول	

(۲) جعفر بعِلم از من زیادہ است - احمد بعُمر از محمُود کلان است +

اِن جُملوں میں بعِلم اور بعُمر تمیز واقع ہُوئی ہے - جو مضمُون جُملے کے شک کو دُور کرتی ہے - یہاں بعُمر اور بعِلم ہر دو مجرُور بن مِل کر خبر یا مُسند کے ساتھ مُتعلّق ہو جاتے ہیں +

عطفِ بیان

اورنگ زیب عالمگیر از سلاطینِ مُغلیّہ بُود - ظہیرُ الدّین بابر بہ کابُل مدفُون است - مُصلحُ الدّین سعدی از شیراز بُودہ +

اورنگ زیب اور عالمگیر دونو ایک ہی شخص کے نام ہیں - اور اِسی طرح ظہیرُ الدّین اور بابر بھی دونو ایک ہی بادشاہ کے نام ہیں - مُصلحُ الدّین

سعدی کا نام ہے۔ لیکن اِن دونو ناموں میں سے دُوسرا نام بہ نسبت پہلے نام کے زیادہ مشہور ہے۔ دُوسرے نام کے لانے سے پہلے کی بخوبی توضیح ہو گئی ہے۔ اِس قسم کے دُوسرے نام کو **عطفِ بیان** اور پہلے کو **معطوفِ مُبیّن** کہتے ہیں +

عطفِ بیان کسی کا وُہ مشہور نام ہے۔ جو اِس کے پہلے نام کے پیچھے آ کر اُس کی توضیح کرتا ہے +

عطفِ بیان مع اپنے معطوف کے مِل کر ایک جُزو ہو جاتے ہیں۔ اِن کی ترکیب بعینہٖ بیان اور مُبیّن کی طرح ہے۔ جو پہلے گزر گئی +

حال-ذُوالحال

اکبر سوار مے رفت۔ نادر را گریاں دیدم۔ صادق کتاب در بغل مے آمد +

اِن جملوں میں لفظِ سوار اکبر کی۔ گریاں نادر کی۔ کتاب در بغل۔ (صفتِ مرکب) صادق کی حالت اور کیفیت ظاہر کر رہے ہیں۔ ایسے ہر لفظ کو **حال** اور جس کسی کی یہ حالت بیان کرتا ہے۔ اُسے **ذُوالحال** کہتے ہیں۔ ذُوالحال یا فاعل ہوتا ہے۔ یا مفعول +

حال وہ لفظ ہے۔ جو کسی فاعل یا مفعول کی حالت اور ہیئت بیان کرے +

ذوالحال وہ فاعل یا مفعول ہے۔ جس کی حالت بیان کی جائے +

حال اور ذوالحال دونوں مل کر جزوِ جملہ ہو جاتے ہیں +

ترکیب

امیر سوار مے رفت

امیر۔ ذوالحال } فاعل۔ مسند الیہ } جملۂ فعلیہ
سوار۔ حال
مے رفت۔ ۔۔ ۔۔ فعل۔ مسند

نادر را گریاں دیدم

دیدم ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ فعل با فاعل } جملۂ فعلیہ
نادر۔ ذوالحال } مفعول
گریاں۔ حال
را ۔۔ ۔۔ ۔۔ علامتِ مفعول

(۲) گوپی را سیب دادم و مادرش مے دید +

اِس مثال میں "مادرش مے دید" یہ سارا جملہ حال واقع ہوا ہے۔ اس صورت میں دو باتیں ضروری ہوتی ہیں۔ (۱) جملہ سے پہلے واوِ حالیہ کا لانا۔ (۲) جملۂ حالیہ میں ایک ضمیر کا ذوالحال کی طرف راجع ہونا +

ترکیب

و مادرش مے دید

داوم ...... فعل با فاعل
گوپی - ذوالحال
مادرش میدید - حال ـ مفعولِ اوّل
و ...... حالیہ
را ...... علامتِ مفعول
سبب ...... مفعولِ ثانی

میدید ...... فعل
مادر - مضاف
ش - ضمیر
گوپی مضاف الیہ ـ فاعل
و ...... حالیہ
حال

مُستثنیٰ و مُستثنیٰ مِنہٗ

(۱) طلبا ہمہ حاضر اند - اِلّا رام چند + (۲) من بغیرِ چاقو ہمہ اشیاب دارم +

اِن جملوں میں رام چند اور چاقو طلبا اور اشیاب کے ساتھ شامل نہیں - بلکہ اُن سے علیحدہ کئے گئے ہیں - ایسے لفظوں کو جو علیحدہ کئے گئے ہوں - مُستثنیٰ اور جن سے وہ علیحدہ کئے گئے - اُنہیں مُستثنیٰ مِنہٗ کہتے ہیں - اور جس حرف یا کلمہ کے ذریعے علیحدہ کئے جاتے ہیں - اُس کو حرفِ اِستثنا بولتے ہیں - مثلاً اِلّا - بغیر - بجز وغیرہ +

(۱) مُستثنیٰ وہ ہے - جو کئی چیزوں سے کسی بات میں علیحدہ کیا گیا ہو +

(۲) مُستثنیٰ مِنہٗ - وہ بہت سی چیزیں جن سے

یعنی بات میں ایک چیز علیحدہ کی گئی ہے +
مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ دونو ایک جُزو بن جاتے ہیں +

ترکیب

همه طلبا .. مُستثنیٰ مِنہُ ⎫
اِلّا .. .. .. حروفِ اِستثنا ⎬ مُسند اِلَیہ ۔ مُبتدا ⎫
رام چند .. مُستثنیٰ ⎭ ⎬ جُملۂ اِسمیہ
حاضر .. .. مُسند ۔ خبر ⎪
اند .. .. حروفِ ربط ⎭

بعض حُروف کے معانی

حُروفِ مُفردہ

الف

(۱) خُدایا رحم کُن ! اِلٰہا توفیقِ نیکی بدِہ ! کریما ببخشائے بر حالِ ما !

(۲) خانہ اش آباد باد ! زوالش مباد ! خُدا خیرش دِہاد !

(۳) حق تعالےٰ دانا و بینا ست + ہر کس زبانِ گویا دارد +

(۴) بسیار تگاپو در کارِ شما کردم + در شبا روز ایں قدر کار مے کنم +

(۵) خوشا شیراز و وضع بے مثالش + بد اکسیکہ از خدا نترسد +

(۶) ہرچہ بادا باد + گفتا چہ کنم - کہ زر ندارم + سلیماں حشمت - اسکندر خصالی +

(۷) دمادم مے رویید + کاسہ لبالب اشت + برابر ایستادہ بود +

دیکھو - اوپر کی مثالوں میں حرفِ الف مختلف معنوں میں اِستعمال کیا گیا ہے +

(۱) نمبرِ اوّل کی مثالوں میں خدایا - الہا - کریما کے معنی ہیں - اَے خدا - اَے اِلہ - اَے کریم یہاں الف نے اخیر میں آ کر ندا کے معنی دیئے - اِس کو الفِ ندائیہ کہتے ہیں +

(۲) نمبر دو کی مثالوں میں باد - مباد - دہاد میں الف مضارع کے صیغوں میں داخل ہو کر دعا کے معنی دیتا ہے - اِس کو الفِ دعائیہ کہتے ہیں +

باد اصل میں بواد تھا - و کے حذف ہونے کے بعد باد ہو گیا - اور اُس پر میم نفی کے آنے سے مباد بن گیا +

(۳) نمبر ۳ کی مثالوں میں دانا - بینا اور گویا میں الف فاعلیّت کے معنی دیتا ہے - کیونکہ دانا - بینا - گویا کے معنی دانندہ - بینندہ اور گویندہ ہیں - اِس لئے

اِس کو الِف فاعِلیّت کہتے ہیں - ایسا الِف امر کے صیغے کے آخِر آتا ہے +

(۴) نمبر چار کی مِثالوں میں تگاپُو اور رُشتنا چیز کے معنی تگ و پُو اور رُشت و چیز کے ہیں - یہاں الِف واوِ عطف کی جگہ اِستِعمال ہُوا ہے - لہٰذا اِس کو الِفِ عطف کہتے ہیں +

(۵) نمبر پانچ کی مِثالوں میں خوشا اور بدا کے معنی ہیں بِسیار خوش اور بِسیار بد - یہاں الِف نے کثرت کے معنی دِئے ہیں - اِس کو الِفِ مُبالغہ کہتے ہیں +

(۶) نمبر چھ کی مِثالوں بادا - گُفتا - اِسکندرا میں الِف کے کُچھ معنی نہیں - اِس کو زائِد کہتے ہیں +

(۷) نمبر سات کی مِثالوں دمادم اور لبالب میں الِف پیوستگی اور اِتّصال کے معنی دیتا ہے - یعنی دم پیوستہ بدم و لب مُتّصِل بہ لب - اِس کو الِفِ اِتّصال کہتے ہیں +

ب

(۱) پار سال در تابستان بہ کشمیر رفتہ بُودم + اِمسال بہ شملہ مے روم +

اِن مِثالوں میں ب طرف کے معنی دیتی ہے - یعنی بطرفِ کشمیر و بجانِبِ شملہ +

(۲) بخُدا ایں کار نہ کردم ! بسیرِ تو من چُنان

نہ گُفتم ! بقرآں کہ او را نہ دیدم !
اِن مثالوں میں ب قسم کے معنی دیتی ہے - یعنی قسم بخُدا و قسم بسرِ تو +
(۳) بحج میروم + بطوافِ کعبہ رفتم + بتماشا میروی +
اِن میں ب برائے کے معنی دیتی ہے - یعنی برائے حج و برائے طواف و برائے تماشا +
(۴) بجُرم قتل او را قید کردند + بدُزدی او را جُرم کردند + یعنی بسببِ جُرم و بباعثِ دُزدی - یہاں ب نے سبب کے معنی دِیئے ہیں +
(۵) بناخُن کندم + بقلم نوشتم + اِن مثالوں میں ب مدد کے معنی دیتی ہے +
(۶) بحسن و حُسین گناہم عفو کُن - یہاں ب بمعنی وسیلہ و طُفیل ہے +
(۷) بسم اللہ - بنامِ جہاندار جاں آفریں + یہاں ب ابتدا مے کلم کے معنی دیتی ہے +
(۸) بزور محتاج نہ + بہ کتاب حاجت ندارم +
اِن مثالوں میں ب اِضافت کے معنی دیتی ہے - یعنی محتاج زور نیستی و حاجتِ کتاب ندارم - یہ مُضاف الیہ کے پہلے آتی ہے +
(۹) او بصورتِ نشت + احمد را بشکلِ محمُود آفریدند +
یہاں ب مثل اور مانند کے معنی دیتی ہے +
(۱۰) کتاب بمن بدہ + بتو نہ گفتم + بہ او چہ مے دہی +
اس جگہ ب بمعنی را علامتِ مفعُول ہے - یعنی مرا - ترا -

او را - یہ اسم کے پہلے آتی ہے - اور را پیچھے +
(۱۱) این را بیک بول سیاہ خریدم - او بیک جو نمے ارزد + ان مثالوں میں ب کے معنی عوض کے ہیں - یعنی بعوض یک بول و بعوض یک جو +
(۱۲) بہ کوزہ چیست ؟ بخانہ کیست ؟ یہاں ب بیچ اور اندر کے معنی دیتی ہے - اس کو ظرفیہ کہتے ہیں +

چ

اس حرف کے اخیر ایک ہ غیر ملفوظ مل کر بہ شکل (چہ) استعمال ہوتی ہے +
(۱) چہ گفتی ؟ چہ چیز است ؟ چہ مے گنی ؟ ان مثالوں میں چہ سوال کے موقع پر استعمال کی گئی ہے - اس کو استفہامیہ کہتے ہیں +
(۲) ما چہ باشیم + ما چہ کارہ ایم - یعنی ہم کسی کام کے نہیں - ہم لا شئے ہیں - یہاں چہ حقارت کے معنی دیتی ہے +
(۳) چہ جوانے است + چہ عمارتے است + یعنی بہت عمدہ جوان ہے - اور کیا ہی اچھی عمارت ہے - یہاں تعریف کے معنی دیتی ہے - اور تعظیم ظاہر کرتی ہے +

ش

(١) اسپش لاغر شُدہ + رُخش تازہ اشت + چشمش روشن شُدہ + اِن مثالوں میں شین ضمیرِ غائب ہے۔ اِس کے پہلے ہمیشہ زیر ہوتی ہے +

(٢) بسیار کوشش کردم۔ تپش زیادہ شُدہ۔ او بخشش مے کُند + اِن مثالوں میں ش حاصلِ مصدر کی علامت ہے۔ اِس سے پہلے ہمیشہ کسرہ ہوتا ہے +

ک

اِس کے آخیر ہائے غیر ملفوظی لگا کر کہ بنا لیتے ہیں +

(١) رفتم کہ سیر کُنم + بخواں کہ نوکر شوی + آمدم کہ لُطف کُنی + اِن مثالوں میں کہ سبب کے معنی دیتا ہے +

(٢) گُفتم کہ مُجھے ببخشیم + خواستم کہ او را ببینم + شنیدم کہ او بیمار اشت + یہاں کہ بیان کے لئے ہے۔ اِس کا مُبیّن ایں محذوف ہے۔ اِس کے بعد ایک جُملہ بطور بیان کے آتا ہے۔ اصل میں (گُفتم ایں کہ۔ خواستم ایں کہ۔ شنیدم ایں کہ) ہے +

(٣) کہ مے گوید؟ کہ او را دیدہ؟ کہ آمدہ؟ اِن مثالوں میں کہ سوال کے لئے آیا ہے۔ اِسے اِستفہامیہ اور کافِ کُد امیہ بھی کہتے ہیں +

(۴) زید آمد کہ بکر؟ نان مے خوری کہ برنج؟
ان مثالوں میں کاف بائے تردید کے معنی دیتا ہے۔
اس کی تعریف پہلے ہو چکی ہے +

(۵) مردک کیست؟ ترکک چہ مے گوید؟ این طفلک
چہ نام دارد؟ این دخترک کیست؟ ان مثالوں میں
کاف تصغیر اور چھوٹائی کے معنی دیتا ہے۔ اور اسم
کے آخیر آتا ہے۔ پہلی دو مثالوں میں کاف مفتوح
ہے اور ہ زائد +

م

(۱) کارم بانجام رسید + کتابم تمام شد + برادرم آمد +
ان مثالوں میں میم ضمیر متکلم مضاف الیہ ہے +

(۲) آمدم کہ آں جا گذشتی بود + رفتم کہ شکار بکنم +
امروز او را نہ دیدم + ان مثالوں میں میم ضمیر متکلم
فعل کے آخیر واقع ہے +

(۳) دوم رمضان بہ لاہور مے روم + چہارم مہمان
کجا رفت + ان مثالوں میں میم صفت عددی کی علامت
ہے۔ جس کا بیان پہلے ہو چکا +

(۴) ہیچ کار مکن + طعام ثقیل مخور + لاف بیہودہ
مزن + یہاں یہ حرف امر پر داخل ہو کر نہی
کے معنی دیتا ہے۔ اور مفتوح ہوتا ہے +

ن

(۱) آنجا نروی + او اینکار نکرده + من او را ندیدم +
اِن مثالوں میں نُون نفی کے معنی دیتا ہے - یہ فعلوں پر داخل ہوتا ہے - اور ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے +

(۲) بہ چمن رفتہ سیر بکُن + بہ سوزن بدوز +
اِن مثالوں میں نُون نسبت کے معنی دیتا ہے - یہ امر کے صیغے پر داخل ہوکر اُس کو اسمِ نسبتی بنا دیتا ہے - چمن چمیدن سے اور سوزن سوزیدن سے بنا ہے +

و

(۱) خُود را زحمت مدہ + خُوش آمدی + او بشما چہ خویشی دارد؟ دیکھو - اِن مثالوں میں خُود - خُوش - اور خویشی کی واو پڑھی نہیں جاتی - اِس قسم کو واوِ معدولہ کہتے ہیں +

(۲) عمرو کور شدہ + او زور مے کند + دُور چرا مے روی؟ این چہ دستُور است؟ اِن مثالوں میں واو پڑھی جاتی ہے - اس قسم کو ملفوظہ کہتے ہیں - لیکن کور - اور زور میں تھوڑی سی ملفوظ ہوتی ہے - اور دُور اور دستُور میں اچھی طرح ملفوظ ہوتی ہے - پہلی قسم مجہول اور دوسری معروف

کہلاتی ہے۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ معروف و مجہول صرف اُس واو کی قسمیں ہیں۔ جو خود ساکن اور اُس کا ماقبل مضموم ہو۔ دیکھو۔ غور اور فور کی واو نہ معروف ہے۔ نہ مجہول۔ بلکہ اِس کو حرفِ لین کہتے ہیں۔ نیز من و عمرو ہر دو آمدیم۔ میں واو ملفوظی ہے۔ لیکن اُوپر کی کسی قسم میں داخل نہیں۔ اِسے واوِ متحرک کہتے ہیں +

واوِ متحرک

(۱) من حالا رفت بودم و نان خوردم + جعفر و بکر ہر دو حاضر شدند + اِن مثالوں میں واو عطف کے لئے ہے +

(۲) من و دشت و دامانِ آلِ رسول + یہاں واو لزوم کے معنی دیتی ہے۔ یعنی یہ دو چیزیں کبھی علیحدہ نہیں ہونگی +

(۳) زید را زدم۔ و پدرش اِستادہ بود + اِس موقع پر واو حالت ظاہر کر رہی ہے۔ یعنی میں نے اُس حالت میں اُسے مارا جب کہ اُس کا باپ کھڑا تھا۔ اِس واو کو حالیہ کہتے ہیں۔ اِس کا بیان پہلے ہو چکا +

(۴) ولیکن خداوند رُوبے زمین + اِمتحاں دادم۔ ولیک اوّل نہ بر آمدم + اِن جملوں میں ولیکن اور ولیک کی واو کچھ معنی نہیں دیتی۔ اِسے زائد کہتے

ہیں۔ کیونکہ لیکن اور لیک کے جو معنی پہلے تھے۔ اب بھی وہی ہیں +

ہ

(۱) زرہ پوش + گرہ واکُن + اِن مثالوں میں ہ کا تلفظ بخوبی ہوتا ہے۔ اِس لئے اِس قسم کی ہ ملفوظی کہلاتی ہے +

(۲) جامہ تبدیل کُن + نامہ بہ احمد بنویس + اِن مثالوں میں ہ تلفظ میں نہیں آتی۔ صرف اِظہارِ حرکتِ ماقبل کے واسطے کلمے کے آخر لگائی جاتی ہے۔ اِس قسم کو ہائے مختفی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ جمع میں یہ حذف ہو جاتی ہے۔ دیکھو جامہا۔ نامہا میں ہائے مختفی حذف ہو گئی۔ جب اِس کے بعد ی مصدری یا ان جمع کا زیادہ کرتے ہیں۔ تو ہ کی تبدیلی گ سے ہو جاتی ہے۔ مگر اِس کا ماقبل بدستور مفتوح رہتا ہے۔ دیکھو بندہ سے بندگی۔ بندگان بن گیا +

(۱) ازیں جا تا آں جا یک رُوزہ راہ اشت + اِیں ماہ یک شبہ معلُوم مے شوَد + ہمیں قدر یکماہہ مواجبِ من اشت +

دیکھو۔ اِن مثالوں میں ہ نسبت کے معنی دیتی ہے +

یائے معروف

(۱) کجا بودی؟ چہ آوردی؟ کسے بغیر از این جا آمدی؟ ان مثالوں میں یائے معروف واحد مخاطب کی علامت ہے +

(۲) زبان ہندی یاد ندارم + شمشیر اصفہانی فروختم + مالیدۂ کابلی خوب می باشد + یہاں ی نسبت کے معنی دیتی ہے +

(۳) افسردگی چرا داری؟ ایام زندگی چہ طور می گذرد؟ آزردگی شاید + ان مثالوں میں ی مصدری معنی دیتی ہے۔ ایسی ی فاعل یا صفتِ مشبہ یا مفعول کے اخیر آتی ہے +

(۴) شمع گر لاف زند با تو ز نازک بدنی
کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی

ان مثالوں میں کشتنی۔ سوختنی۔ گردن زدنی کی ی قابلیت اور لیاقت کے معنی دیتی ہے۔ یعنی قابلِ کشتن و سوختن و گردن زدن است +

یائے مجہول

(۱) کسے نیامده + یکے از کار نہ بود + شخصے بنظر نیامده + ان جملوں میں کسے۔ یکے۔ شخصے میں ی تنکیر کے معنی دیتی ہے۔ یعنی ہیچکس و ہیچ یک و ہیچ شخص۔ غیر معین آدمی مراد ہے +

(۲) بزرگے دریں جا آمدہ + شخصے تلاش شما کردہ

مردے برائے ایں کار بس است + یہاں ے وحدت کے معنی دیتی ہے۔ یعنی یک بزرگ و یک شخص و صرف یک مرد +

(۳) جعفر مردے است + اس مثال میں مردے کے معنی بہت بڑا آدمی ہے۔ ایسی ے کو یائے تعظیم کہتے ہیں۔ کیونکہ عظمت کے معنی دیتی ہے +

(۴) مفسدے کہ بود گرفتار شد + حسودے کہ دیدی گم شد + ان مثالوں میں ے تعریف یا موصول کی علامت ہے۔ یعنی جو مفسد تھا۔ اور جو حاسد تو نے دیکھا۔ وہ گرفتار اور گم ہوا +

بعض حروفِ مرکبہ

را

(۱) درویش را نان بدہ + احمد را تنبیہ بکن +

ان مثالوں میں را علامت مفعول کی ہے۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ جب فعل کے دو مفعول ہوں۔ تو یہ علامت پہلے مفعول کے آخیر آتی ہے۔ اور جہاں فعل کا ایک مفعول ہو۔ تو وہاں یہ علامت نہیں آتی۔ دیکھو نان بخور۔ آب بنوش۔ سبق بخواں میں را بالکل نہیں +

(۲) یکے را پسر گم شد + او زید را غلام است +

اِن مثالوں میں را اِضافت کی علامت ہے۔یعنی پسر بکے و غلام زید مراد ہے۔یہ علامت مضاف الیہ کے اخیر ہوتی ہے۔اور کسرہ مضاف کے آخر آتا ہے ✦

(۳) خدا را بر من مسکیں نظر کن ✦ چرا نمے آئی ✦ اِن مثالوں میں را بمعنی برائے استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی برائے خدا اور برائے چہ ✦

(۴) قضا را من و پیرے از فاریاب ✦ اِس موقع پر را بمعنی از اور سے استعمال ہوا ہے۔ یعنی از قضا ✦

تا

(۱) از صبح تا شام کار کردم ✦ از لاہور تا کلکتہ رفتم ✦ اِن مثالوں میں تا بمعنی اِنتہا ہے۔یعنی صبح سے شام تک اور لاہور سے کلکتہ تک ✦

(۲) تا تو حاکم شدۂ۔ خلق خدا در آسائش است ✦ اِس مثال میں تا کے معنی جب سے ہیں۔اِس لئے اِسے اِبتدائیہ کہتے ہیں ✦

(۳) بیا تا بازی کنیم ✦ برو تا دیر نشود ✦ مرو تا گم نشوی ✦ اِس موقع پر تا کے معنی سبب اور باعث کے ہیں - یعنی اِس لئے اور اِس واسطے ✦

حُرُوفِ ابجد

ابجد۔ ہوّز۔ حُطّی۔ کلمن۔ سعفص
قرشت۔ ثخّذ۔ ضظغ

دیکھو۔ مذکورۂ بالا حُرُوف بھی اگرچہ شکل کے لحاظ سے وُہی حُرُوفِ تہجّی ہیں۔ جن سے تُم واقف ہو۔ لیکن اِس خاص ترتیب کے لحاظ سے اُن کو حُرُوفِ ابجد کہتے ہیں۔ دیکھو۔ یہاں د کے بعد ہ اور اُس کے بعد و ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس اور حُرُوف بھی ترتیب کے لحاظ سے حُرُوفِ تہجّی کی ترتیب سے بالکل مُختلِف ہیں۔ یہ حُرُوف در اصل اعداد کی بجائے اِستعمال کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک حرف خاص عدد کے لئے مُقرّر ہے۔ مثلاً ا سے ط تک یہ سب اکائی کے لئے مُقرّر ہیں۔ یعنی الِف ایک کے لئے۔ ب دو کے لئے۔ ج تین کے لئے۔ اور ی سے دہائی شروع ہوتی ہے۔ مثلاً ی دس۔ ک بیس۔ لام تیس۔ اِسی طرح ص تک۔ پھر ق سے سیکڑا شُروع ہوتا ہے۔ یعنی ق ایک سو۔ ر دو سو تا اخیر۔ غ ہزار کے لئے آتا ہے۔ اکثر تاریخیں اِنھی حُرُوف میں لکھی جاتی ہیں۔ بلکہ بہت اشخاص کے نام بھی تاریخی ہوتے

ہیں۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ اکثر قدیم عمارات۔ مسجدوں۔ مزاروں پر حروفِ ابجد میں تاریخِ تعمیر و وفات لکھی ہوئی ہے۔ اس لئے حروفِ ابجد کا جاننا ضروری ہے۔ جن کی تشریح حسبِ ذیل ہے:-

اکائی	ا - ب - ج - د - ہ - و - ز - ح - ط ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹
دہائی	ی - ک - ل - م - ن - س - ع - ف - ص ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰
سینکڑا	ق - ر - ش - ت - ث - خ - ذ - ض - ظ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰
ہزار	غ ۱۰۰۰

سوالات متعلّقِ حروف

(۱) ہائے مختفی ۔ واوِ معدولہ کیا ہیں؟ ہر ایک کی مثالیں دو +

(۲) ش ضمیر اور ش حاصلِ مصدر کے ماقبل کی حرکت کیا ہوتی ہے؟

(۳) ہائے مختفی کا ملا دلگ سے کس وقت ہونا ہے؟

(۴) ب مشیرِ اضافت کس کے پہلے آتی ہے؟ مضاف یا مضاف الیہ کے؟

(۵) نہی کے لیئے کونسا حرف آتا ہے۔ اور نفی کے لیئے کونسا؟

(۶) کس حرف کے لگانے سے تصغیر کے معنی پیدا ہوتے ہیں؟

(۷) باد۔ گناد۔ سراسر میں الف کیا کیا معنی دیتا ہے؟

(۸) را کے علاوہ اور کونسا حرف مفعول کی علامت ہو سکتا ہے؟

(۹) بسم اللہ۔ بخدا میں بؔ کے کیا معنی ہیں؟

(۱۰) کہ اور چہ (حروفِ استفہام) کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۱۱) جملۂ حالیہ اور جملۂ بیانیہ کے پہلے کونسا حرف آتا ہے؟

(۱۲) را علامتِ مفعول کا استعمال کس موقع پر ہوتا ہے؟

(۱۳) حروفِ ابجدی اور حروفِ تہجّی میں کیا فرق ہے؟

(۱۴) اعظم شاہ ایک تاریخی نام ہے۔ اس سے تاریخ نکلتی ہے؟

(۱۵) ایں اسپ بہ صد روپیہ خریدم۔ بر من نظرے کن ÷ ان مثالوں میں بؔ اور کیا معنی ہیں؟

(۱۶) فعلوں پر نؔ مفتوح داخل کرنے سے

پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۷) صیغۂ امر کے آخر الف زیادہ کرنے سے کیا صیغہ بن جاتا ہے؟

(۱۸) بندگی - روندگاں - مردگاں میں گ کس طرح آ گیا؟

(۱۹) ہائے غیر ملفوظی کا دوسرا نام کیا ہے؟

مختلف سوالات

(۱) اضافت اور اسناد میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(۲) نحو کس علم کو کہتے ہیں؟ اس کے بڑے اصول کیا ہیں؟

(۳) مطابقت کن کن امور میں ضروری ہے؟

(۴) ترتیب نحوی سے کیا مراد ہے؟

(۵) مضاف کے آخر کب ے زیادہ کرتے ہیں؟

(۶) اضافت کس کلمے کا خاصہ ہے؟

(۷) صفت اور موصوف میں کب مطابقت ہوتی

کی ہے؟

(۲) جملۂ عاطفہ اور مخلوط میں کیا فرق ہے؟

حرکت کس قسم کا کلمہ مشدد ہو سکتا ہے؟

(۳) ترکیب نحوی میں کیا کرنا پڑتا ہے؟

ہے؟ مضمون کے لحاظ سے جملے کی کے قسمیں ہیں؟

(۴) قائم مقام جملہ کسے کہتے ہیں؟

مضاف یا جملۂ معترضہ کی کوئی مثال دو۔